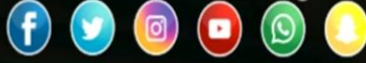


Posted on Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



www.kitabnagri.com

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

www.kitabnagri.com

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

تیسری منزل

از قلم نور الہدیٰ

"یار! رد! موسم کچھ اچھا نہیں لگ رہا..... جلدی کرو..... ہمیں چلنا چاہئے، ایسا نہ ہو بارش شروع ہو جائے۔" منال نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں ہوتا منال..... اور ویسے بھی مجھے کہیں سے نہیں لگ رہا کہ بارش ہوگی۔" رد! نے لاپرواہی سے کہا۔ رد! دلجمعی سے شاپنگ کر رہی تھی، جبکہ منال کو صرف اپنی امی کی ہدایت یاد آرہی تھی۔

"جلدی واپس آنا..... اور کسی بھی وجہ سے اس منحوس گھر میں رکنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

ابھی وہ یہ سوچ ہی رہی تھی کہ باہر سے بادلوں کے گرجنے کی آواز آئی۔ اور یہ بادل صرف گرے نہیں تھے بلکہ برسنا بھی شروع ہو گئے تھے۔ موسم اچانک ہی بہت خراب ہو گیا تھا۔

"رد! میں نے تمہیں کہا بھی تھا جلدی کرو..... مگر نہیں تمہیں تو میری بات سنائی ہی نہیں دے رہی تھی،..... اب بتاؤ کیسے جائیں گے ہم گھر؟؟؟"

Posted on Kitab Nagri

اب تو ردا بھی پریشان ہو گئی تھی۔

"یار! ایک کام کرتے ہیں، ابھی زیادہ موسم خراب نہیں ہوا ہے، ٹیکسی کروا لیتے ہیں، جلدی گھر پہنچ جائیں گے۔"

منال کو اس کا آئیڈیا ذرا بھی پسند نہیں آیا تھا۔

"تم جانتی ہو..... امی نے منع کیا تھا تمہارے گھر رکنے سے..... میں وہاں کیسے جاسکتی ہوں؟"

"دیکھو منال موسم ویسے ہی خراب ہو رہا ہے۔ ایسا نہ ہو ہم یہیں پھنس جائیں۔ تم جانتی تو ہولاہور کی بارشوں کے بارے میں....." ردا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

منال شش و پنج میں پڑ گئی آخر کرے تو کیا کرے۔ یہاں سے نکلنا بھی ضروری تھا اور پھر امی کی ہدایت بھی یاد آ رہی تھی۔

"منال کہاں گم ہو گئی ہو..... چلو اس سے پہلے کہ موسم مزید خراب ہو۔ چاچی سے میں بات کر لوں گی....." (منال کو اپنی جگہ پر جے دیکھ وہ پھر بولی تھی)..... یار کچھ نہیں ہے ہمارے گھر میں..... چلو اب۔"

منال کو ناچار اس کی بات ماننی پڑی آخر کو کوئی دوسرا راستہ بھی تو نہیں تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Posted on Kitab Nagri

ٹیکسی جیسے ہی گھر کے آگے رکی منال نے کھڑکی سے ہی گھر کا جائزہ لیا۔ گھر کافی بڑا اور تین منزلہ تھا۔ کچھ تو اس گھر کے بارے میں سنی باتیں تھیں اور کچھ اس موسم کا اثر تھا کہ وہ گھر بھوتیا نقشہ پیش کر رہا تھا۔ ردانے سامان اٹھایا اور اندر کی طرف بڑھی تو اس نے محسوس کیا منال اس کے ساتھ نہیں چل رہی۔

"یار منال! اب یہاں ایسے ہی بھیگتی رہو گی کیا؟..... چلو اندر..... ویسے بھی اس موسم نے تو دن کو بھی رات بنادیا ہے۔ کوئی کہہ سکتا ہے ابھی صرف 4 بجے ہیں۔"

منال آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی گھر میں داخل ہوئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ردا جانے کہاں رہ گئی ہے، شاپنگ کا کہہ کر گئی تھی موسم اتنا خراب ہو رہا ہے اور تو اور اسکا نمبر بھی نہیں مل رہا۔"

زبیدہ بیگم پریشانی سے ادھر ادھر ٹھہلتی بول رہی تھی۔

"امی موسم کی وجہ سے سگنل ویک ہو رہے ہیں..... فکر کیوں کر رہی ہیں آجائے گی ابھی۔"

یہ حماد تھاردا کا چھوٹا بھائی، جو لیپ ٹاپ میں گیم کھیلنے میں مصروف تھا۔

"جان چھوڑ دے اس لیپ ٹاپ کی..... اور دیکھ جا کر بہن کو۔"

اچانک بلیوں کے بولنے کی آواز آتی ہے۔

Posted on Kitab Nagri

"ایک توپتہ نہیں یہ منحوس کب جان چھوڑے گی؟..... ویسے ہی لائٹ نہیں ہے اور اوپر سے اس تیسری منزل کے جنات بھی جاگ گئے۔..... جا جا کر دیکھ کہاں سے آرہی ہیں یہ آوازیں۔"

امی کی بات سن کر حماد گھبرا گیا۔

"خیر تو ہے امی..... کبھی اتنی بارش میں باہر جانے کا کہ رہی ہیں کبھی اوپر تیسری منزل پر..... آپکو میں زندہ اچھا نہیں لگ رہا؟"

"جب بھی بولنا فضول ہی بولنا"

اس سے پہلے کہ زبیدہ بیگم حماد کو مزید ڈانٹ پلاتی ان کی نظر دروازے سے داخل ہوئیں رد اور منال پر پڑی۔ ان کی تو مراد بر آئی تھی۔ اچانک ہی موڈ تبدیل ہوا تھا اور چہرے کے تاثرات غصے سے خوشی میں تبدیل ہو گئے۔

Kitab Nagri

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

منال کے پاپا احمد علی اور ردا کے پاپا منصور علی دونوں سوتیلے بھائی تھے۔ جہاں دونوں بھائیوں میں محبت تھی وہاں زبیدہ بیگم (منصور علی کی بیوی) تھوڑی لالچی طبیعت کی مالک تھیں۔ منصور علی سرکاری سکول میں ٹیچر تھے جبکہ احمد علی کا چلتا ہوا کاروبار تھا۔ احمد علی کے دو بچے، ہادی اور منال اور منصور علی کے تین، حسان، ردا اور حماد تھے۔ بھائیوں کی طرح بچوں میں بھی دوستی تھی۔ ردا اور منال تقریباً ہم عمر تھیں۔ جبکہ حسان اور ہادی ایک عمر کے دونوں میں بس ایک دن کا فرق تھا۔ حسان ڈاکٹر تھا اور اب ایک ہاسپٹل میں جاب کر رہا تھا۔ جبکہ ہادی

Posted on Kitab Nagri

ایک نیوز چینل میں جاب کر رہا تھا۔ زبیدہ بیگم ہادی کی شادی رداسے کرنا چاہتی تھیں اور اسی مقصد کے چلتے وہ ان کے گھر کے جلدی جلدی چکر لگاتی تھیں۔ وہ انہیں اپنے گھر بھی بلاتی مگر تیسری منزل کا خوف عالیہ بیگم (ہادی کی امی) کو اس گھر سے دور رکھے ہوئے تھا۔ وہ نہ خود کبھی وہاں گئی تھی نہ ہی اپنے کسی بچے کو وہاں بھیجنے پر راضی تھیں۔ مگر آج منال کو دروازے پر دیکھ کر زبیدہ بیگم خوش ہو گئی تھی۔ آخر کو منال ہادی کی بہن تھی اور اپنا مقصد پورا کرنے کے لیے انہیں منال کی آؤ بھگت تو کرنی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"ردا کی بات مان تولی مگر اب امی کا کیا کروں، کیسے بتاؤں انہیں کہ میں کہاں ہو۔"

منال کپڑے تبدیل کرنے کے بعد پریشان سی کمرے میں ٹھل رہی تھی۔ اتنے میں زبیدہ بیگم کمرے میں داخل ہوئیں۔

"ارے منال بیٹا! کیوں پریشان ہو رہی ہو، میں بات کر لو گی بھابھی سے تم فکر مند نہ ہو۔"

"وہ دراصل آنٹی..... امی کا فون بھی نہیں مل رہا اس لیے پریشان ہوں کیونکہ وہ بھی پریشان ہو رہی ہوں گی۔"

"اچھا تم فکر نہ کرو میرے ساتھ چلو کھانا کھاؤ..... اس کے بعد ہم دوبارہ تمہاری امی کو فون کریں گے۔" زبیدہ بیگم نے اسے تسلی دی۔

"مگر آنٹی"-----

"کوئی اگر مگر نہیں..... چلو میرے ساتھ۔"

Posted on Kitab Nagri

منال کو چار و ناچار ان کے ساتھ جانا پڑا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

آنٹی نے امی سے بات تو کر لی مگر میری تو امی سے بات ہی نہیں ہوئی،"
کیا کروں..... کیا کروں۔"

رات کے دو بج رہے تھے اور منال کی آنکھوں سے نیند کو سوں دور تھی۔
"لگتا ہے بارش بند ہو گئی ہے..... امی کو فون کرتی ہوں۔"

وہ فون لے کر کمرے سے باہر آئی۔ باہر نکلتے ہی اس کی نظر تیسری منزل کی سیڑھیوں پر بنی کھڑکی پر
پڑی۔ وہاں ایک لڑکی بیٹھی تھی کالے لباس میں، بال کھلے چھوڑے ہوئے تھے اور وہ کھڑکی سے باہر دیکھ رہی
تھی۔

"شاید یہ وہی ہے جو تیسری منزل پر رہتی ہے۔ کیا نام تھا اس کا....." (اس نے اپنے ذہن پر زور دیا) ہاں
..... ہانیہ۔ مگر یہ اس وقت یہاں کیا کر رہی ہے۔" اس نے خود سے سوال کیا۔

اچانک ہی کمرے کا دروازہ بند ہوا اور بلیوں کی آواز آنے لگی۔ منال ڈر گئی۔ اس نے ڈرتے ڈرتے کھڑکی کی
طرف دیکھا تو ہانیہ اوپر جا رہی تھی۔

"کہیں یہ سچ تو نہیں ہے کہ..... تیسری منزل پر جنات رہتے ہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

اپنی ہی سوچ کو رد کرتی وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھی۔ وہ ہانیہ سے ملنا چاہتی تھی۔ اس نے اس کو کبھی دیکھا نہیں تھا مگر اس کے بارے میں سن سن کر وہ اس سے ایک بار ملنا ضرور چاہتی تھی۔

"ہانیہ رکو! مجھے تم سے بات کرنی ہے۔" اس نے ہانیہ کو پکارا تھا۔

سیڑھیوں پر چلتا ہانیہ کا وجود رکا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ مڑی تھی۔

یکدم سارے کھڑکی دروازے بند ہو کر کھلے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"ہیلو-----ہادی بیٹا!" عالیہ بیگم نے ہادی کو فون کیا۔

"جی امی! آپ کچھ پریشان لگ رہی ہیں؟ کوئی بات ہوئی ہے کیا؟"

"بیٹا! وہ دراصل آج منال کو ہاسٹل سے واپس آنا تھا مگر رداسے لے کر مارکیٹ چلی گئی اور وہاں موسم خراب ہو گیا۔ اور اب وہ....." انہوں نے بات ادھوری چھوڑی۔

www.kitabnagri.com

"اب وہ کیا امی؟" ہادی نے پریشانی سے پوچھا۔

"اور اب وہ اس منحوس گھر میں رک رہی ہے بیٹا مجھے بہت فکر ہو رہی ہے۔ تم بھی وہاں نہیں ہو ورنہ اس کو لے آتے۔"

"امی آپ فکر نہ کریں کچھ نہیں ہو گا..... اور پھر تائی وغیرہ بھی تو رہ رہے ہیں نہ اس گھر میں۔"

Posted on Kitab Nagri

ہادی نے انہیں تسلی دی۔

"لیکن بیٹا! میں ماں ہوں پریشان تو ہوں گی نہ اور پھر اس گھر کے بارے میں اتنی باتیں سنی ہیں، کہیں وہ سب سچ نہ ہو۔" عالیہ بیگم نے خدشہ ظاہر کیا۔

"ڈونٹ وری! کچھ نہیں ہو گا اور پھر صبح تک میں پہنچ جاؤں گا وہاں اور اسے ساتھ ہی لے آؤں گا"

"ٹھیک ہے بیٹا..... لیکن جلدی آنے کی کوشش کرنا۔"

اوکے مائی کیوٹ مدر! اللہ حافظ اپنا خیال رکھیے گا۔"

"اللہ حافظ"

☆☆☆☆☆☆☆☆

دروازہ بند ہونے کی آواز پر ردا کی آنکھ کھلی تو اس نے منال کی طرف دیکھا، مگر منال بیڈ پر نہ تھی۔ اس نے سوچا شاید واش روم میں ہو مگر کافی دیر گزرنے کے بعد بھی جب منال باہر نہ آئی تو اس نے واش روم چیک کیا۔

"کہاں چلی گئی ہے یہ؟..... کہیں باہر تو نہیں چلی گئی..... یا اللہ! کیا کروں میں اڑھائی بج رہے ہیں..... باہر

جاؤں کہ نہیں؟..... اور پھر تیسری منزل کے جنات اور وہ چڑیل ہانیہ"

ابھی وہ یہ سوچ ہی رہی تھی کہ سارے کھڑکیاں دروازے اچانک سے کھل کر بند ہوئے۔ وہ اندر تک خوفزدہ ہو گئی۔ اس نے زبیدہ بیگم کو فون کیا۔ بیل جا رہی تھی، کچھ دیر بعد زبیدہ بیگم کی نیند میں ڈوبی آواز سنائی دی۔

Posted on Kitab Nagri

"ہیلو کون بول رہا ہے؟ یہ کوئی وقت ہے کسی کے گھر فون کرنے کا....."

"امی میں ہوں ردا۔" ردا کی آواز سن کر وہ چپ ہوئی۔

کیا ہوا ہے؟ اب اتنی رات کو تجھے کیا شوق چڑھا ہے ماں سے فون پر بات کرنے کا؟" انہوں نے طنز کیا۔

"امی وہ..... منال کمرے میں نہیں ہے اور باہر سے عجیب عجیب آوازیں آرہی ہیں۔ کیا کروں؟" وہ رو دینے کو تھی۔

"کمرے میں نہیں ہے تو کہاں ہے؟ تو فکر نہ کر میں دیکھتی ہوں۔"

کچھ دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا تو ردا مزید خوفزدہ ہو گئی اور چیخنے لگی۔

"آئے ہائے! کیا ہو گیا ہے؟ میں ہوں۔ چیخنا بند کر۔ بس اب یہی کسر رہ گئی تھی، ماں کو ہی چڑیل بنا دیا۔" زبیدہ بیگم غصے سے بولیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"امی! کیا ہے آپ نے مجھے ڈرا دیا۔"

"ڈرا دیا کی بجی چل میرے ساتھ ڈھونڈتے ہیں اس ماہ رانی کو پتہ نہیں کہاں چلی گئی ہے؟ اسے کچھ ہو گیا نہ تو پھر

ہو گیا تمہارا رشتہ ہادی سے۔"

"امی وہ کہیں اوپر تیسری منزل پر تو نہیں گئی؟" سارا پورشن دیکھنے کے بعد ردا نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

"مجھے بھی یہی لگ رہا ہے۔ چل چل کے دیکھتے ہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

ابھی وہ لوگ اوپر جانے کا سوچ ہی رہی تھیں جب انہیں منال دیکھائی دی۔ وہ سیڑھیوں سے نیچے اتر رہی تھی۔ وہ دونوں تیز تیر چلتی اس کے پاس گئیں۔

"منال! تم اوپر کیا کر رہی تھی؟" ردانے پوچھا۔

"منال بیٹا تم کچھ بول کیوں نہیں رہی ہو؟ بتاؤ اوپر کیوں گئی تھی؟"

وہ دونوں منال سے سوال کر رہی تھی مگر منال بالکل سپاٹ چہرہ لیے کھڑی تھی۔ اور پھر وہ اچانک بے ہوش گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"بیٹا! تم ٹھیک تو ہونہ؟..... اور تم اوپر کیا کر رہی تھی؟"

زبیدہ بیگم نے منال کے ہوش میں آنے پر اس سے پوچھا تھا۔

"آئی..... وہ..... میں..... (منال اپنا سر دونوں ہاتھوں سے پکڑتی ہے)"

"کیا ہوا بیٹا؟" زبیدہ بیگم نے پریشانی سے پوچھا۔

"کچھ نہیں آئی..... بس سر بھاری ہو رہا ہے۔"

"اچھا ٹھیک ہے۔ تم آرام کرو اور یہ میڈیسن لے لو۔ صبح بات کریں گے۔"

"جی آئی! شکریہ۔"

Posted on Kitab Nagri

"شکریہ کی کوئی بات نہیں۔ تم آرام کرو۔"

زبیدہ بیگم نے محبت سے دیکھتے ہوئے کہا اور کمرے سے نکل گئیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"کیا حال ہے زکریا!..... کیسے فون کیا؟ اور یہ بتا اتنے دنوں بعد دوست کی یاد آگئی تھے؟"

احسن نے مزاقاً پوچھا مگر دوسری طرف جو بات کہی گئی اسے سن کر وہ فوراً کھڑے ہوئے۔

"تم فکر نہ کرو میں ابھی نکل رہا ہوں یہاں سے۔"

"کیا بات ہے احسن! آپ پریشان لگ رہے ہیں۔ کوئی پریشانی ہے کیا؟"

سندس صاحبہ نے پوچھا۔

"وہ دراصل زکریا کو کچھ کام ہے۔ ارجنٹ بلایا ہے۔ بعد میں آکر تفصیل بتاتا ہوں۔"

وہ عجلت میں گاڑی کی چابی اٹھا کر نکلے تھے۔
www.kitabnagri.com

"یا اللہ! سب خیر ہو۔" سندس صاحبہ نے دل ہی دل میں دعا کی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"اسلام علیکم آئی!"

Posted on Kitab Nagri

"وعلیکم السلام ہادی بیٹا! کیسے ہو؟"

زبیدہ بیگم نے محبت سے پوچھا۔

"جی آنٹی! ٹھیک ہوں۔ وہ دراصل میں منال کو لینے آرہا تھا، سوچا آپ کو بتادوں۔ منال سے کہیے گا ریڈی رہے۔ میں زیادہ دیر رک نہیں سکتا مجھے آفس جانا ہے پھر۔" ہادی نے اپنی مجبوری بتائی۔

"وہ سب تو ٹھیک ہے بیٹا! مگر یہ کیا تم یہاں رکو گے بھی نہیں کیا؟"

زبیدہ بیگم نے سوال کیا۔

"آنٹی ابھی تو وقت نہیں ہو گا انشا اللہ پھر کبھی صحیح۔" ہادی نے محبت سے کہا۔

"ٹھیک ہے بیٹا خوش رہو۔ میں منال کو بتا دیتی ہوں۔"

"شکریہ آنٹی۔" ہادی نے مشکور لہجے میں کہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

☆☆☆☆☆☆

"احسن بیٹا! کہاں ہے میرا زکریا؟..... کیسا ہے وہ؟ اور یہ سب کیسے ہوا؟"

جنید شاہ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"انکل وہ....." احسن نے بات ادھوری چھوڑی۔

Posted on Kitab Nagri

"آئی ایم سوری سر! ہم انہیں نہیں بچا سکے، خون بہت زیادہ بہہ گیا تھا، ہم نے اپنی پوری کوشش کی مگر شاید وہ اتنی ہی زندگی لکھوا کر آئے تھے۔" ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں کہا اور آگے بڑھ گیا جبکہ جنید شاہ نیچے بیٹھتے چلے گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"منال تمہیں سچ میں یاد نہیں رات کو کیا ہوا تھا؟" ردانے منال سے پوچھا۔

"مجھے صرف اتنا یاد ہے کہ میں امی سے بات کرنے باہر گئی تھی تاکہ تم ڈسٹر بن ہو، پھر میں نے سیڑھیوں پر ہانیہ کو دیکھا، میں نے اسے آواز دی بس اس سے آگے کچھ یاد نہیں۔"

منال نے بے بسی سے سر کو پکڑتے ہوئے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے تم زیادہ پریشان نہ ہو، امی بتا رہی تھی ہادی بھائی آرہے ہیں تمہیں لینے۔" ردانے اسے اطلاع دی۔

"ہادی بھائی آرہے ہیں؟" اس کے چہرے پر یک دم خوشی آئی تھی۔

"ہاں میڈم! اب چلو تیاری کرو، وہ آتے ہی ہونگے۔" ردانے خوش ہوتے ہوئے کہا پھر یک دم خاموش ہو گئی۔

"کیا ہوا؟ چپ کیوں ہو گئی؟" منال نے اس کے اچانک خاموش ہو جانے پر پوچھا۔

"منال پلیز! گھر پر کسی کو مت بتانا کل رات کے بارے میں۔" ردانے ملتجی انداز میں کہا۔

Posted on Kitab Nagri

"ارے یار! پریشان نہ ہو، نہیں بتاؤں گی۔ چلو موڈ ٹھیک کرو اپنا، مہمان کو ناشتہ بھی کرواتے ہو تم لوگ کہ نہیں؟" آخری بات منال نے ہلکے پھلکے موڈ میں کہی تاکہ ردا کا موڈ ٹھیک ہو اور وہ کامیاب بھی ہو گئی تھی۔

"بھو کی لڑکی! چلو کرواتی ہوں ناشتہ۔"

"باہا باہا" کمرے میں دونوں کی ہنسی گونجی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

"احسن بیٹا تم نے میرا بہت ساتھ دیا ہے اس غم کو کم کرنے میں ورنہ اولاد کا غم تو ایسا جو ساری زندگی ختم نہیں ہوتا۔"

"کیسی باتیں کر رہے انکل! یہ تو میرا فرض تھا۔ آخر کو وہ میرا دوست تھا، آپ گو کہ اس کے والد نہیں ہیں مگر پھر بھی وہ آپ کو ہمیشہ بابا کہتا تھا اور اس رشتے سے آپ میرے بھی بابا ہوئے۔" احسن نے کہا۔

"بس بیٹا! وہ میرا بیٹا نہیں تھا مگر مجھے بیٹوں سے زیادہ عزیز تھا۔ میرے پاس تو بس اس کی یادیں رہ گئیں ہیں، وہ تو اپنی آخری نشانی تک اپنے ساتھ لے گیا۔"

"انکل صبر کریں، جو اللہ کو منظور تھا وہ ہو گیا۔ (احسن نے انہیں دلاسا دیا۔) اچھا انکل تدفین وغیرہ تو ہو گئی ہے مجھے اب نکلنا چاہیے، آپ تو جانتے ہیں گھر پر سندس کو میری ضرورت ہے، ڈاکٹر نے اسی مہینے کی تاریخ دی ہے۔" احسن نے انہیں اپنی مجبوری بتائی۔

Posted on Kitab Nagri

"ہاں بیٹا! میں تمہاری مجبوری سمجھ سکتا ہوں..... تم چلے جاؤ ویسے بھی بہت کچھ کر چکے تم ہمارے لیے۔" جنید شاہ نے تشکرانہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"چلیں انکل! میں نکلتا ہوں، دعا کیجئے گا۔" احسن نے ان سے درخواست کی۔

"ضرور بیٹا! خوش رہو۔" جنید شاہ نے انہیں دعا دی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"کیسا رہا دن، اسپیشلی رات اس تیسری منزل میں؟" ہادی نے منال کے گاڑی میں بیٹھتے ہی سوال کیا۔

"بھائی! کیا ہو گیا ہے، وہ گھر ویسا نہیں ہے، جیسا اس کے بارے میں مشہور ہے۔"

"اچھا تو پھر کیسا ہے؟--- ویسے ایک بات بتاؤ، تم اس تیسری منزل کی چڑیل سے ملی تھی؟" ہادی نے مزاق اڑانے والے انداز میں پوچھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہانیہ سے؟" منال یک دم بولی۔

"اچھا تو اس کا نام ہانیہ ہے۔ نام تو اچھا ہے، دیکھنے میں کیسی ہے؟--- اور پاؤں کیسے ہیں اٹے یا سیدھے؟؟؟" ہادی ابھی بھی مزاق کے موڈ میں تھا۔

"بھائی! وہ بہت اچھی ہے۔ آپ کو پتہ ہے کل رات-----" وہ بات کرتے کرتے اچانک رکی۔

"کیا کل رات؟" ہادی نے اس سے پوچھا۔

Posted on Kitab Nagri

"اچھا میری فیس ریڈر بہن، مان لی تمہاری بات۔ اب چہرے سے پریشانی ہٹاؤ، ورنہ امی کو تو تم جانتی ہو۔"
"جی بھائی!"

"امی یہ میری گڑیا ہے؟" شہریار نے سندس بیگم کے ہاتھ میں لیٹی چھوٹی سی بچی کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اسے یہ چھوٹی
سے گڑیا بہت پسند آئی تھی۔

"ہاں بیٹا! یہ آپ کی گڑیا ہے۔" سندس بیگم نے محبت سے بھرپور لہجے میں جواب دیا۔

"پھر آج سے اس کا نام کینڈی ہے۔" شہریار نے اس کا نام تجویز کیا۔

"کینڈی!۔۔۔۔۔ یہ کیسا نام ہوا؟" احسن نے پوچھا۔

"پاپا! یہ میری فیورٹ کینڈی جیسی ہے، دودھ ملائی جیسی۔" شہریار کی بات پر سندس اور احسن دونوں مسکرا
دے۔

www.kitabnagri.com

"پھر ٹھیک ہے! آج سے ہمارے لیے یہ ہانیہ احسن ضیاء ہے اور آپ کے لیے کینڈی۔"

"کیوں؟۔۔۔ آپ کے لیے ہانیہ احسن ضیاء ہے، تو میرے لیے کینڈی شہریار کیوں نہیں؟"

شہریار کے معصومیت بھرے سوال پر سندس اور احسن خاموش ہو گئے۔

Posted on Kitab Nagri

"ہیلو منال! ٹھیک سے پہنچ گئی گھر؟" ردانے منال سے پوچھا۔

"ہاں یار پہنچ گئی، بس تھک گئی ہوں۔" منال نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا۔

"منال یار! تم نے کل رات کے بارے میں تو کسی کو نہیں بتایا؟"

"کیوں پریشان ہو رہی ہو یار! میں نے کسی کو نہیں بتایا اپنے بے ہوش ہونے کے بارے میں۔"

منال نے ردانے کو تسلی دی۔ کچن سے نکلتا ہادی اس کی بات سن کر چونکا۔

"اچھا یار میں بعد میں بات کرتی ہوں، ابھی مجھے زوروں کی نیند آرہی ہے۔"

"Allah Hafiz .Take care."

"تو تم نے مجھے پوری بات نہیں بتائی اور یہ بیہوش ہونے کا کیا سین ہے؟"

منال نے فون بند کر کر مڑی تو ہادی کی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔ وہ چلتا ہوا اس پاس آیا اور صوفے پر بیٹھ گیا اور اسے بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

www.kitabnagri.com

"بھائی! --- جب میں ہانیہ سے ملی تو اس نے مجھ سے کوئی بات نہیں کی سوائے اس کے کہ نیچے کسی کو اس یہاں بیٹھنے کے بارے میں نہ بتاؤں۔ مجھے وہ اچھی لگی اس لیے میں نے اس کی بات مان لی اور بے ہوش ہونے کا ڈرامہ کیا۔"

"تمہاری بات کچھ ہضم نہیں ہوئی۔" ہادی نے اس کی بات مکمل ہونے کے بعد کہا۔

Posted on Kitab Nagri

"کیا مطلب ہے بھائی؟۔۔۔ سب بتاؤ دیا آپ کو، پھر بھی آپ کو شک ہے۔" منال نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"تم نے بے ہوش ہونے کا ڈرامہ کیا، یہ مان لیا میں نے۔۔۔۔۔۔ مگر تمہاری ہانیہ سے کوئی بات نہیں ہوئی، یہ بات ماننے میں نہیں آرہی۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ تم نے اس کی بات ایسے ہی مان لی۔ سچ سچ بتاؤ سب۔"
"بھائی!۔۔۔" منال نے التجائی انداز میں اسے پکارا۔

"ٹائم ویسٹ نہ کرو، جلدی بولو۔" ہادی کو اپنی بات پر اڑا دیکھ کر اس نے اسے سب بتانے کا فیصلہ کیا۔

"بھائی! ہانیہ کو میں پہلے سے جانتی ہوں، وہ ایسی نہیں تھی وہ تو۔۔۔"

"تم ہانیہ کو پہلے سے جانتی ہو؟" ہادی نے اس کی بات بیچ میں کاٹی۔

"بھائی! وہ اسی اسکول میں پڑھتی تھی، جہاں سے میں نے میٹرک کیا۔ وہ مجھ سے ایک سال سینئر تھی۔ وہ اپنے کزن کے ساتھ ہی اسکول آتی تھی، میری دوستوں نے بتایا تھا اس کا کزن بھی یہیں پڑھتا تھا۔ اب وہ کالج جاتا تھا مگر ہانیہ کو اسکول چھوڑنا اور لے کر جانا اس کے ذمے تھا۔ اسکول کے فنکشن میں میں نے اس کی فیملی کو بھی دیکھا تھا۔ بہت خوش تھے سب، مگر اب وہ اکیلی رہتی ہے۔ میں نے اسے کہا کہ میں اسے جانتی ہوں تو، وہ حیران ہوئی۔ میں نے اس سے اس کی فیملی کا پوچھا تو اس نے کہا سب اسے چھوڑ کر چلے گئے۔"

"کہاں چلے گئے؟" ہادی نے اس سے پوچھا۔

"پتہ نہیں بھائی، مگر میں نے اس کی آنکھوں میں ڈر دیکھا، کسی کو کھونے کا ڈر۔ اس نے مجھے اور کچھ نہیں بتایا، بس ریکویسٹ کی میں کسی کو نہ بتاؤں کہ میں اسے جانتی ہوں۔"

Posted on Kitab Nagri

"لیکن وہ ایسا کیوں چاہتی تھی؟" ہادی نے اگلا سوال کیا۔

"یہی تو نہیں پتہ مجھے۔" منال نے بے بسی کہا۔

"بس یہی بات ہے نہ اور کچھ تو نہیں چھپا رہی تم مجھ سے؟" ہادی نے کھوجنے والے انداز میں پوچھا۔

"نہیں بھائی! بس یہی بات تھی۔ پلیز امی کو کچھ نہ بتائیے گا۔" منال نے ریکویسٹ کی۔

"ٹھیک ہے۔ جاؤ تم آرام کرو۔" ہادی نے اسے جانے کو کہا۔ منال سر ہلاتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی جبکہ ہادی کا ذہن نئے تانے بانے بن رہا تھا۔

"اس تیسری منزل کا راز جاننا اب ضروری ہو گیا ہے۔" اس نے خود کلامی کی۔

ہانیہ سکول گراؤنڈ میں بیٹھی رو رہی تھی، جب شہریار کی اس پر نظر پڑی۔ وہ دوڑ کر اس تک آیا۔

"کیا ہوا کینڈی؟ رو کیوں رہی ہو؟" www.kitabnagri.com

شہریار اور ہانیہ دونوں ایک ہی سکول میں پڑھتے تھے۔ ہانیہ ففٹھ اسٹینڈرڈ میں اور شہریار تینتھ اسٹینڈرڈ میں۔

"شہری! آمنہ نے میرے بال کھینچے اور میری نوٹ بک بھی پھاڑ دی۔" ہانیہ نے روتے ہوئے کہا۔

"کینڈی!۔۔۔ رونا بند کرو۔ میں نئی نوٹ بک لا دوں۔"

"اس نے میرے بال بھی کھینچے تھے۔" ہانیہ نے رومال سے ناک صاف کرتے ہوئے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

"پہلے تم رونا بند کرو۔ میں لڑکا ہوں نہ میں آمنہ سے بدلہ نہیں لے سکتا مگر۔۔۔۔۔ تم لے سکتی ہو۔"

شہریار نے کہا

"امی نے کہا تھا بدلہ لینا اچھی بات نہیں ہے۔" ہانیہ نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا جی میڈم! بدلہ نہیں لینا تھا تو رو کیوں رہی تھی۔" شہریار نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"تم ہمیشہ آتے ہو نہ میرے لیے اس لیے۔" ہانیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چالاک لڑکی!۔۔۔۔۔ بہت تیز ہو گئی ہو۔"

"چلو اٹھو اب، گھر جاتے ہوئے آئس کریم کھلاؤں گا اپنی کینڈی کو۔"

"شہری! ہانیہ نے معصومیت سے پکارا۔"

"تم ہمیشہ میرے ساتھ رہو گے نہ؟"

"بالکل! میں ہمیشہ تمہارے ساتھ اور تمہارے پاس رہوں گا۔"

"کیا مطلب ہے۔۔۔۔۔ اب تم وہاں رہو گے؟۔۔۔ تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے؟"

ہادی نے کچھ دن ہانیہ ولا میں رہنا کا پروگرام بنایا تھا۔ ایک ہفتے بعد آج اس نے یہ اپنا ارادہ پکا کر لیا تھا۔ جب اس نے یہ بات ناشتے کی میز پر سب کو بتائی تو سب سے زیادہ ری ایکٹ عالیہ بیگم نے کیا۔

Posted on Kitab Nagri

"امی آپ سمجھ نہیں رہی۔۔۔۔۔ مجھے اپنے نیوز چینل کے ایک زبردست کہانی چاہیے اور وہ گھر اس کام کے لیے بیسٹ ہے۔" ہادی نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی۔

"اس پوری دنیا میں تمہیں صرف وہ گھر ملا ہے، کوئی اور جگہ نہیں ملی؟" عالیہ بیگم کو ابھی بھی اعتراض تھا۔

"ابو آپ ہی سمجھائیں انہیں، اگر مجھے ایک اچھی سٹوری مل گئی تو چینل مجھے مزید پروموٹ کر دے گا۔" ہادی نے احمد علی سے مدد طلب کی۔

"عالیہ بیگم! جانے دیں اسے، اور ویسے بھی تو یہ وہاں رینٹ پر رہتا ہے، اچھا ہے میرے بھائی کے پاس رہ لے گا۔ کچھ دن کی بات ہے۔"

منال اس ساری بات کے درمیان خاموش تماشائی بنی بیٹھی تھی۔

"میرا دل نہیں مان رہا، لیکن اگر اس کے کام کا مسئلہ ہے تو ٹھیک ہے، مگر جیسے ہی کچھ عجیب لگے تم فوراً وہاں سے شفٹ ہو جانا۔ ٹھیک ہے؟"

عالیہ بیگم کی بات پر ہادی نے ہاں میں سر ہلایا۔

"اب خوش؟" انہوں نے ہادی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"بالکل! میری پیاری امی۔ یو آر سو کیوٹ۔"

Posted on Kitab Nagri

"بس اب مکھن لگانا بند کرو۔"

منال ہادی کی طرف دیکھتی کچھ اور ہی سوچ رہی تھی۔

"امی آج میرا زلٹ آنا ہے اور یہ شہری پتہ نہیں کہاں رہ گیا ہے۔" ہانیہ بے چینی سے ادھر ادھر ٹہل رہی تھی۔ اس کی نظریں مسلسل دروازے پر تھی۔

"تو کیا ہوا؟۔۔۔۔۔ ہو گا اسے کوئی کام۔۔۔۔۔ تمہارے ابو ہیں نہ وہ چیک کر لیں گے تمہارا زلٹ۔" سندس بیگم نے اسے سمجھایا،

"نہیں! اپ شہری کو بلائیں، وہ ہی چیک کرے گا۔ آپ کو نہیں پتہ، وہ چیک کرتا ہے تو زلٹ اچھا آتا ہے۔" سندس اور احسن اس کی معصومیت پر ہنس پڑے۔

"اچھا! تو بیٹا جی پھر انتظار کرو، شہریار آتا ہی ہو گا۔" احسن نے کہا۔

www.kitabnagri.com

"کون آتا ہو گا؟" دروازے سے داخل ہوتے شہریار نے پوچھا۔

"شہری! کہاں رہ گئے تھے تم۔ تمہیں پتہ ہے آج میرا زلٹ ہے۔" ہانیہ فوراً اس کی طرف گئی۔

"تم نے ابھی تک زلٹ چیک نہیں کیا؟" شہریار نے حیرانگی سے پوچھا۔

Posted on Kitab Nagri

"نہیں! ہر بار تم کرتے ہو۔۔۔ تو پھر آج میں کیسے کرتی؟" ہانیہ نے جواز پیش کیا۔ اس کی نظر شہریار کے ہاتھ میں موجود باکس پر پڑی۔

"شہری! یہ کیا ہے؟" اس نے ہاتھ بڑھا کر اسے لینا چاہا مگر شہریار نے ہاتھ اور پیچھے کر لیا۔
"کیا ہے؟۔۔۔۔۔ دیکھا بھی دو۔" ہانیہ نے منہ بنایا۔

"امی! ایک تو یہ لڑکی منہ بہت اچھا بناتی ہے۔ لو پکڑو تمہارے لیے ہی ہے۔ اسی کے چکر میں اتنی دیر ہوئی۔"
"میرے لیے ہے؟۔۔۔۔۔ کس خوشی میں؟" ہانیہ نے خوش ہوتے ہوئے باکس پکڑا۔
"تمہارے پاس ہونے کی خوشی میں۔ ڈیڈ! کینڈی نے بورڈ میں سیکنڈ پوزیشن لی ہے۔"
"مبارک ہو بیٹا!" احسن نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"تمہیں میرا رول نمبر یاد تھا؟" ہانیہ نے حیرانگی کے ساتھ پوچھا۔
"جی بالکل! کینڈی کا رول نمبر کیسے بھول سکتا ہوں میں۔" شہریار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"امی میں نے کہا تھا شہری پہلے دیکھتا ہے تو رزلٹ اچھا آتا ہے۔" ہانیہ سندس بیگم کی طرف مڑی۔
"ہاں بھئی! مان گئے۔" سندس بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کینڈی! منہ میٹھا نہیں کرواؤ گی سب کا؟" شہریار نے کہا۔

"مگر کس چیز سے کرواؤں؟" ہانیہ سوچنے لگی۔

Posted on Kitab Nagri

"کینڈی! ذرا یہ باکس کھولنے کی زحمت کریں گی؟"

اس نے باکس کھولا تو وہ مختلف قسم کی چاکلیٹ سے بھرا پڑا تھا۔ ہانیہ کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔ اس نے سب سے پہلے سندس بیگم کا منہ میٹھا کر دیا پھر احسن کا اور آخر میں شہریار کا۔ اس نے شہریار کا شکریہ ادا کیا۔ شہریار صرف مسکرا رہا تھا، کیونکہ اس کی کینڈی خوش تھی۔ ہانیہ کی خوشی ہی تو اس کی خوشی تھی۔

"بھائی! آپ وہاں کیوں جا رہے ہیں؟" ہادی اپنا سامان پیک کر رہا تھا جب منال کمرے میں داخل ہوئی۔ اسے اپنی طرف متوجہ ناپا کر اس نے سوال کیا۔

"بتایا تو ہے سب کو باہر تم وہیں نہیں تھیں؟" ہادی نے بنا اس کی طرف دیکھے جواب دیا۔

"کیا سچ میں یہی وجہ ہے؟" منال کا لہجہ کھوج لگاتا ہوا تھا۔ ہادی اس کی طرف مڑا اور اس کو بیڈ پر بیٹھا کر خود اس کے برابر بیٹھ گیا۔

"میرا پہلا ارادہ تو یہی ہے کیونکہ مجھے یہ مسٹری سولو کرنی ہے اور اگر۔۔۔۔۔ تمہارا اندازہ صحیح ہوا تو پھر میں تمہاری اس ہانیہ کی ہیلپ بھی کروں گا۔"

"سچ میں بھائی؟۔۔۔۔۔ آپ بہت اچھے ہیں۔" منال نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ تو میں ہوں۔ اب میں پیکنگ کر لوں؟"

Posted on Kitab Nagri

"میں کروادیتی ہوں۔"

منال نے کہا اور اس کا بیگ پیک کروانے لگی۔

"امی یہ اچانک ہادی بھائی کو کیا سوچتی یہاں رہنے کی؟" رداجو زبیدہ بیگم کر ساتھ گیسٹ روم صاف کروارہی تھی، نے پوچھا۔

"کتنی بار کہا ہے بھائی نہ بولا کر۔ یہاں میں کچھ اور سوچے بیٹھی ہوں اور اس محترمہ کو کوئی فکر ہی نہیں۔" زبیدہ بیگم نے کمرے صاف کرتے ہوئے اس کو ڈانٹا۔

"امی کیا ہے بھئی! وہ بڑے ہیں مجھ سے، بھائی نہیں تو اور کیا کہوں؟" ردانے بے چارگی سے کہا۔

"زیادہ نہ بول، چادر ڈال یہاں نئی والی اور ہر چیز کو اچھے سے صاف کر دینا۔"

زبیدہ بیگم نے حکم دیا اور کمرے سے نکل گئی۔

www.kitabnagri.com

"امی بھی نہ بس۔۔۔۔۔" (لیکن ہادی بھائی کا یہاں رہنے کا فیصلہ عجیب نہیں ہے، کہاں تو آج تک وہ گھر کے اندر تک نہیں آئے اور اب پورے ایک مہینے کے لیے آرہے ہیں۔) وہ مسلسل ہادی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

"کچھ بھی ہو، میں کیوں پریشان ہو رہی ہوں۔ صفائی کر لوں جلدی سے اس سے پہلے امی آکر میری صفائی کریں، ان سے تو کچھ بعید نہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

"کینڈی کیا کر رہی ہو؟"

شہریار روم میں داخل ہوا تو اس نے ہانیہ کو بیڈ پر بیٹھے کتاب میں گم پایا۔

"کینڈی نہیں ہوں میں۔۔۔۔۔۔ کسی کے بھی کمرے میں ایسے نہیں آتے، نوک کر کے آتے ہیں۔" شہریار جو کمرے آکر سیدھا بیڈ پر لیٹا تھا، ہانیہ کی بات سن کر اٹھ کر بیٹھا اور حیران نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟" ہانیہ نے اس کے ایسے دیکھنے پر سوال کیا۔

"میں دیکھ رہا ہوں کہ محترمہ بہت ہی تیز ہو گئی ہیں۔ میری باتیں مجھے ہی سیکھا رہی ہیں۔ اور جہاں تک رہی بات نوک کر کے آنے کی تو کیا اب انسان اپنے کمرے میں بھی آنے کے لیے اجازت لے؟"

شہریار کی بات پر ہانیہ نے ارد گرد دیکھا تو اسے یاد آیا کہ یہ تو شہریار کا کمرہ ہے۔ وہ یہاں اس سے بات کرنے آئی تھی مگر جب وہ یہاں نہ ملا تو وہ اس کا انتظار کرنے لگی اور اس کے سرہانے رکھی بک پڑھنے لگی۔

www.kitabnagri.com

"وہ۔۔۔۔۔ وہ میں۔۔۔" ہانیہ کنفیوز ہوئی۔

"کیا وہ میں؟۔۔۔۔۔ پکڑو کان جلدی سے اور سوری بولو۔" شہریار نے باقاعدہ اس کے کان پکڑوائے۔

"سوری!" ہانیہ نے معصومیت سے کہا۔

"اٹس اوکے!۔۔۔ ویسے اگر تمہیں یہ کمرہ اتنا ہی پسند ہے تو تم رکھ لو یہ کمرہ۔" شہریار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

"اچھا!۔ اور پھر تم کہاں رہو گے؟"

"میرا کیا ہے؟ میں تو کہیں بھی رہ لوں گا۔"

"کہیں بھی مثلاً کہاں؟"

"تم مجھے کپ بورڈ میں رکھ لینا۔" شہریار نے کپ بورڈ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ شہریار کی تجویز پر ہانیہ ہنستی چلی گئی۔

"سیریلی شہری! کپ بورڈ میں؟" شہریار نے اس کی ہنستی ہوئے فوٹو کلک کی تو ہانیہ کی ہنسی تھمی۔

"یہ کیوں کیا تم نے؟" اس نے شہریار سے پوچھا۔

"بس ایسے ہی۔"

"بس ایسے ہی مطلب؟" ہانیہ نے جانچتی نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔

"ساری باتیں چھوڑو، یہ بتاؤ آگے کا کیا ڈیسا ایڈمیشن؟" اس نے بات کو نیا رخ دیا۔

"مجھے وہی کرنا جو تم کر رہے ہو۔" ہانیہ نے آرام سے بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔۔۔ میڈیکل؟۔۔۔ تم ڈاکٹر بننا چاہتی ہو؟"

"ہاں۔" ہانیہ نے ایک لفظی جواب دیا۔

"کیوں؟۔۔ پہلے تو تم نے کہا تھا کہ تمہیں پینٹنگ میں دلچسپی ہے تو اب کیا ہوا؟"

Posted on Kitab Nagri

"ہاں! مگر اب مجھے ڈاکٹر بننا ہے۔" ہانیہ نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

"اس اچانک تبدیلی کی وجہ جان سکتا ہوں؟"

"وہ مجھے ----- مجھے تم جیسا بننا ہے۔" ہانیہ نے جلدی سے اپنی بات مکمل کی۔

"کسی کے جیسا بن کر زندگی نہیں گزاری جاتی، وہ کرنا چاہیے جو دل کو اچھا لگے۔" شہریار نے اسے سمجھایا۔

"اچھا! تو پھر تم نے میرے کہنے پر میڈیکل میں داخلہ کیوں لیا تھا؟" ہانیہ نے اس سے سوال کیا۔

"کیوں کہ -----" اس نے بات ادھوری چھوڑی۔ مگر ہانیہ کے چہرے کی طرف دیکھ کر جو پورا سوالیہ پرچہ بنا ہوا تھا، اپنی بات مکمل کی۔

"کیوں کہ میری خوشی تم سے جڑی ہے اور تم کچھ کہو اور میں نہ کرو ایسا ہو نہیں سکتا۔"

"پھر میں کیوں تمہارے جیسی نہیں بن سکتی؟ جب تم میری خوشی کا اتنا خیال رکھتے ہو تو میں کیوں نہیں؟"

"کیوں کہ میری خوشی اسی میں ہے کہ تم وہ کرو جو کرنا چاہتی ہو نہ کہ میرے جیسا بننے کی کوشش کرو۔"

"Is it clear to you or not?"

"Clear."

"Good! Now smile because I want to see always a smile on your face."

شہریار کی بات سن کر ہانیہ مسکرا دی۔

Posted on Kitab Nagri

اسے یہاں آئے چار دن ہو گئے تھے، کچھ بھی تو غیر معمولی نہیں تھا۔ سوائے ان بلیوں کی آوازوں کے جو رات میں سنائی دیتی تھی یا پھر دن میں کبھی کسی نے ان کی آوازوں پر دھیان ہی نہیں دیا ہو گا۔ وہ ابھی تک ہانیہ سے نہیں ملا تھا وہ نیچے ہی نہیں آتی تھی۔

"یہ لڑکی کچھ کھاتی پیتی بھی ہے کہ نہیں؟ گھر سے باہر نکلتے بھی نہیں دیکھا۔ آخر یہ کیا مسٹری ہے؟ کچھ سمجھ نہیں آرہا۔"

ہادی گھر کی نزدیکی پارک میں آیا ہوا تھا۔ وہ مسلسل ہانیہ کے اور اس تیسری منزل کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اسکا کمرہ سیکنڈ فلور پر تھا مگر اب تک ایسا کچھ بھی معلوم نہ ہوا تھا، جس سے وہ گھر بھوتیا ثابت ہو، اور نہ ہی ہانیہ ملی تھی۔ ابھی وہ یہ سب سوچ ہی رہا تھا کہ اس کی نظر سامنے بیچ پر بیٹھی لڑکی پر پڑی۔ لڑکی اداس لگ رہی تھی، اس کی نظر مسلسل سامنے کھیلتے بچوں پر تھی۔ لڑکی خوبصورت تھی اور اس کی آنکھوں کی اداسی اس کو مرکز نگاہ بنا رہی تھی۔ اچانک وہ لڑکی اٹھی اور پارک سے باہر چلی گئی۔

"لگتا ہے یہاں کے سب لوگ ہی عجیب ہیں۔" ہادی نے خود کلامی کی اور پھر گھر جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔

ہادی گھر پہنچا تو اس نے اسی لڑکی کو گھر کے اندر داخل ہوتے دیکھا۔

Posted on Kitab Nagri

"یہ لڑکی --- یہاں کیا کر رہی ہے؟؟ کہیں یہ ہانیہ تو نہیں؟"

وہ تیزی سے اس کے پیچھے آیا۔

"ہانیہ!" اس کے پکارنے پر ہانیہ کے قدم رکے۔ ہادی اس کے سامنے آیا۔

"ہیلو! میرا نام ہادی ہے۔ میں ردا کا کزن ہوں --- کچھ دن کے لیے رہنے آیا۔ تم ہانیہ ہی ہو نہ؟"

ہانیہ بنا جواب دیئے اوپر کی طرف بڑھ گئی۔

"آہاں! اسٹریج! --- جیسا سوچا تھا یہ لڑکی اس سے زیادہ عجیب ہے۔ کچھ اور کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔ کیا کروں؟
کیا کروں؟ ردا سے مدد لوں --- ہاں ردا سے مدد لینی چاہیئے۔"

"یہ فون کیوں نہیں اٹھا رہا؟ اتنی دیر ہو گئی ہے۔" اس نے تقریباً چھٹی بار فون ملایا تھا مگر نور لیسپانس۔

"ہیلو! کہاں ہو تم؟ میں کب سے فون کر رہی ہوں اٹھا کیوں نہیں رہے تھے؟ پہلے ہی اتنی دیر ہو گئی ہے اور تم مزید دیر کیئے جا رہے ہو۔ بتاؤ کب آرہے ہو؟"

"حوصلہ رکھو میڈم! نان اسٹاپ بولے جا رہی ہو۔ میں ڈرائیو کر رہا تھا اس لیے فون پک نہیں کیا۔ کیا کہہ رہی تھی؟ کہاں آنا ہے؟"

"تمہیں یاد نہیں؟ تم بھول گئے؟"

Posted on Kitab Nagri

"کیا بھول گیا؟" اس نے معصومیت کے سارے ریکارڈ ہی توڑ ڈالے۔

"تم نے مجھے ایگزیمیشن میں لے کر جانا تھا، میں کب سے ویٹ کر رہی تمہارا اور تم بھول گئے۔"

"وہ کیا ہے نہ کینڈی! میں بھولا نہیں ہوں بلکہ ابھی میں ایگزیمیشن میں ہی ہوں۔"

"کیا۔۔۔۔۔ تم میرے بنا ہی چلے گئے؟"

"کینڈی تم نے خود ہی کہا تھا ایگزیمیشن بہت اچھی ہے، جانا چاہیے۔ میں نے سوچا جا کر دیکھ ہی لیتے ہیں۔"

"بار بار مجھے کینڈی بلانا بند کرو۔ میری طرف سے کہیں بھی جاؤ، دوبارہ مجھے اپنی شکل نہ دیکھانا۔"

"ارے کینڈی! بات تو سنو۔۔۔۔۔" مگر دوسری طرف سے فون کٹ کر دیا گیا تھا۔

"لگتا ہے ناراض ہو گئی۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیا ہوا ہے؟ کس پر غصہ کر رہی ہو؟"

"امی! وہ۔۔۔۔۔"

"کیا وہ؟"

"امی! وہ شہری۔ اس نے مجھے ایگزیمیشن میں لے کر جانا تھا اور دیکھیں اکیلا ہی چلا گیا"

Posted on Kitab Nagri

گیا، مجھے لیکر ہی نہیں گیا۔ آنے دواب اسے ذرا، میں بالکل بات نہیں کروں گی اس سے۔"

"ارے میری پیاری کینڈی! مجھ سے بات نہیں کرو گی تو کس سے کرو گی؟ اور ویسے بھی ایسا کون ہے جو تمہیں اور تمہاری باتوں کو برداشت کر سکے۔ کیوں امی!"

"بھئی مجھے تو اس معاملے سے دور ہی رکھو، میں تو جا رہی۔ تم جانو اور تمہاری کینڈی۔"

"امی!!!!!!"

"اچھا اچھا! ہانیہ۔ توبہ یہ لڑکی کتنا چلاتی ہے۔" سندس بیگم بولتی ہوئی وہاں سے چلی گئیں۔

"کینڈی!---- کینڈی!---- یار کیا ہو گیا ہے؟ میں مذاق کر رہا تھا---- اب آتو گیا ہونہ۔"

"اب آنے کا فائدہ؟ ایگزسٹیشن تو ختم ہونے والی ہو گی۔"

"میڈم! سارا دن سورج سے آگ لے کر کھاتی رہی ہو کیا؟"

"تمہیں اس سے کیا، میں آگ لے کر کھاؤں یا پانی۔" بہت ہی غصے میں جواب دیا گیا۔

"ہاہاہاہا!!"

"ہنس کیوں رہے ہو؟"

"ویسے جو سورج چاچو ہیں نہ ان کا پانی سے واسطہ نہیں ہے۔"

"جار ہی ہوں میں۔"

Posted on Kitab Nagri

"ارے ارے کہاں جا رہی ہو؟" اس نے یک دم اس کا ہاتھ پکڑا۔

"ہاتھ چھوڑو میرا ورنہ"۔۔۔

"ورنہ کیا کرو گی؟"

"میں تمہارا منہ توڑ دوں گی۔"

"اچھا ٹھیک ہے! منہ توڑ دینا لیکن بعد میں ابھی میرے ساتھ چلو۔"

"میں کہیں نہیں جا رہی۔"

"کینڈی! ابھی پھولی بیٹھی ہو۔ یار چلو نہ تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے۔"

"کیسا سرپرائز؟" غصہ تھوڑا کم ہوا تھا۔

"ابھی بتا دوں گا تو سرپرائز کیسے رہے گا؟"

"ٹھیک ہے میں چل رہی ہوں لیکن یہ نہ سمجھنا میں نے تمہیں معاف کر دیا۔ اب ہاتھ چھوڑو میرا۔"

"اچھا ٹھیک ہے میری کینڈی!۔۔۔ چلیں؟"

"چلو!"

Posted on Kitab Nagri

ردا سے اسے صرف اتنی معلومات ملی تھی کہ ہانیہ ہر دو دن بعد گھر سے نکلتی تھی، شاید اپنے ڈیڈ کے آفس جاتی تھی یا پھر کہیں اور، کسی نے جاننے کی کوشش نہیں کی تھی۔ ہاں بس ایک بار حماد گیا تھا اس کے پیچھے مگر وہ بھی اس کی نظروں میں آگیا۔ وہاں تو اس نے اسے دھوکا دے دیا مگر گھر آتے ہی جتنے غصے میں اس نے سب کو وارنگ دی تھی اور خود سے دور رہنے کا کہا تھا، سب ہی اس سے ڈرنے لگے۔ ردا کے بتائے ٹائم کے مطابق وہ گھر سے باہر ہانیہ کا انتظار کر رہا تھا، تبھی وہ اسے آتی دیکھائی دی۔ بلیک ڈریس، سر کو ڈوپٹے

سے کور کیے اور کندھے کے گرد شال ڈالی ہوئی تھی۔ اس کا حلیہ بالکل سہیل تھا۔ جیسے ہی وہ گھر سے باہر نکلی وہ فوراً اس کے سامنے آیا۔

"کہیں جا رہی ہو؟ میں چھوڑ دیتا ہوں۔" اس نے آفر کی۔

"مجھے تمہاری مدد کی ضرورت نہیں ہے مسٹر!" اس نے روڈ لی جواب دیا اور آگے بڑھ گئی۔

"تم سب سے ایسے بی ہیو کیوں کرتی ہو؟"۔۔۔۔۔ میں نے اخلاقاً مدد کی آفر کی تھی، میں کہیں جا رہا تھا، سوچا تمہاری ہیلپ کر دوں۔ "وہ دوبارہ اس کے آگے آیا۔"

"مجھے زیادہ اخلاق دکھانے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی میں اپنے بی ہیو کے لیے کسی کو جواب دہ ہوں۔ کیا اب میں جاسکتی ہوں؟" اس نے راستہ مانگا۔

"ہانیہ! اگر کوئی پر اہلم ہے تو شیئر کر سکتی ہو۔ میں دل سے تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں۔"

"میری صرف اتنی ہیلپ کر دو کہ دوبارہ میرے راستے میں مت آنا۔" اس نے کہا اور آگے بڑھ گئی۔

ضرورت نہیں ہے اور تھینک یو کے طور پر تم مجھے ----- چلو چھوڑو، تم بس مجھے ایک

Posted on Kitab Nagri

اچھی سی ٹریٹ دو کنجوس کینڈی!"

"شہری کے بچے پھر مجھے کینڈی کہا۔"

"ارے یار! کینڈی کو کینڈی ہی کہا جاتا ہے اور رہی بات بچوں کی تو ابھی بچے کہاں ہیں میرے؟ تم بھی نہ دکھی کر دیا مجھے، اب میرے بچے یاد آرہے مجھے۔" شہریار نے جزباتی ہوتے ہوئے کہا۔

"شہری!!!!!!!" ہانیہ جھنجھلاتی ہوئی بولی۔

"اچھا، اچھا! چلا کیوں رہی ہو؟ ایک دوست کی مدد سے کیا ہے یہ سب۔ تم چاہتی تھی اپنی پینٹنگز کو اس جگہ دیکھنا، بس تمہاری خواہش پوری کی ہے۔"

"شہری تم کتنے اچھے ہو۔ تم ہمیشہ ایسے ہی رہو گے نہ؟" ہانیہ نے معصومیت سے پوچھا۔

"بالکل میری کینڈی! تمہارے لیے تو میری جان بھی حاضر ہے۔ (میرا عشق ہو تم تمہارے لیے کچھ نہ کر سکا تو زندہ رہنے کا کیا فائدہ) آدھی بات دل میں کہی تھی۔"

www.kitabnagri.com

"سچ میں؟"

"اب چلو ٹریٹ نہیں دینی مجھے؟"

چلو!"

Posted on Kitab Nagri

"کیا کروں یار؟ یہ لڑکی اتنی ضدی کیوں ہے؟ کچھ تو کرنا پڑے گا۔"

(مگر تو کیوں اس لڑکی کے پیچھے خوار ہو ریا؟ جب اسے تیری مدد نہیں چاہیے تو کیوں پاگلوں کی طرح اس کے پیچھے پڑا ہے؟) ہادی نے دل میں سوچا۔

"مگر کچھ تو بات ہے اس لڑکی میں، ایسا لگتا ہے جیسے کیس پر بھروسہ ہی نہ کرنا چاہتی ہو، مگر اس کی وجہ ہو سکتی ہے؟ آئیڈیا! --- تیسری منزل چیک کرتے ہیں ابھی تو گھر پر بھی نہیں ہے وہ --- یہ صحیح موقع ہے۔ چل بیٹا ہادی لگ جا کام پر۔"

ہادی خود سے باتیں کرتا گھر میں داخل ہوا اور اب اس کا رخ تیسری منزل کی جانب تھا۔

ہادی نے تیسری منزل پر قدم رکھا تو اسے کچھ بھی عجیب محسوس نہ ہوا۔ تیسری منزل پر ایک ہی کمرہ تھا، نچلے پورشن کا جائزہ لیا جائے تو تیسری منزل کا ایک کمرہ کافی بڑا معلوم ہوتا تھا۔ اس نے کمرے کے اندر جانا چاہا تو کمرہ لاکڈ تھا۔ اس نے باقی پورشن کا جائزہ لیا۔ اس بڑے کمرے کے ساتھ ہی کچن تھا، صاف ستھرا، جدید طرز کا۔ کمرے کے بالکل سامنے بالکنی تھی، جہاں ایک جھولار کھاتا تھا۔ اس نے بالکنی میں آکر دیکھا تو باہر کا منظر صاف نظر آتا تھا۔ کچھ بھی تو پر اسرار نہیں تھا، بس کمرہ لاکڈ تھا۔

"اگر یہ کھلا ہوتا تو شاید کچھ معلوم ہو جاتا۔" ہادی خود سے مخاطب ہوا۔

Posted on Kitab Nagri

اسے مایوسی ہوئی تھی یہاں آکر بھی۔ تبھی اسے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ شاید کوئی اوپر آ رہا تھا۔ وہ جلدی سے دیوار کی اوٹ میں ہو گیا۔ آنے والی لڑکی تھی۔ اس نے اس لڑکی پہلی بار دیکھا تھا۔

"ہانیہ! کب تک آؤ گی؟ میں تمہارے گھر پر ہوں۔" وہ لڑکی فون پر بات کر رہی تھی، اور یقیناً دوسری طرف ہانیہ تھی۔

"اوکے! میں ویٹ کر رہی ہوں۔" فون کاٹ کر اب وہ لڑکی بالکنی کی طرف آرہی تھی، تبھی ہادی اس کے سامنے آیا۔

"کون ہو تم؟ اور یہاں کیا کر رہے ہو؟" اس لڑکی نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔
"میں ہادی ہوں، ردا کا کزن۔" ہادی نے اپنا تعارف کروایا۔

"یعنی تم حسان کے کزن ہو۔ مگر یہاں اس طرح کیا کر رہے تھے تم؟"

"تم حسان کو کیسے جانتی ہو؟" ہادی نے سوال کے بدلے سوال کیا۔

"آئی تھنک پہلے سوال میں نے کیا ہے۔" اس لڑکی کی بات پر ہادی ایک پل کو خاموش ہوا پھر کچھ سوچتے ہوئے اس نے کہنا شروع کیا۔

"وہ میں یہاں دیکھنے آیا تھا کہ اس تیسری منزل پر ایسا کیا ہے جو سب یہاں آنے ڈرتے ہیں۔----- اب آپ میرے سوال کا جواب دیں گی؟"

Posted on Kitab Nagri

"حسان میرا کو لیگ تھا، ہم ایک ساتھ کام کرتے تھے، تم ہمیں اچھے دوست کہہ سکتے ہو۔"

"آپ کا نام اور ہانیہ سے کیا رشتہ ہے آپ کا؟" ہادی نے مزید پوچھا۔

"ہانیہ کا کزن میرا کلاس فیلو تھا۔ اسی کو نسبت سے میں ہانیہ سے ملی۔ وہ میری اچھی دوست ہے اسی سے ملنے کبھی کبھار آجاتی ہوں۔ اور میرا نام عروہ ہے۔"

عروہ نے وضاحت سے اپنا اور ہانیہ کا رشتہ بتایا۔

"کیا آپ مجھے ہانیہ کے بارے میں مزید بتا سکتی ہیں کہ وہ یہاں اکیلی کیوں رہتی ہے؟ اور یہ گھر 'بھوت گھر' کے نام کیوں مشہور ہے؟" ہادی نے عروہ سے کہا۔

"دیکھیے ہادی صاحب! ہانیہ کو اپنا آپ موضوع بننا بالکل بھی پسند نہیں ہے، اس لیے میں آپ کی کچھ مدد نہیں کر سکتی۔" عروہ نے صاف انکار کیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آپ اس کی مدد نہیں کر سکتے وہ ایسے ہی خوش ہے۔ اس کو ایسے ہی رہنے دیں، پلیز!" آخر میں اس نے ریکویسٹ کی۔

"ٹھیک ہے! آپ نہیں بتانا چاہتی تو کوئی بات نہیں مگر میں اپنے عزم سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔" کچھ تو تھا اس کے لہجے میں جس نے عروہ کو حیران کر دیا۔

Posted on Kitab Nagri

"آپ ہانیہ کی مدد کیوں کرنا چاہتے ہیں؟" عروہ نے سوال کیا۔

"ایکجہولی! ہانیہ سے ملے بنا ہی اس کے بارے جو کچھ معلوم اس نے مجھے حیران کیا۔ مجھے ہانیہ کے ساتھ ہوئے حادثے کے بارے میں جان کر بہت دکھ ہوا مگر جب اس ملا تو مجھے لگا معاملہ اتنا بھی سبجھا ہوا نہیں ہے۔ مجھے ہانیہ کے لیے کچھ کرنا تھا تا کہ وہ بھی نارمل لائف گزار سکے۔ اس کے لیے مجھے جو کچھ کرنا پڑا میں کروں گا۔"

"آپ کے اس عزم کے پیچھے سراسر ہمدردی ہے اور مجھے آپ کی کسی ہمدردی کی ضرورت نہیں ہے۔"

اچانک پیچھے سے ہانیہ کی آواز آئی۔ ان دونوں کو اس کے آنے کا معلوم ہی نہ ہو سکا۔

"You may go now."

ہانیہ نے اسے جانے کا اشارہ کیا۔ ہادی جانے لگا تو اس نے ایک نظر عروہ کی طرف دیکھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اسے کچھ بتانا چاہتی ہو۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"حسان شہر یار کہاں ہے؟" عروہ کب سے اسے ڈھونڈ رہی تھی۔ وہ اب کا من روم میں آئی مگر وہ یہاں بھی نہیں تھا۔

"وہ گھر گیا ہے۔" حسان نے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

"گھر! مگر کیوں؟ ابھی تو اس کی ڈیوٹی بھی ختم نہیں ہوئی۔ اگر ڈاکٹر اصغر کو معلوم ہو گیا تو بہت ڈانٹیں گے۔" عروہ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ یہ تینوں ایک بڑے ہاسپٹل میں ہاؤس جاب کر رہے تھے۔ سینئر ڈاکٹر، ڈاکٹر اصغر ڈسپلن کے معاملے میں بہت سخت تھے، مگر شہر یار ان کا فیورٹ تھا۔ لیکن پھر بھی اگر کوئی اپنی ڈیوٹی کو انور کرے تو وہ سخت ناراض ہوتے تھے۔

"یار! وہ اس کی کزن سیڑھیوں سے گر گئی ہے اسی لیے گیا ہے اور فکر نہ کرو ڈاکٹر اصغر کی پرمیشن سے گیا ہے۔" حسان نے کہا۔

"ہانیہ سیڑھیوں سے گر گئی، مگر کیسے؟"

"وہ تو پتہ نہیں، ایمر جنسی میں نکلا ہے یہاں سے، کچھ بتایا ہی نہیں اور مجھے تو لگتا ہے اس نے خود بھی نہیں پوچھا، فون سنتے ہی باہر بھاگا تھا۔"

"اچھا! ایک کام کرتے ہیں، ڈیوٹی آف ہونے کے بعد ہانیہ سے ملنے چلتے ہیں۔"

www.kitabnagri.com

"ہاں! ٹھیک ہے۔"

ہانیہ بیڈ پر بیٹھی تھی اور اس کے پاؤں پر پیٹی بندھی تھی۔ سامنے شہر یار کھڑا اس کو خفا نظروں سے دیکھ رہا تھا، جبکہ احسن اور سندس بیگم اپنی ہنسی کنٹرول کیے کھڑے تھے۔

"شہری! اب بس کرو، کہانہ غلطی سے گر گئی۔"

Posted on Kitab Nagri

"چپ! بالکل چپ! کوئی بات نہیں سننی میں نے تمہاری۔ جب میں نے کہا تھا کہ پینٹنگ وہاں نہیں لگانی تو پھر کیوں لگا رہی تھیں۔ تم کبھی میری بات نہیں مانتی۔۔۔۔۔ اب اتنی معصوم شکل نہ بناؤ۔۔۔۔۔ سب سمجھ رہا ہوں میں، یہ صرف ڈانٹ نہ کھانے کا بہانہ ہے۔ بتاؤ مجھے کیا خاص ہے اس پینٹنگ میں جو اسے وہاں ہی لگانا ضروری تھا؟۔۔۔۔۔۔۔ بولو اب، بولتی کیوں نہیں ہو؟"

"شہریار چپ ہوا تو اس نے ہانیہ پر غور کیا جواب اسے خفا نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"مجھے کسی سے بات نہیں کرنی، جائیں سب مجھے۔" ہانیہ نے لہجے کو نارمل رکھتے ہوئے کہا اور لیٹ کر خود کو چادر سے ڈھانپ لیا۔

"ہانیہ بیٹا!" احسن صاحب نے ہانیہ کو پکارا۔

"پاپا پلیز! مجھے نیند آرہی ہے۔"

حسن صاحب اور سندس بیگم کمرے سے چلے گئے مگر شہریار وہیں کھڑا رہا۔

"کینڈی!" شہریار نے نرمی سے پکارا مگر دوسری جانب کوئی جواب نہیں۔

"ناراض ہو گئی ہو؟۔۔۔ اب غلطی بھی تو تمہاری ہے، کیا مجھے ڈانٹنے کا حق بھی نہیں ہے؟"

شہریار کی باتوں کا اثر ہوا تھا اور ہانیہ نے چادر سے منہ باہر نکالا، مگر چہرے پر غصہ ابھی بھی تھا اور آنسو بھی۔

"تم رورہی ہو؟ (وہ فوراً اس کے پاس آیا) اچھا سوری! اب نہیں ڈانٹوں گا۔"

Posted on Kitab Nagri

ہانیہ مسلسل خاموش تھی۔

"کینڈی! اب بس بھی کرو، تمہیں پتہ ہے میں تمہاری آنکھ میں آنسو نہیں دیکھ سکتا (وہ منت بھرے لہجے میں بولا) اچھا جو تم کہو گی وہی کروں گا، بتاؤ کہاں لگانی ہے پینٹنگ، میں ابھی لگاتا ہوں۔"

"کہیں نہیں لگانی میں نے پینٹنگ۔۔۔۔۔ نہ ہی تم سے کوئی بات کرنی ہے۔ چلے جاؤ۔"

ہانیہ نے روتے ہوئے کہا۔ شہر یار نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور کہا۔

"میں بہت ڈر گیا تھا۔ تم جانتی تو ہو میں بہت پوزیو ہوں تمہارے معاملے میں۔ بس اسی لیے تمہیں منع کیا تھا اتنا اوپر چڑھنے سے۔"

"اتنا اوپر نہیں چڑھی تھی میں، تمہارے روم کی سیڑھیاں چڑھی تھی۔"

شہر یار کے روم میں ایک سائیڈ پر سیڑھیاں تھیں۔ یہ اس کی فیوریٹ جگہ تھی جہاں بیٹھ کر وہ ہر روز کافی پیتا تھا اور ہانیہ سے باتیں کرتا تھا۔

www.kitabnagri.com

"تو تم ان سیڑھیوں سے گری تھی؟"

"ہاں! اور بس موج آئی۔ تم سے پہلے پاؤں دیکھ چکے تھے میرا پاؤں۔" ہانیہ نے نروٹھے پن سے کہا۔

"اچھا! تو تم وہاں چڑھ کر کیا کر رہی تھیں؟"

"میں وہاں۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ پینٹنگ لگا رہی تھی، پھر اچانک میرا پاؤں پھسلا اور میں گر گئی۔"

Posted on Kitab Nagri

"ایک بات بتاؤ ذرا مجھے (اس نے ہانیہ کا کان پکڑا) کیا ہے اس پینٹنگ میں جو اس کے لیے چوٹ بھی لگوا لی اور میری بات بھی نہیں مانی؟"

"کان تو چھوڑو میرا۔ (شہر یار نے اس کا کان چھوڑا تو ہانیہ نے اپنا کان سہلانا شروع کر دیا) اور میں نے تمہاری بات مانی تھی۔ تم نے کہا تھا نیچے سیڑھیوں کے پاس نہ لگاؤں تو میں نے نہیں لگائی۔۔۔۔۔ جہاں تک رہی بات پینٹنگ کی تو وہ بہت خاص ہے۔ تم دیکھو گے تو پتہ چل جائے گا۔" وہ خوش ہوتے ہوئے بولی۔

"اچھا جی! تو مس کینڈی آپ آرام کریں مجھے بھی فریش ہونا ہے۔" وہ جانے لگا تو ہانیہ نے اسے پکارا۔

"جی کینڈی جی!"

"تم ہمیشہ میری ایسے ہی فکر کرتے رہو گے نہ؟"

"بالکل!۔۔۔ اور ڈانٹوں گا بھی۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہانیہ نے کشن اٹھا کر شہر یار کے طرف پھینکا جو اس نے کیچ کر لیا۔
"آرام کرو! تھوڑی دیر بعد آتا ہوں۔" وہ ہنستا ہوا باہر نکل گیا۔

"آپ اس سے بات کیوں کر رہی تھی؟" ہادی کے جانے بعد ہانیہ نے عروہ سے پوچھا۔

"ہانیہ! مجھے وہ مخلص لگا۔ شاید وہ ہماری مدد کر سکے۔ تم جانتی ہو تمہیں مدد کی ضرورت ہے۔" عروہ نے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

"جانتی ہوں، مگر اب کسی پر بھروسہ نہیں ہوتا۔ اسی بھروسہ کرنے کی وجہ سے تو آج یہاں میں اکیلی ہوں، جہاں میں سب کے ساتھ، شہری کے ساتھ خوش رہنا چاہتی تھی۔"

ہانیہ نے اداس لہجے میں کہا۔

"ہانیہ! سب ایک جیسے نہیں ہوتے، جیسے مجھ پر بھروسہ کیا ہے اس پر بھی کر کے دیکھ لو۔"

"میں کوشش کروں گی۔" ہانیہ نے بات ختم کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا! چھوڑو سب یہ دیکھو، یہ نئی تصویریں آئی ہیں۔ کیسی ہیں؟"

عروہ نے موبائل اس کے سامنے کرتے ہوئے پوچھا۔

"بہت پیاری ہیں۔" ہانیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آخر بیٹی کس کی ہے؟" عروہ نے کہا۔

"تم نے واپس کب جانا ہے؟" ہانیہ نے فوٹوز دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"ابھی تو دو ہفتے کے لیے یہی ہوں۔ ڈاکٹر اصغر نے ریکوسٹ کی تھی کہ ہم میں سے ایک ڈاکٹر کی ان کے ہسپتال کو ضرورت ہے۔ بس انہی کی بات مان کر میں یہاں آگئی، اگلے مہینے حسان آجائے گا پھر میں چلی جاؤں گی۔"

عروہ نے تفصیلی جواب دیا۔

"بیٹی کی یاد آتی ہو گی نہ؟" ہانیہ نے پوچھا۔

Posted on Kitab Nagri

"ہاں! آتی تو ہے مگر یہ بھی تو فرض ہے میرا۔"

"اندر چلو کچھ کھلاتی ہوں تمہیں۔"

نیکی اور پوچھ پوچھ۔"

"آپ لوگوں نے اچھا نہیں کیا میرے ساتھ۔ مجھے آپ لوگوں کی بہت یاد آتی ہے۔ میں بہت اکیلی ہو گئی ہوں۔ پلیر واپس آجائیں۔"

ہادی بہت دیر سے ہانیہ کو دیکھ رہا تھا جو کھڑکی کے پاس کھڑی باہر کی جانب دیکھتی کچھ بول رہی تھی۔ اسے سنائی تو نہیں دے رہا تھا مگر وہ اس کے آنسو ضرور دیکھ رہا تھا۔ ہانیہ واپس مڑی تو ہادی نے اسے پکارا۔

"ہانیہ!"

وہ مڑی تو نہیں مگر رک گئی تھی۔ وہ جلدی سے سیڑھیاں چڑھتا اس تک آیا۔

"کیا میں تمہارے رونے کی وجہ جان سکتا ہوں؟"

"کیا کریں گے جان کر؟"

"ہو سکتا ہے میں تمہاری مدد کر سکوں؟"

"تم میری کوئی مدد نہیں کر سکتے۔"

Posted on Kitab Nagri

"تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں تمہاری مدد نہیں کر سکتا، ہو سکتا ہے وہ میں ہی ہوں جو تمہاری مدد کر سکتا ہو۔ تم ایک بار بھروسہ تو کر کے دیکھو۔" ہادی نے اسے سمجھایا۔

"اب اس دنیا میں کسی پر بھروسہ نہیں ہے۔"

اس نے جانے کے لیے قدم بڑھائے۔

"ایک منٹ ہانیہ! دکھ صرف تمہاری زندگی میں نہیں ہیں۔ اس دنیا میں سبھی کو دکھوں کا سامنا کرنا پڑتا۔ دکھ آزمائش بن کر آتے ہیں، ان سے لڑنا چاہیئے نہ کہ بائیکاٹ کر دینا چاہیئے۔"

"تمہیں لگتا ہے میں نے دکھوں کے سامنے سرینڈر کر دیا ہے؟"

"تمہارے بی ہیور سے تو یہی لگتا ہے۔"

"تمہیں تیسری منزل کا راز کیوں جاننا ہے؟" ہانیہ نے بات پلٹی۔

"ایکچولی! وہ میں"۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

"کیا وہ میں؟۔۔۔ میں بتاتی ہوں، تم نیوز فیلڈ میں اور تمہیں ایک انٹر سٹنگ نیوز چاہیئے اپنے چینل کے

لیے، ہے نہ؟"

"ہانیہ! دراصل میں یہاں"۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

"تم میرے بارے اتنا نہیں جانتے جتنا مجھے تمہارے بارے میں علم ہو چکا ہے۔" ہانیہ نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"اچھا! تو پھر یہ بھی جان لو کہ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ میں یہاں یہ مسٹری سلجھانے آیا تھا، مگر تم سے ملا، پھر اس گھر کے لوگوں کا رویہ مجھے کچھ عجیب لگا۔ جیسا دیکھائی دے رہا تھا حقیقت اس کے برعکس لگ رہی تھی۔ پھر منال کی بات جو اس نے مجھے یہاں آتے ہوئے کہی (ہانیہ بہت اچھی ہے۔ میں نے اس کی آنکھوں میں اداسی دیکھی ہے، کسی کو کھونے کا غم، میں انہیں مسکراتا ہوا دیکھنا چاہتی ہوں۔) بس یہی وجہ ہے کہ میں اب تک یہاں موجود ہوں اور مسلسل تمہیں تنگ کر رہا ہوں۔" اپنی بات مکمل کر کے اس نے ہانیہ کے چہرے کی طرف دیکھا، جہاں نہ ہی غصہ تھا نہ ہی حیرانی۔

"کل صبح تیسری منزل پر آ جانا، تمہیں جو بھی جاننا سب بتاؤں گی۔ مگر اس کے بعد تم مجھے تنگ نہیں کرو گے نہ ہی میرے راستے میں آؤ گے۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہاں بالکل! میں تمہیں تنگ نہیں کروں گا۔"

اگلی صبح وہ اس کے سامنے تھا۔

"تم یہ مت سمجھنا کہ مجھے راز جاننے کی جلدی ہے۔۔۔" ہادی نے اپنی صفائی دینا چاہی۔

"چلو اندر!"

Posted on Kitab Nagri

"آج بیس دنوں کی محنت کے بعد فائنلی وہ تیسری منزل میں داخل ہو رہا تھا۔ اسے خود اپنی کیفیت سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ ہانی نے اپنی روم کا دروازہ کھولا۔ اس کی نظر اندر کمرے پر پڑی۔ روم اندر سے کم از کم ویسا تو نہیں تھا جیسا اس کا نقشہ کھینچا گیا تھا۔ صاف ستھرا ڈیکوریٹڈ۔ دیواروں پر بلو پینٹ، بلو کرٹنز، یہاں تک کہ بیڈ کی چادر تک بلو تھی۔ کمرے میں چھ سفید بلی کے بچے تھے، ہادی انہیں دیکھ کر حیران ہوا۔

"یہ؟؟؟؟" ہادی نے ان کی طرف اشارہ کر کر پوچھا۔

"یہ وہی ہیں جن کی آوازیں تیسری منزل میں گونجتی ہیں، اور غالباً یہ وہی بلی کے بچے ہیں جن کے ذریعے میں کالا علم کرتی ہوں۔" ہانی نے طنزیہ کہا۔ ہادی جواب میں کچھ بول نہ پایا۔

"بیٹھو! اور جو پوچھنا چاہتے ہو پوچھو۔" ہانی بظاہر عام لہجے میں بولی تھی مگر اس کے لہجے میں ہادی نے کچھ عجیب محسوس کیا۔

"ٹھیک ہے!" ہادی نے سب سوچوں کو جھٹکتے اپنے سوال پوچھنا شروع کیے۔

"اس گھر کے دروازے اور کھڑکیاں خود بخود بند ہونا اور کھلنا اور پھر تمہاری موجودگی میں ہی ایسا ہونا، ایسا کیوں ہے؟ دوسرا سوال، تم رات کو گھر سے کیوں نکلتی ہو، اور کہاں جاتی ہو؟ تیسرا سوال اس تیسری منزل پر صرف بلیوں کی آوازیں ہی نہیں گونجتی دوسری آوازیں کس کی ہیں؟ چوتھا اور آخری سوال تم نے منال کو حقیقت چھپانے کا کیوں کہا؟"

اپنے سوال پوچھ کر وہ وہ چپ ہوا اور ہانیہ کی طرف کی دیکھا۔

Posted on Kitab Nagri

"بس یا کچھ اور بھی پوچھنا ہے؟"

"نہیں! بس یہی۔" ہادی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"تمہارا پہلا سوال، دروازے، کھڑکیاں کھلنا، بند ہونا، میرے خیال میں لڑکے لڑکیوں سے زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں اس معاملے میں۔ شاید تم نے غور نہیں کیا اس گھر کے ہر روم میں کھڑکیاں ہیں۔ دروازے، کھڑکیاں صرف مون سون میں ہی ایسا کرتے ہیں، وجہ ہوا کا دباؤ۔ میری موجودگی میں ایسا ہوتا ہے یہ صرف ان گھر والوں کا وہم ہے، اس بات کی تصدیق تمہاری بہن بھی کر دے گی۔"

"لیکن!" ہادی نے کچھ کہنا چاہا۔

"ایک منٹ میری بات پوری ہونے دو پہلے۔"

"اوکے فائن! بولو۔"

"تمہارا دوسرا سوال میں رات میں باہر کیوں نکلتی ہوں، کسی سے ملنے جاتی ہوں، اور جس سے ملتی ہوں، نہیں چاہتی کہ سب اس کے بارے میں جانیں۔ میں اپنا راز کسی پر بھی کھولنا نہیں چاہتی۔"

تیسرا سوال، دوسری آوازوں کا آنا (وہ چلتی ہوئی ایل ای ڈی کے پاس آئی اور وہاں سے ہارر موویز کی ڈی وی ڈیز اٹھا کر اسے دیکھائی۔ رات میں موویز دیکھتی ہوں۔

آخری سوال، وہ مجھے جانتی تھی تو میں نے اس سے ایک ریکویسٹ کی تھی جو اس نے مان لی، وجہ وہی ہے میں کسی کو اپنے بارے میں جاننے نہیں دینا چاہتی۔"

Posted on Kitab Nagri

ہانیہ بول کر خاموش ہوئی اسے ہادی کے چہرے پر مزید سوال نظر آئے۔

"میرے خیال میں تمہیں تمہارے سارے سوال کے جواب مل گئے، اب تم جاسکتے ہو۔"

"لیکن تم کس سے ملنے جاتی ہو اور وہ بھی رات کو؟"

"یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے، تمہارے سوالات کے جواب میں تمہیں دے چکی اب اپنا وعدہ پورا کرو اور دوبارہ

میرے راستے میں مت آنا۔"

"مگر ہانیہ!" ہادی نے کچھ کہنا چاہا۔

"پلیز لیو!"

"او کے!" ہادی واپس جانے کے لیے مڑا تو اسے کچھ یاد آیا۔ اس نے بک شلف کی طرف دیکھا۔ جس کے ایک کونے میں بلی کا بچہ اپنے پاؤں سہلارہا تھا۔ اسے کچھ گڑبڑ لگی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"یہ یہاں؟" ہادی نے پوچھنا چاہا۔

"یہاں کچھ نہیں ہے تم جاسکتے ہو۔"

اسے ہانیہ کا لہجہ کچھ عجیب لگا، یعنی کچھ اور بھی جو وہ چھپا رہی ہے۔ وہ جاتو رہا تھا مگر ذہن میں مزید سوال لے کر۔

"شہریار! تم گھر میں کب بات کرو گے؟ اب تو تمہاری ہاؤس جاب بھی مکمل ہو چکی۔"

Posted on Kitab Nagri

وہ دونوں کا من روم میں بیٹھے تھے جب عروہ نے شہریار سے پوچھا، تبھی وہاں حسان آیا۔

"کیا بات ہو رہی ہے، کون سے بات کرنی ہے گھر میں؟ حسان نے بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"شادی کی بات۔" عروہ نے جواب دیا۔

"کس کی شادی؟" حسان حیران ہوا۔

"مجھے نہیں پتہ شہریار! تم آج ہی گھر جا کر بات کرو۔" عروہ نے کہا اور اٹھ کر چلی گئی۔

"اسے کیا ہوا؟"

"چھوڑو اسے، یہ بتاؤ ڈیوٹی ختم ہو گئی تمہاری؟"

"ہاں!"

وہ دونوں باتوں میں مشغول ہو گئے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اس کمرے میں کچھ تو گڑبڑ تھی، اس بلی کا وہاں ایسے بیٹھنا، ایسا لگ رہا تھا جیسے وہاں کچھ ہو۔" ہادی اپنے کمرے میں بیٹھا سوچ رہا تھا۔ اس کی چھٹیاں ختم ہونے والی تھیں مگر ابھی تک وہ اس معاملے کو سمجھ نہیں پایا تھا۔ تبھی کسی نے روم کا دروازہ ناک کیا۔

"آجاؤ!" روم میں داخل ہوئی اس کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"وہ ہادی بھائی! امی نے ناشتہ بھیجا ہے آپ نے ناشتہ نہیں کیا نہ ابھی تک اسی لیے۔"

"ردا اس کے لیے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں تھی (اس نے ٹرے کے جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا) مجھے بھوک ہی نہیں تھی اس لیے ناشتہ نہیں کیا۔"

"پر، بھائی! امی نے کہا ہے ناشتہ ضروری ہے، خالی پیٹ رہنا اچھی بات نہیں ہے۔"

"اچھا ٹھیک ہے! رکھ دو یہاں (اس نے ٹیبل کی طرف اشارہ کیا) اور ایک بات بتاؤ۔"

"جی!" ردانے اس کی جانب دیکھنے سے گریز کیا۔

"کبھی تیسری منزل پر گئی ہو؟" ہادی کے سوال پر اس نے یک دم اس کی جانب دیکھا اور پھر نفی میں سر ہلایا۔
"کیوں؟"

"جب سے اس گھر میں آئے ہیں، سب عجیب ہی ہو رہا ہے اور پھر عجیب عجیب آوازیں آنا، کبھی ہمت ہی نہیں ہوئی اوپر جانے کی۔"

www.kitabnagri.com

"زیادہ مت ڈرو اوپر کچھ نہیں ہے۔"

"آپ گئے ہیں وہاں؟" ردانے حیران ہوتے پوچھا۔

"ہاں گیا تھا، ہانیہ کو پہلے سے جانتے تھے تم لوگ؟" ہادی نے ایک اور سوال کیا۔

Posted on Kitab Nagri

"نہیں! مگر نام سنا تھا ایک بار حسان بھائی کے منہ سے وہ فون پر کسی سے بات کر رہے اور کہہ رہے تھے ہانیہ تمہارا کام ہو جائے گا۔"

"کیا؟ کب کی بات ہے یہ؟"

"اس گھر میں شفٹ ہونے سے پہلے کی؟"

"مزید کچھ پتہ ہے تمہیں؟"

"نہیں! بس ایک دن بھائی نے کہا ہم سب کو یہاں رہنا ہے جب تک وہ اپنا گھر نہیں بنوا لیتے۔ پھر بھائی ملک سے باہر چلے گئے۔"

"تو تمہارا بھائی ہانیہ کو جانتا تھا، مگر اس نے تم لوگوں کو یہاں رہنے کا کیوں کہا؟"

"وہ ابو کو کہہ رہے تھے کہ اس گھر کو ہماری ضرورت ہے، اور۔۔۔"

"اور؟؟؟" ہادی نے پوچھا۔

"اور ہانیہ کو بھی۔"

"معاملہ تو مزید الجھ گیا ہے،" ہادی نے دل میں سوچا۔

"آپ ناشتہ کر لیں۔" ردانے کہا۔

"تھینک یو!" ہادی نے کہا۔ رداسکرا کر باہر چلی گئی۔

Posted on Kitab Nagri

"اس معاملے کی تہہ تک جانے کے لئے حسان سے بات کرنی پڑی گی یا پھر (اس کے دماغ میں ایک نام آیا) عروہ! کیا مجھے عروہ سے ملنا چاہیے۔ اس کے چہرے سے لگ رہا تھا جیسے وہ کچھ بتانا چاہتی ہو۔ تو پھر طے ہو کل اس مرحلے کو بھی طے کر لیا جائے۔ مس عروہ کل آپ سے ہاسپٹل میں ملاقات ہوتی ہے۔" ہادی نے دل میں پختہ ارادہ کرتے ہوئے کہا، اور ناشتہ کرنے لگا۔

"امی! آپ مجھ سے زیادہ پیار کرتی ہیں یا کینڈی سے؟"

ہانیہ سندس بیگم سے بات کرنے آئی تھی جب اس نے شہریار کی آواز سنی، پھر اس کا سوال سن کر وہیں رک گئی۔

"بیٹا! میں آپ دونوں سے ہی ایکول محبت کرتی ہوں۔" انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں نہ! کہتے ہیں نہ ماں بیٹے سے زیادہ محبت کرتی ہے اور باپ بیٹی سے۔"

"آپ کہنا کیا چاہتے ہو یہ بھی پتہ چلے۔" سندس بیگم نے کہا۔

www.kitabnagri.com

"وہ آج عروہ نے کہا کہ میں آپ سے شادی کی بات کر لوں۔"

"کس کی شادی؟" سندس بیگم حیران ہوئی۔

"میری!"

"آپ شادی کرنا چاہتے ہو؟"

Posted on Kitab Nagri

"جی! اور آپ کی بہو بھی ڈھونڈھ لی ہے میں نے، بس آپ کو اس کے گھر جا کر شادی کی بات کرنی ہے۔"

شہریار کی بات پر سندس بیگم کے چہرے پر اداسی آئی مگر وہ اسے چھپا گئیں۔ آخر کو شہریار بھی تو ان کا بیٹا ہی تھا وہ کیوں نہ اس کی خوشی پوری کرتیں۔

"ٹھیک ہے بیٹا! بتاؤ کون ہے وہ اور کہاں رہتی ہے، میں کل ہی جاؤں گی رشتہ لے کر۔"

"امی! آپ کتنی پیاری ہیں؟" وہ بچوں کی طرح خوش ہوتا ان کے گلے لگ گیا جبکہ باہر کھڑی ہانیہ آنکھوں میں آنسو لیے واپس چلی گئی۔

ہادی ہاسپٹل آیا تھا۔ اس نے ریسپشن پر جا کر عروہ کا پوچھا تو اسے پتہ چلا وہ آپریشن تھیٹر میں ہے۔ وہ اس کے روم میں اس کا انتظار کرنا لگا۔ تقریباً 25 منٹ بعد عروہ آئی تو ہادی کو سامنے دیکھ کر حیران رہ گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تم یہاں؟"

"جی! آپ سے ملنے آیا ہوں۔"

"کوئی خاص وجہ، ملنے کی؟" عروہ نے چیئر پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"بات یہ ہے کہ مس عروہ۔"

"مسز عروہ!" عروہ نے اس کی تصحیح کی۔

Posted on Kitab Nagri

"اوہ سوری! مجھے ہانیہ کے بارے میں جاننا ہے۔ اتنا تو مجھے معلوم ہو چکا کہ وہ اپنے پیرینٹس اور کزن کے ساتھ اس گھر میں رہتی تھی، پھر اچانک ان کی ڈیوٹی ہو گئی۔ مگر ہانیہ نے خود کو اکیلا کیوں کر لیا ہے وہ کیوں سب کے سامنے نہیں آتی، کیوں سب سے نہیں ملتی۔ پھر اس گھر کے بارے میں جو قصے مشہور ہو چکے ہیں۔ اس نے کیوں سچ سے آگاہ نہیں کیا سب کو کہ وہ غلط سوچ رہے۔ وہ کیوں اپنے آپ پر منحوس کا ٹیگ لگ رہے دینا چاہتی ہے؟۔۔۔ میں سمجھ نہیں پا رہا، اور پھر آدھی رات کو اس کا گھر سے باہر جانا، کیوں؟ کس سے ملنے؟ اور بھی بہت سے سوال ہیں میرے ذہن میں جن کے جواب کا کوئی سرا میرے ہاتھ نہیں آ رہا۔ میں اسے خوش دیکھنا چاہتا ہوں مگر کیسے، یہی مجھے سمجھ نہیں آ رہی۔"

آخری بات اس نے شدید مایوسی کے عالم میں کہی۔

"تم ہانیہ کو پسند کرتے ہو؟" عروہ نے سوال کیا۔

"پچھلے 20 دنوں سے وہ میرے حواسوں پر چھائی ہوئی ہے، اگر آپ اسے پسند کرنا کہتی ہیں تو پھر ہاں پسند کرتا ہوں۔ میں اس کی مدد کرنا چاہتا ہوں اس کے لیے مجھے آپ کی مدد چاہیے۔"

www.kitabnagri.com

"ٹھیک ہے میں تمہیں ہانیہ کے بارے میں سب بتاؤں گی لیکن ابھی نہیں۔ ہم کل مل سکتے ہیں۔ کل میرا آف ہے۔ تم میرا نمبر رکھ لو، میں کل تمہیں سب بتا دوں گی۔"

"ٹھیک ہے!" ہادی نمبر نوٹ کرتا اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔

"ٹھیک ہے مسز عروہ! کل ملتے ہیں۔" ہادی مسکرا کر کہتا کیبین سے باہر نکل گیا۔ پیچھے عروہ سوچ میں گم تھی۔

Posted on Kitab Nagri

ہانیہ اپنے روم میں آکر ساری رات روتی رہی۔ اسے خود نہیں پتہ تھا وہ کیوں رہ رہی ہے۔ کیا اسے شہریار کی شادی والی بات سے فرق پڑ رہا تھا یا پھر وہ کسی کو پسند کرتا ہے یہ بات اسے پریشان کر رہی تھی۔ روتی روتی وہ کب سوئی اسے پتہ ہی نہ چلا۔

"ارے بھئی بیگم! یہ اتنی تیاری کس لیے؟ کہیں جانے کا ارادہ ہے کیا آپ کا؟" حسن صاحب نے سندس بیگم کی تیاری دیکھ کر پوچھا۔

"جی! آج اپنے بیٹے کا رشتہ لے کر جا رہی ہوں۔"

حسن صاحب نے اخبار رکھ کر ان کی طرف دیکھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہاں! آج میں بہت خوش ہوں میرے بیٹے نے مجھے اپنی ماں سمجھ کر اپنی پسند بتائی اور آج میں اس کی خوشی مانگنے جا رہی ہوں۔"

"لیکن آپ نے مجھ سے ذکر نہیں کیا، کون ہے وہ، کہاں رہتی ہے؟"

Posted on Kitab Nagri

"ایک منٹ رکیں سوال بعد میں کیجیے گا۔ رضوان یہ سامان یہاں ٹیبل پر رکھو۔ (انہوں نے ملازم سے کہا) ہانیہ کہاں ہے اسے بھی بلا لیں۔"

"جی امی!" تبھی ہانیہ وہاں آئی۔ اس کی آنکھوں سے لگ رہا تھا جیسے روئی ہو۔
"کیا ہوا بیٹا! طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی تمہاری۔" سندس بیگم نے سوال کیا۔

"ہاں امی! بس زکام کی وجہ سے سر میں درد ہے۔"

"میدینسن لی تم نے؟" سندس بیگم نے پوچھا۔

"جی لے لی۔"

"اچھا یہاں بیٹھو اپنے پاپا کے پاس، مجھے کچھ بات کرنی ہے بس شہریار آجائے۔"

"آگیا۔" تبھی شہریار وہاں آیا اور سندس بیگم کے ساتھ بیٹھ گیا۔

"بیگم صاحبہ اب بتا بھی دیں۔" حسن صاحب نے ان سے کہا تو وہ مسکرا دیں۔

"حسن صاحب! (انہوں نے بولنا شروع کیا) یہ میرا بیٹا ہے شہریار۔ ماشا اللہ ڈاکٹر ہے، پھر ہمارا اپنا کاروبار بھی ہے۔ مجھے آپ کی بیٹی اپنے بیٹے کے لیے پسند ہے۔ میں اسے اپنی بہو بنانا چاہتی ہوں۔ کیا آپ کو یہ رشتہ منظور ہے؟" آپ چاہیں تو میرے بیٹے کے بارے میں معلومات بھی کروا سکتے ہیں۔ بتائیے کیا کہتے ہیں؟" انہوں نے

Posted on Kitab Nagri

اپنی بات پوری کر کرہانیہ کی طرف دیکھا جو ہکا بکاسی ان کی طرف دیکھ رہی تھی، جبکہ شہریار مسکرا کر اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ پھر وہ اچانک اٹھی اور اپنے روم کی طرف بھاگ گئی۔

حسن صاحب اور سندس بیگم اپنے گھر کی خوشیوں کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے، شہریار اٹھ کرہانیہ کے پیچھے گیا۔

"حماد! ردا نے چلا کر حماد کو پکارا۔

"کیا ہے کیوں چلا رہی ہو؟" زبیدہ بیگم نے ٹی وی کاریمورٹ اٹھاتے ہوتے پوچھا۔

"امی! اس نے میری ساری اسائنمنٹ فائل خراب کر دی، اتنی محنت سے بنائی تھی میں نے۔" ردا رونے والی ہو گئی۔

"آپی! میں نے نہیں کی خود ہی ڈیلیٹ ہو گئی۔ میں تو بس گیم کھیل رہا تھا۔"

"میری پندرہ دن کی محنت تھی۔ میرا پروجیکٹ سب خراب کر دیا اس نے۔" ردا نے باقاعدہ رونا شروع کر دیا۔
تبھی صادی وہاں آیا۔

"کیا ہوا آنٹی؟ ردا رو کیوں رہی ہے؟"

"بس بیٹا! ان کے توروز کے ڈرامے ہیں یہ، حماد نے اس کی پراجیکٹ فائل ڈیلیٹ کر دی۔ بس اسی لیے رو رہی

یہ۔"

Posted on Kitab Nagri

"ردارو نابند کرو! مجھے دیکھاؤ، شاید کچھ حل نکل آئے۔"

"ردانے آنسو صاف کیے اور حماد کو گھورتی ہوئی اپنے روم میں چلی گئی۔ پانچ منٹ بعد وہ لیپ ٹاپ لے کر باہر ہادی کے پاس آئی۔ ہادی نے پندرہ منٹ کی کوشش کے بعد اس کی فائل اسے دیکھائی۔

"یہ لو تمہاری فائل۔ ڈیلیٹ نہیں ہوئی تھی، بس لوکیشن چنچ ہو گئی تھی اس کی۔ اب خوش۔"

"تھینک یو بھائی!"

"رونے سے مسئلے حل نہیں ہوتے، پریشانی، رونا، یہ سب صرف مسئلے میں اضافہ کرتے ہیں۔ ٹھنڈی دماغ سے حل ڈھونڈنا چاہیے۔ سمجھی؟" ہادی مسکرا کر کہتا اپنے روم میں چلا گیا۔

"تجھے کتنی بار سمجھایا ہے بھائی نہ بولا کر۔" زبیدہ بیگم نے اسے لتاڑا۔

"امی! نہیں ہوتا مجھ سے۔"

"جایہاں سے، اٹھ۔" زبیدہ بیگم نے اسے غصے سے کہا۔ تو وہ آرام سے اٹھ کر روم میں آگئی۔

"امی کیا کروں؟ بھائی بولا بھی تو نہیں جاتا مجھ سے۔" اس نے خود کلامی کی۔ پھر اپنی فائل دیکھنے لگی۔

ہانیہ بیڈ پر بیٹھی رونے کا شغل فرما رہی تھی جب شہریار روم میں داخل ہوا۔

Posted on Kitab Nagri

"تم رو رہی ہو کینڈی! اگر تمہیں اس رشتے پر اعتراض ہے تو انکار کر دو کوئی زبردستی نہیں ہے کینڈی!" شہریار نے کسی قدر ضبط سے کہا۔

"تم بہت برے ہو، تمہاری وجہ سے میں ساری رات روتی رہی ہوں۔" ہانیہ نے روتے روتے کہا۔

"ساری رات روئی ہو مگر میں نے کیا کیا ہے؟ اور اب بھی رو رہی ہو؟" شہریار نے الجھے ہوئے انداز میں پوچھا۔

"میں نے امی اور تمہاری باتیں سنی تھیں کہ تم کسی کو پسند کرتے ہو۔"

"اچھا!" وہ تھوڑا ریلکس ہوا۔

"تو تم اس وجہ سے رو رہی تھی؟"

"ہاں!" ہانیہ نے ناک پونچھتے ہوئے کہا۔

"مطلب تمہیں اس رشتے سے انکار نہیں ہے؟"

"میں نے ایسا نہیں کہا۔" ہانیہ نے روٹھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مگر مجھے تو یہی سنا۔" شہریار کا لہجہ شرارتی تھا۔

"تمہارے کان خراب ہیں اور دماغ بھی۔"

ہانیہ کی بات پر شہریار ہنستا چلا گیا۔

Posted on Kitab Nagri

"جی تو مس عروہ! سوری مسز عروہ! اب آپ مجھے ہانیہ کی پریشانی بتائیں گی؟" ہادی نے کہا۔ وہ دونوں اس وقت ایک کافی شاپ میں بیٹھے تھے۔

"ہادی! ہانیہ شروع سے ایسی نہیں تھی، وہ بہت ہنس مکھ لڑکی تھی، اور شہریار میں تو اس کی جان بستی تھی۔"

"شہریار، ہانیہ کا وہی کزن نہ جو ان کے ساتھ ہی رہتا تھا۔" ہادی نے کہا۔

"وہ ہانیہ کا کزن نہیں ہے انکل حسن کے دوست کا بیٹا ہے۔ شہریار کے والدین کو ایک کار ایکسیڈینٹ میں قتل کر دیا گیا تھا، خوش قسمتی سے شہریار محفوظ رہا تھا اس ایکسیڈینٹ میں۔ یہ ایکسیڈینٹ شہریار کے سوتیلے دادا نے کروایا تھا۔"

"مگر انہوں نے ایسا کیوں کیا؟" ہادی نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"وہی پرانے مسائل جائیداد والے۔ انکل حسن نے شہریار کو مردہ ظاہر کیا اور اسے اپنے پاس رکھ لیا۔ ہانیہ اور وہ دونوں بچپن سے دوست تھے، شہریار کے لیے ہانیہ اس کی کینڈی اور وہ ہانیہ کا شہری۔ دونوں کی درمیان صرف دوستی نہیں تھی، ایک محبت کا رشتہ تھا جس سے ہانیہ تو انجان تھی مگر شہریار بخوبی واقف تھا۔ پھر میرے مجبور کرنے اس نے گھربات کی تو وہاں کس کو اعتراض تھا۔ دونوں کی شادی ہو گئی۔"

"کیا؟ ہانیہ شادی شدہ ہے؟"

"ہاں! شادی کے بعد وہ شہریار کے ساتھ دو سال کے لیے لندن چلی گئی۔ شہریار کو اسپیشلائزنگ کے جانا تھا تو وہ اسے ساتھ لے گیا۔ دو سال بعد جب وہ واپس آیا تو ان دونوں کی زندگی اچانک سے بدل گئی۔"

Posted on Kitab Nagri

"کیا مطلب؟"

"انکل آنٹی، ہانیہ اور شہریار سب مری گئی تھے گھومنے مگر واپسی پر شہریار کی کار کا ایکسیڈنٹ ہوا اور کار کھائی میں جا گری۔ کار میں انکل آنٹی تھے، شہریار اور ہانیہ دوسری کار میں تھے۔ انکل آنٹی کی موت بہت بڑا صدمہ تھا دونوں کے لیے، ہانیہ تو دو دن تک ہاسپٹل میں رہی، پھر شہریار کے دادا ہانیہ سے ملنے آئے، وہ اسے تسلی دیتے شہریار کا پوچھ رہے تھے، اسنے انہیں شہریار کا بتایا، وہ چلے گئے، اور شہریار جو دو لینا گیا تھا، پھر واپس ہی نہ آیا۔"

"ہادی سن بیٹھا تھا، اسے ہانیہ کی کہانی جان کر بہت دکھ ہوا۔"

"وہ لوگوں سے نہیں ملتی، بھروسہ نہیں کرتی، کیونکہ اپنی غلطی نہیں بھلا پا رہی، وہ آج بھی شہریار کے اس سے دور ہونے کا سبب خود کو مانتی ہے۔ وہ کسی کو بھی اپنی وجہ سے مرتا نہیں دیکھ سکتی، شہریار کے تایا کے لوگ ابھی بھی گھر کے باہر موجود ہوتے ہیں اس پر نظر رکھتے ہیں۔"

"شہریار کی کوئی خبر نہیں ملی کبھی؟"

"ملی تھی۔ اس کی موت کی خبر ملی تھی۔ شہریار بچپن سے سب جانتا تھا، اپنے ماں باپ کے قاتل کو بھی۔ وہ اپنے دادا سے ملنے گیا تھا، انہیں کہنے کہ وہ یہ خون خرابہ بند کر دیں، اسے جائیداد سے کوئی دلچسپی نہیں ہے، مگر اس کے دادا نے اسے وہیں قید کر لیا۔ ہانیہ اسے دھونڈنے حویلی گئی تو اسے کہا گیا شہریار وہاں آیا ہی نہیں۔ پھر خبر ملی شہریار نہیں رہا اس کی کار بہت بڑی حالت میں تھی، پوری جل کر خاک ہو چکی تھی۔ ہانیہ جانتی ہے اس

Posted on Kitab Nagri

کے ماں باپ کو مارنے والا، شہریار کو اس سے دور کرنے والا کون ہے، وہ نہیں چاہتی اب کوئی بھی اس کی وجہ تکلیف برداشت کرے۔"

"مس عروہ شہریار کہاں ہے؟ کیونکہ جیسا آپ نے کہا اس کی موت کی خبر ملی تھی مگر ہانیہ جس قبرستان جاتی ہے وہاں صرف اس کے ماں، پاپا کی قبر ہے۔"

ہادی کی بات سن کر عروہ حیران ہوئی۔ وہ جو جانے لگی تھی اس کی بات سن کر واپس بیٹھ گئی۔

ہانیہ کی ہاں کے بعد گھر میں دونوں کی شادی کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔ سندس بیگم بہت خوش تھیں اور بہت دل سے شاپنگ کر رہی تھی۔ شہریار نے منگنی جیسی رسومات سے انکار کر دیا، اور سادگی سے نکاح کا کہا تھا۔ اس کی ہاؤس جاب مکمل ہو چکی تھی، تو کوئی ایشو نہیں تھا۔ شادی کی ڈیٹ اگلے ماہ رکھی گئی تھی۔ شہریار اسے لے کر آئس کریم پارلر آیا تھا۔

"شہری! ہانیہ نے شہری کو بلایا جو آئس کریم سے انصاف کر رہا تھا مگر دیکھ اسے ہی رہا تھا۔

"تمہاری ہاؤس جاب تو مکمل ہو چکی ہے اب آگے کیا کرو گے؟"

"تمہیں پتہ تو ہے، اسپیشلائزن کے لئے لندن جانا ہے۔"

"تم چلے جاؤ گے تو میں کیسے رہوں گے تمہارے بغیر؟" ہانیہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

"تو اس لئے تو شادی کا شوشہ چھوڑا تھا میں نے۔"

"مطلب؟" ہانیہ نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

"مطلب یہ میری کینڈی! آپ میرے ساتھ جائیں گی۔" شہریار نے اس کی آنکس کریم سے بائٹ لیتے کہا۔

"پھر ہم وہیں رہیں گے؟"۔۔۔۔۔ مجھے ہمیشہ وہاں نہیں رہنا۔" ہانیہ نے کہا۔

"آئی نو! بس دو سال، اس کے بعد واپس یہاں آنا ہے۔ مجھے میرے ملک سے کوئی دور نہیں کر سکتا۔" شہریار نے دوبارہ اس کی آنکس کریم سے بائٹ لی۔

"شہری!"

"تمہیں کوئی کام ہے مجھ سے جو اتنے پیار سے بلایا جا رہا ہے؟ خیال رکھنا تمہارا اکلوتا شوہر ہوں، ہونے والا۔۔۔"

۔۔۔۔۔ اچھا اچھا! گھورنا بند کرو، بولو کیا کہہ رہی تھی؟"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"وہ مجھے تھرڈ فلور چاہیے۔"

"اس آنکس کریم پارلر میں تھرڈ فلور نہیں ہے۔"

"میں گھر کی بات کر رہی ہوں۔ تم تھرڈ فلور بناؤ نہ ہم وہاں رہیں گے۔۔۔۔۔ پتہ تھرڈ فلور ایسا ہو کہ بھوت گھر لگے۔"

"ہاں پھر سب تمہیں تیسری منزل کی چڑیل کہیں ہے نہ؟"

Posted on Kitab Nagri

"کبھی میری بات سیریس نہ لینا۔ خفیہ کمرہ بھی ہو اور ایمیلیہ بھی۔"

"اب یہ ایمیلیہ کون ہے؟"

"شہری! وہ ایک کیٹ ہے، بہت ہی کیوٹ ہے، وہ چاہیے مجھے۔"

"اچھا ٹھیک ہے میری کینڈی! جیسا تم چاہو گی گھر ویسا ہی ہو گا مگر پاپا کے گھر نہیں وہ گھر جو تمہارا ہو گا۔"

"میرا گھر مطلب؟"

"مطلب زمین ڈیڈ نے میرے نام پر خریدی ہوئی تھی، بس اس جگہ ہمارا گھر بنوانا ہے۔ بالکل ویسا جیسا تم چاہو گی۔"

"انکل زکریا نے؟"

"ہاں!"

"پھر جیسا میں کہوں گی ویسا سب کچھ ہونا چاہیے، سفید کلر ہونا چاہیے اور"-----

ادھر ہانیہ کی فرمائشیں جاری تھیں اور شہریار حیران نظروں سے اپنے سامنے بیٹھی اس پاگل لڑکی کو دیکھ رہا تھا، جو اس کا عشق تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"السلام علیکم بابا! کیسے ہیں آپ؟" معید نے جنید شاہ سے پوچھا۔ جنید شاہ پچھلے دو ہفتے سے بستر پر تھے۔ ان کو ہارٹ اٹیک آیا تھا۔ کبھی کبھار ان کا پوتا، معید ان سے ملنے آ جاتا تھا۔ دو ہفتے پہلے ابدال شاہ کی موت نے انہیں توڑ دیا تھا۔ وہ ہر وقت سوچوں میں گم رہتے تھے۔ کبھی کبھی چلانے لگ جاتے تھے۔ ایسے میں معید انہیں سنبھالتا تھا یا افضال۔ وہ زیادہ گاؤں میں رک بھی نہیں سکتا اسے واپس جانا تھا شہر جہاں وہ اپنی بیوی کے ساتھ رہتا تھا۔

"معید! اسے لے آؤ۔۔۔ مجھے اس سے ملنا ہے۔" جنید شاہ کو پھر سے دورہ پڑا تھا۔ وہ اب ایسے ہی رہتے تھے۔ اس سے ملنا ہے، معافی دے دو، ابدال کو لے آؤ۔ بس یہی جملے ان کی زبان تک محدود ہو گئے تھے۔

"بابا! آپ دوا کھالیں۔ میں لے آؤں گا اسے۔" معید نے انہیں تسلی دی۔ اس دوا کھلائی اور جب وہ سو گئے تو کمرے سے نکل آیا۔ اس کا رخ افضال کے کوارٹر کی جانب تھا۔ وہ جنید شاہ کا پرانا ملازم تھا۔

"افضال بابا! آج مجھے آپ سے بابا کے آدھے ادھورے جملوں کا مطلب چاہیئے، ورنہ بھول جائے گا آپ کا میرا کوئی رشتہ بھی ہے۔"

"کیسی باتیں کر رہے ہو بیٹا! آپ جانتے تو ہو، پھر ڈاکٹر نے بھی کہا تھا ان کو صدمہ ہوا ہے۔"

"صدمہ یا پچھتاوا؟" معید کے سوال نے انہیں خاموش کر وادیا۔

"بیٹا! وہ۔۔۔۔"

"بابا! مجھے صرف سچ سننا ہے۔ میں انہیں اس حالت میں نہیں دیکھ سکتا۔" معید نے اس کی بات کاٹی۔

"ٹھیک ہے بیٹا!"

Posted on Kitab Nagri

"بیٹا! تمہارے بابا، جہانگیر شاہ، جلال شاہ کی پہلی اولاد تھے انہوں نے اپنی پسند سے ایک لڑکی سے نکاح کیا اور جب دل بھر گیا تو چھوڑ دیا مگر جنید شاہ کو اپنے پاس ہی رکھ لیا۔ یہاں انہوں نے اپنی منگ سے شادی کی۔ وہ بہت اچھی خاتون تھیں۔ انہوں نے تمہارے بابا کو اپنے بچے کی طرح کی پالا، پھر دانیال اس دنیا میں آگیا۔ سلطانہ بیگم (دادی) دانیال پر زیادہ توجہ دیتی تھی۔ جنید شاہ کے دل میں بچپن سے ہی دانیال کے لئے نفرت بھر گئی جو بڑے ہونے کے ساتھ ساتھ بڑھتی ہی چلی گئی۔ اس نفرت کو بی بی صاحبہ کی محبت بھی کم نہ کر سکی۔ دانیال بیٹا ملک سے باہر گیا پڑھنے تو شادی کر کر وہیں سیٹل ہو گیا۔ ادھر جنید شاہ نے شاہ صاحب خوب دانیال کے خلاف کر دیا۔ انہوں نے دانیال سے قطع تعلق کر لیا۔ زکریا پیدا ہوا اسکے دو سال بعد دوسرے بچے کی پیدائش پر دانیال کی بیوی چل بسی۔ بچی بھی ایک دن سے زیادہ زندہ نہ رہ پائی۔ دانیال نے اکیلے زکریا کی پرورش کی۔ بیس سال تک سب ان سے قطع تعلق رہے۔ مگر دانیال کی اچانک موت نے زکریا کو دادا کے قریب کر دیا۔ وہ اسے حویلی لے آئے مگر زکریا کو واپس جانا تھا اس کی پڑھائی کا مسئلہ تھا۔ زکریا کی شادی انہوں نے اپنی پسند سے کی مگر پوتے کا منہ دیکھنے سے پہلے ہی وہ بھی دنیا سے رخصت ہو لئے۔ جنید شاہ نے زکریا کے سامنے اپنا اچھا تاثر چھوڑا تھا۔ مگر جب وہ ایک دن اپنی بیوی اور بچے کے ساتھ یہاں آئے تو انہوں نے جنید شاہ اور ابدال کی ساری باتیں سن لیں۔ وہ زکریا کو مارنا چاہتے تھے، وہ یہاں سے واپس چلے گئے، تمہارے بابا کو معلوم ہو گیا اور انہوں نے اس کی کار کا ایکسیڈینٹ کروا دیا۔ اس ایکسیڈینٹ صرف شہر یار بچا، زکریا اور اس کی بیوی چل بسے۔ زکریا کے دوست حسن نے شہر یار کو اپنے پاس رکھ لیا، اور تمہارے بابا کے سامنے اسے مردہ ظاہر کر دیا۔ مگر ایک سال پہلے انہوں نے شہر یار کو حسن کے ساتھ دیکھا، وہ بالکل زکریا جیسا تھا۔ انہیں چند منٹ لگے بات سمجھنے میں اور انہوں نے ساری معلومات نکلوائی، اپنا خدشہ سچ ثابت ہونے پر اگلا مرحلہ ترتیب دینا شروع کر دیا۔ انہوں نے شہر یار

Posted on Kitab Nagri

پر حملہ کروایا جس میں حسن صاحب اور ان کی بیوی وفات پا گئے۔ بیٹا! وہ لڑکا تمہارے بابا کے بارے میں سب جانتا تھا یہ بھی کہ وہ اس کے ماں باپ کے قاتل ہیں مگر پھر بھی وہ یہاں ان سے ملنے آیا، اور کہا کہ اسے جائیداد سے کوئی سروکار نہیں ہے مگر تمہارے دادا نے اسے مارنے کا حکم دے دیا۔ اس پر بہت تشدد کیا، تمہارے والد نے اسے یہاں سے نکالا اور کسی ہسپتال میں داخل کروایا۔ مگر وہ کوما میں چلا گیا۔ تمہارے بابا کو یہی پتہ ہے کہ وہ مر چکا ہے۔ بیٹا! اس کی بیوی یہاں آئی تھی اس کا معلوم کرنے اور کچھ کاغذات دینے۔ وہ کہہ رہی تھی شہریار بھی یہاں یہی بات کہنے آنے والا تھا۔ وہ جائیداد سے دستبرداری کے کاغذات تھے۔ وہ تمہارے دادا کو معاف کر کر ساری جائیداد سے دستبردار ہو گیا تھا۔ اس دن سے تمہارے دادا دل میں پیشمانی لیے پھر رہے تھے مگر تمہارے والد کی موت نے انہیں بالکل ہی توڑ دیا۔ وہ شہریار کو پکارتے رہتے ہیں کبھی زکریا کہ وہ اسے معاف کر دیں۔"

افضال نے اپنے آنسو پونچتے ہوئے کہا۔

"آپ تو بابا کے ساتھ بچپن سے ہیں نہ آپ نے نہیں روکا انہیں یہ سب کرنے سے۔" معید نڈھال سا کر سی پر ڈھے گیا۔

"بیٹا! ہر ممکن کوشش کی ان کو روکنے کی مگر نفرت شاید محبت سے زیادہ حاوی تھی ان پر

انہوں نے کسی کی بھی نہیں سنی اور اپنی ہی کرتے چلے گئے۔"

"افضال بابا! آپ نے کہا تھا شہریار زندہ تھا تو کہاں ہے وہ؟"

Posted on Kitab Nagri

"بیٹا! تمہارے والد نے اسے کسی ہسپتال میں داخل کروایا تھا، مجھے بس اتنا پتہ ہے، کہاں داخل کروایا تھا یہ نہیں معلوم۔"

"شہریار کی بیوی کہاں رہتی ہے؟" معید نے پوچھا۔

"ہانیہ بی بی! لاہور میں رہتی ہیں، مگر"۔۔۔۔

"مگر کیا بابا؟" معید ان کی آدھی ادھوری بات سن کر بولا۔

"بیٹا! وہ بہت خوفزدہ ہے، کسی سے نہیں ملتی۔ میں گیا تھا اس کے پاس مگر وہ یہاں آنا نہیں چاہتی۔"

"آپ کیوں گئے تھے؟ اور یہاں کیوں لانا چاہتے تھے انہیں؟"

"مجھے لگا شاید اس دیکھ کر ہی تمہارے بابا ٹھیک ہو جائیں۔ اگر وہ ایک بار آکر کہہ دے کہ اس نے انہیں معاف کر دیا تو شاید انہیں سکون آجائے۔"

"بابا! غلطیوں کی معافی مل جاتی ہے، گناہوں کی نہیں۔ پھر بابا نے تو 4 جانیں لی ہیں۔"

معید نے کہا اور کمرے سے نکل گیا۔

معید آج واپس لاہور آیا تھا اور سب سے پہلے ہانیہ سے ملنے آیا مگر یہاں آکر اسے ہانیہ کے بارے میں جو معلوم ہوا اس نے اسے اچنبے میں ڈال دیا اور پھر ہانیہ نے بھی اس سے ملنے سے انکار کر دیا۔ مگر وہ بھی ٹھان کر آیا تھا

Posted on Kitab Nagri

ہانیہ سے ضرور ملے گا۔ اس لئے وہ فوراً اوپر اس کے کمرے تک آیا۔ جب کہ نیچے بیٹھے سبھی لوگ حیران تھے کہ یہ شخص کون تھا جو اتنے دھڑلے سے اوپر گیا تھا۔

"ہانیہ بھابھی! مجھے آپ سے بات کرنی ہے، پلیز ایک بار میری بات سن لیں۔"

وہ بند دروازے کے پار کھڑا اسے پکار رہا تھا مگر مقابل پر کوئی اثر نہ ہو رہا تھا۔

"بھابھی! ایک بار میری بات تو سن لیں، شہریار زندہ ہے۔"

معید کی بات سن کر ہانیہ کے چہرے کا رنگ بدلا اس نے فوراً آگے بڑھ کر دروازہ کھولا۔

کیا ہم بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں پلیز! "معید نے کہا تو اس نے اسے باہر رکھے صوفے کی جانب اشارہ کیا۔

"میں نہیں جانتا تھا بابا اس حد تک سفاک ہو سکتے ہیں کہ اپنے بھائی کو ہی مروادیں مگر اب وہ اپنے کئے پر شرمندہ

ہیں وہ معافی مانگنا چاہتے ہیں آپ سے اور۔۔۔۔"

"آپ نے شہریار کے بارے میں کیا کہا۔" ہانیہ نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

www.kitabnagri.com

"وہ افضال بابا نے بتایا کہ شہریار زندہ تھا۔ میرے والد نے اسے کسی ہاسپٹل میں ایڈمٹ

کروایا تھا۔ اس سے زیادہ تو میں کچھ نہیں جانتا مگر میں اسے ڈھونڈ لوں گا۔"

"کیوں؟؟ تاکہ اسے پھر سے مار سکیں؟" ہانیہ کا لہجہ کڑواہٹ سے بھر تھا۔ معید شرمندہ ہو گیا۔

Posted on Kitab Nagri

"نہیں بھا بھی! میں جانتا ہوں جو ہوا اسے بدلا نہیں جاسکتا مگر میں پوری کوشش کروں گا کہ اب ہمارے خاندان کی طرف سے آپکو کوئی پریشانی نہ ہو اور شہریار کو بھی ڈھونڈ لاؤں گا، شاید اس طرح میرے بابا جانی کو سکون مل جائے۔"

"میری پوری زندگی برباد کر دی تمہارے بابا نے ابھی بھی انہیں سکون نہیں آیا، اور کتنی جانیں لینی ہیں انہوں نے؟"

"پلیز بھا بھی! ایسا نہ کہیں۔ وہ پیر الائییز ہو چکے ہیں، ان کی دماغی حالت بھی ٹھیک نہیں، ہر وقت بس یہی کہتے رہتے ہیں اسے لے آؤ، اسے کہو مجھے معاف کر دے۔"

"آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟" اب کی بار اس کا لہجہ نرم تھا۔

"میں بس یہ چاہتا ہوں آپ میرے بابا کو معاف کر دیں۔ بے شک دوبارہ حویلی مت آئے گا لیکن ایک بار بار بابا کے سامنے آجائیں۔"

Kitab Nagri

"کیا ایسا کرنے سے میرا نقصان پورا ہو جائے گا؟ پچھلے ایک سال میں میں نے سب رشتے کھو دیئے۔ شہریار کا ایک سوتیلارشتہ میرے سارے سگے رشتے کھا گیا۔ میں اس گھر سے نہیں نکلتی، دوست نہیں بناتی۔ میں لوگوں سے دور رہتی ہوں کہیں انہیں بھی کوئی نقصان نہ پہنچ جائے۔ کیا آپ میرا یہ ڈر ختم کر سکتے ہیں؟ کیا اپنے دادا کے چھوڑے ہوئے پہرے دار میرے گھر کے باہر سے ہٹا سکتے ہیں؟ اگر ہاں تو چلیے پھر میں چلتی ہوں آپ کے ساتھ۔"

Posted on Kitab Nagri

ہانیہ نے اپنی بات مکمل کی تو معید شرمندہ سا اٹھ کھڑا ہوا، اس کے بابا نے یہ کیا کر دیا تھا۔ اس کا رخ باہر کی جانب تھا جب وہ اچانک پلٹا۔

"میں کسی چیز کی گارنٹی نہیں دے سکتا سوائے اس کے کہ میں شہریار کو ڈھونڈ کر لاؤں گا۔ اور ان گارڈز کو میں ہٹوا دوں گا ابھی اسی وقت۔"

اپنی بات مکمل کر وہ آگے بڑھ گیا۔

معید کے جانے کے بعد ہانیہ کھڑکی کے پاس کھڑی باہر دیکھ رہی تھی جب اس کے موبائل پر بیپ ہوئی۔ وہ جانتی تھی کہ ہو گا۔ اس نے میسج کھولا اس کا اندازہ صحیح تھا۔

میسج پڑھ کر اس کے چہرے پر ایک زخمی مسکراہٹ رینگ گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میں آس امید کو چنتی ہوں

ہم میں سے تم کو چنتی ہوں

تم سے دوری برداشت نہیں

پر دور تمہیں میں رکھتی ہوں

یہ دنیا بہت ہی ظالم ہے

Posted on Kitab Nagri

چھین یہ سب کچھ لیتی ہے
وقت تو مرہم بن جانتا ہے
مگر دنیا زخمی کر دیتی ہے
تم کو کھونے سے ڈرتی ہوں
اس لئے تم کو دور رکھتی ہوں
(از خود)

اس نے نظم لکھ کر سینڈ کر دی جو اس کے دل کے حالات کی ترجمانی کر رہی تھی۔ ہانی نے اپنی آنکھ میں آیا آنسو
بے دردی سے صاف کیا۔

"نہیں! میں کمزور نہیں پڑھ سکتی، مجھ میں اسے کھونے کا حوصلہ نہیں ہے۔"
ہانی نے خود سے کہا اور کھڑکی سے ہٹ گئی۔
www.kitabnagri.com

"کبھی نہیں سوچا تھا میری زندگی ایسی ہوگی۔ کہاں اتنی خوشیاں، امی،، پاپا کا پیار، پھر جس سے محبت کی اس سے
شادی۔ ہر طرف خوشیاں خوشیاں ہی تھیں مگر میری خوشیوں کو کسی کی نظر لگ گئی۔"

"بھابھی! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے میری بات مان لی۔" معید نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

وہ دونوں اس وقت گاؤں جا رہے تھے۔ معید کی بات مان کر اب ہانیہ اس کے ساتھ حویلی جا رہی تھی، اس حویلی جس کا مالک اس کی زندگی خراب کرنے کا ذمہ دار تھا۔

"آپ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ آج کے بعد میرا اس حویلی سے کوئی تعلق نہیں ہو گا اور نہ ہی کوئی میرے پیچھے آئے گا۔ اپنے وعدے پر قائم رہیے گا۔"

"جی بھائی! اب سے ہماری طرف سے آپ کو کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ آپ کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے۔" معید نے اسے یقین دلایا۔

ہانیہ کے لبوں پر اداس سی مسکان آئی۔ اس نے سیٹ سے ٹیک لگا کر اپنی آنکھیں موند لیں۔ اسے شدت سے شہر یاد آرہا تھا۔ باہر گزرنے والا راستہ اسے اس دن کی یاد دلارہا تھا۔ جب شہر یاد اس سے جدا ہوا تھا۔ شہر یار کے غائب ہونے کے دو دن کے بعد وہ حویلی آئی تھی، یہاں پر بھی اسے شہر یار کا کوئی سراغ نہ ملا۔ وہ ابدال شاہ کے کہنے پر رات اسی حویلی میں رک گئی۔ مگر رات کو ہی اس پر حقیقت آشکار ہوئی کہ جس شخص کو وہ اتنا اچھا سمجھتی آئی تھی وہ تو اصل میں انسان کہلانے بھی لائق نہیں ہے۔ وہ شہر یار کے بنوائے ہوئے کاغذات جنید شاہ کے کمرے میں دینے آئی تو ان کی باتیں سنی جو ابدال شاہ کو دھمکا رہے تھے۔

"اگر تو نے اپنے باپ کی نافرمانی کی اور اس لڑکی کو شہر یار کے بارے میں کچھ بھی بتایا تو مجھ سے برا کوئی نہ ہو گا۔"

Posted on Kitab Nagri

"پر بابا سائیں! وہ بچی بہت دکھی ہے آپ پہلے ہی اس سے اس کے ماں باپ کو چھین چکے ہیں اور اب شہریار بھی"۔۔۔۔۔

"بس بہت بول لیا تو نے، اگر تو چاہتا ہے یہ لڑکی یہاں سے زندہ جائے تو دفع ہو جا میری نظروں کے سامنے سے۔" جنید شاہ نے غصے سے کہا، جبکہ اپنے ماں باپ کے قاتل کو دیکھ کر ہانیہ سن ہو گئی۔ تبھی ابدال شاہ باہر آئے اور انہوں نے ہانیہ کو باہر کھڑے دیکھا، جس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔ اس سے پہلے وہ کچھ بولتی، وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کے روم میں لے آئے۔ کمرے میں آتے ہی ہانیہ نے روتے ہوئے شہریار کی زندگی کی التجا کی۔

"انکل! پلیز مجھے بتادیں شہری کہاں ہے؟ ہم یہاں سے بہت دور چلے جائیں گے، کبھی واپس نہیں آئیں گے۔ ہمیں یہ دولت بھی نہیں چاہیے، دیکھیں یہ کاغذات شہری نے بنوائے تھے۔ وہ ساری جائیداد سے دستبردار ہو رہا تھا۔ پلیز انکل! مجھے میرا شہری لوٹا دیں۔"

"بس کرو بیٹا!" ابدال شاہ نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"تم فکر نہ کرو، کل شہریار تمہارے ساتھ واپس جائے گا مگر اس کے لئے تمہیں میری بات ماننی پڑی گی۔"

"میں آپ کی ہر بات مانوں گی بس شہری کو چھوڑ دیں۔" ہانیہ روتے ہوئے بولی۔

"ٹھیک ہے میری بات غور سے سنو۔" ہانیہ نے ان کی بات سن کر ہاں میں سر ہلایا۔

اگلی صبح ہانیہ نے وہ کاغذات جنید شاہ کے حوالے کیے اور وہاں سے واپسی کے لئے نکل پڑی۔ راستے میں ہی ابدال شاہ نے شہری کو اس کے حوالے کیا جو تشدد کی وجہ سے بے ہوش تھا۔ ہانیہ اسے لے کر ہاسپٹل آئی، جہاں حسان

Posted on Kitab Nagri

پہلے سے ہی موجود تھا۔ شہریار کی حالت نازک تھی اس پر بہت تشدد کیا گیا تھا۔ پورے ایک ماہ کو ما میں رہنے کے بعد اسے ہوش آیا تھا۔ اس نے سب سے پہلے ہانیہ کا پوچھا مگر وہ اس سے نہ ملی۔

"حسان یار! بتا بھی دے ہانیہ کہاں ہے اور مجھ سے ملنے کیوں نہیں آرہی؟"

"شہریار! دراصل تمہارے گھر کے باہر ابھی بھی تمہارے دادا کے لوگ موجود ہیں، ہانیہ بس اسی لئے یہاں نہیں آرہی۔"

"مجھے ڈسچارج کب ملے گا؟" شہریار نے پوچھا۔

"پرسوں مگر!"

"مگر کیا؟"

"وہ دراصل --- ہانیہ چاہتی ہے کہ تم یہاں سے سیدھا لندن فلائی کر جاؤ۔ اس نے کسی ہاسپٹل میں تمہارے لئے اپلائی کیا تھا جہاں سے ہاں جواب آیا ہے۔" حسان نے اسے بتایا۔

www.kitabnagri.com

"وہ ایسا کیسے کر سکتی ہے؟ میں کہیں نہیں جاؤں گا، اسے بولو یہاں آئے مجھے اس سے ملنا ہے ورنہ میں خود چلا جاؤں گا۔"

"یہ ہانیہ نے تمہارے لئے دیا ہے۔" حسان نے ایک لیٹر اس کی جانب بڑھایا۔ شہریار نے وہ لیٹر پڑھنا شروع کیا۔

-

Posted on Kitab Nagri

"میں جانتی ہوں جب تمہیں ہوش آئے گا تو سب سے پہلے تم اپنی کینڈی کا پوچھو گے لیکن میں اب تم سے نہیں ملو گی۔ جانتے ہو تم دو دن کے لئے غائب ہوئے تو میری زندگی سے جیسے سب کچھ ہی ختم ہو گیا۔ پھر جب تم ملے تو میں بیان نہیں کر سکتی اپنی حالت کو اگر جان نکلتا اسے کہتے ہیں ہاں میں مر رہی تھی تمہارے ساتھ مر رہی تھی۔ امی ابو چلے گئے، مجھ میں تمہیں کھونے کا حوصلہ نہیں ہے۔ میں نے آج تک تمہاری ہر بات مانی ہے اب تمہیں میری بات مانی ہے۔ آج میں پورے حق کے ساتھ تمہیں یہ آرڈر دے رہی ہوں تم یہ ملک چھوڑ دو۔ مجھ سے دور چلے جاؤ۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو میں تمہیں اپنی آنکھوں کے سامنے مرتا تو نہیں دیکھ سکتی مگر اپنے ساتھ کچھ بھی کر سکتی ہوں۔ میں تمہارے بغیر رہ نہیں سکتی اور تمہارے ساتھ یہ دنیا مجھے رہنے نہیں دے گی۔

میں جانتی ہوں بہت مشکل ہے تمہارے لئے یہ کرنا مگر آج تک جہاں اتنا کچھ کیا ہے میرے لئے ایک آخری بار اور سہی۔ میں آخری بار تم سے کچھ مانگ رہی ہوں انکار مت کرو اور چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔۔ خدا تمہارا حافظ و نگہباں !

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تمہاری کینڈی !

"تم مجھ سے ریکوسٹ نہیں کر رہی سزا دے رہی ہو۔"

شہر یار نے لیٹر کو بند کیا اور کسی قیمتی متاع کی طرح اپنے سینے سے لگا لیا، جبکہ روم کے باہر کھڑی ہانیہ بے آواز رو رہی تھی۔ فیصلہ مشکل تھا مگر اسے لینا تھا۔ وہ اس سے نہیں ملی کیوں کہ وہ کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی اور پھر شہر یار چلا گیا۔

Posted on Kitab Nagri

گاڑی ایک جھٹکے سے رکی۔ ہانیہ کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا۔ سامنے وہی حویلی تھی جہاں سے وہ سب کھو کر نکلی تھی اپنی آخری متاع بچانے۔

"آئیے بھابھی!" معید نے فوراً باہر آ کر پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا۔ سبھی ملازم الرٹ تھے۔ وہ معید کے پیچھے چلتی ہوئی حویلی میں داخل ہوئی۔ بیگم ابدال نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ اسے دعائیں دیں۔ وہ اسے اپنے ساتھ کمرے میں لے گئیں۔

"بیٹا! تم کچھ دیر آرام کرو، تھک گئی ہو گی۔ میں تمہارے لئے کھانا لگواتی ہوں۔" وہ کہہ کر باہر جانے لگی تو ہانیہ نے انہیں پکارا۔

"آنٹی! مجھے داداجی مل کر، واپس جانا ہے۔"

"میں جانتی ہوں بیٹا! تمہارے لئے یہاں رکنا مشکل ہے مگر بیٹا کچھ وقت اپنی اس ماں کے ساتھ بھی گزار لو۔" ان کی آنکھوں میں التجا تھی۔

"ٹھیک ہے آنٹی! لیکن صرف آج کا دن۔ اس کے بعد مجھے واپس جانا ہے۔"

"جیسا تم چاہو بیٹا!" وہ کہہ کر باہر چلی گئیں۔

ہادی جب سے عروہ سے مل کر آیا تھا ہانیہ کو لے کر پریشان تھا۔ کبھی اسے لگتا ہانیہ کا شہریار سے دور رہنے کا فیصلہ صحیح تھا تو کبھی غلط۔ اسے اتنا تواضع نہ ہو گیا تھا کہ ہانیہ کی خوشی شہریار کے ساتھ رہنے میں ہی ہے۔ تبھی

Posted on Kitab Nagri

اسے ایک آئیڈیا آیا مگر اس پر عمل کرنے سے پہلے وہ ایک بار ہانیہ سے ملنا چاہتا تھا۔ وہ اوپر گیا تو اس کے کمرہ لاک دیکھ کر اسے مایوسی ہوئی۔ اس نے رد اسے ہانیہ کا پوچھا تو اس نے بتایا وہ صبح ہی کسی کے ساتھ گئی ہے۔ اس نے عروہ کو فون کیا شاید اسے کچھ پتہ ہو مگر وہ بھی کچھ نہیں جانتی تھی۔

"کچھ تو کرنا ہو گا۔ کہاں جاسکتی ہے اور کون تھا وہ آدمی جس کے ساتھ وہ گئی ہے؟ کہیں شہریار کے دادا کا تو اس میں کوئی ہاتھ نہیں ہے؟"

ہادی نے اپنے سر کو دبایا۔

"مجھے حویلی جانا ہو گا۔" حویلی جانے کا ارادہ کرتا وہ عروہ کو فون ملانے لگا تا کہ حویلی کا ڈریس معلوم کر سکے۔ ایڈریس ملتے ہی وہ فوراً جانے کے نکل پڑا مگر جانے سے پہلے اپنے پلان پر عمل کرنا نہ بھولا تھا۔

"بہت ہمت جتا کر وہ آج ایک سال بعد پھر اس شخص کے سامنے آئی تھی جو اس کی ماں باپ کا قاتل تھا۔ مگر وہ انہیں دیکھ کر حیران رہ گئی، یہ تو کوئی اور تھا، لاغر و جود، معافی مانگتا انسان کہیں سے بھی وہ مغرور شخص نہیں لگ رہا تھا جس سے ایک سال پہلے وہ ملی تھی۔

"بابا! دیکھیں آپ سے ملنے کون آیا ہے؟" معید نے جنید شاہ کو کہا۔ انہوں نے معید کی بات سن کر اس کی جانب دیکھا۔ وہ کچھ الجھن میں تھے جیسے ہانیہ کو پہچاننے کی کوشش کر رہے ہوں۔

Posted on Kitab Nagri

"السلام علیکم!" ہانیہ نے سلام کیا۔ جنید شاہ کی آنکھوں میں شناسائی کی رمت جاگی۔ وہ فوراً اس کی جانب لپکے مگر ان کے مفلوج جسم نے ان کا ساتھ نہ دیا۔ وہ رو رہے تھے۔

"مجھے۔۔۔۔۔ معاف۔۔۔۔۔ کر دو بیٹا!۔۔۔۔۔ مجھے معاف۔۔۔۔۔ کر دو۔ میں نے۔۔۔۔۔ بہت گناہ۔ کیئے ہیں۔ میں بہت مشکل میں۔۔۔۔۔ ہوں۔ وہ روز۔ آتے ہیں۔ میرے پاس۔ مگر مجھے۔۔۔۔۔ معاف نہیں کرتے۔ تم کہو نہ انہیں۔۔۔۔۔ مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔۔ وہ بھی نہیں آتا مجھ سے ملنے اسے۔۔۔۔۔ کہو ایک بار۔۔۔۔۔ آجائے۔ وہ تو بہت محبت۔۔۔۔۔ کرتا ہے نہ۔۔۔۔۔ اپنے دادا سے، اسے کہو نہ آجائے۔"

ہکلا کر بولتے وہ دماغی مریض لگ رہے تھے۔ ہانیہ چل کر ان کے پاس آئی۔

"میں نہیں جانتی کہ آپ کو اس سے سکون ملے گا یا نہیں مگر ہاں میں اپنے دل کا بوجھ آج ہلکا کرنا چاہتی ہوں۔ زکریا نکل آپ کو معاف کر چکے تھے اور شہریار بھی۔ آپ نے محض دولت کی خاطر شہریار سے، مجھ سے میرے ماں باپ چھین لیئے مگر آپ کو کیا حاصل ہوا۔ یہ سب کچھ تو یہیں رہ جائے گا مگر وہ ہاتھ جو آپ کے لئے ہمیشہ دعا کے لئے اٹھتے تھے وہ کھودئے آپ نے۔ شاید آپ کے لئے یہی سزا بہت ہے کہ آپ آج اکیلے ہو گئے ہیں۔ آج میں بھی آپ کو معاف کرتی ہوں کیونکہ میں آپ سے اب کوئی تعلق باقی نہیں رہنے دینا چاہتی نفرت کا تعلق بھی نہیں۔ دعا کروں گی آپ کی آزمائش ختم جائے اور آپ کو سکون مل جائے۔"

ہانیہ کہہ کر روم سے باہر آگئی۔ پیچھے پچھتاؤں میں گھرے جنید شاہ کو چھوڑ کر۔ معید نے ایک نظر جنید شاہ کو دیکھا جو سر جھکائے خاموش بیٹھے تھے، اور ہانیہ کے پیچھے باہر آگیا۔

Posted on Kitab Nagri

"مجھے پتہ ہے امی! آج آپ بہت خوش ہوں گی۔ آج آپ کی بیٹی نے دل سے معاف کرنا سیکھ لیا ہے۔" ہانیہ نے اپنے آنسو صاف کیئے۔

"شکریہ بھابی!" اس کے پیچھے آتے معید نے کہا۔

"آپ نے مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ آپ فکر نہ کریں میں شہریار کو ڈھونڈ نکالوں گا۔"

"معید بھائی! شہریار کہاں ہے مجھے سب معلوم ہے۔ آپ بس اتنا کر دیں کہ آج کے بعد سے یہ حویلی اور اس کے لوگ میرے لئے اور شہریار کے لئے انجان ہو جائیں۔ نہ میں دوبارہ یہاں آنا چاہتی ہوں اور نہ ہی کوئی تعلق رکھنا چاہتی ہوں اس حویلی سے۔"

"بھابی! آپ جیسا چاہیں گے ویسا ہو گا مگر آپ شہریار کے بارے میں جانتی تھی تو اب تک اس سے دور کیوں ہیں کہاں ہے وہ؟ اور وہ آپ کے ساتھ کیوں نہیں رہتا؟" معید حیران ہوا۔

"جہاں پر بھی ہو آپ کو اس سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے۔" یہ ہادی کی آواز تھی جو ابھی ابھی وہاں پہنچا تھا۔

"آپ کون؟" معید نے پوچھا۔

"میں دراصل وہ کون ہوں جو اس تکون کی اہم کون ہے۔" وہ ان دونوں کے سامنے آکر کھڑا ہوا اور اشارہ اپنی جانب کیا۔ وہ تینوں ایک تکون کی شپ میں کھڑے تھے۔

"میں سمجھا نہیں آپ کی بات؟" معید نے نا سمجھنے والی انداز میں کہا۔

Posted on Kitab Nagri

"ارے میں نے کونسا مشکل بات کی ہے جو آپ سمجھ نہیں۔" ہادی نے کہا۔

"لیکن !!!"

"ایک منٹ معید بھائی!" ہانیہ نے معید کی کاٹی اور ہادی کی طرف دیکھا۔

"آپ کی یہاں تشریف آوری کا سبب جان سکتی ہوں تکون کی اہم کون صاحب؟" ہانیہ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"جی جی ضرور! مگر فحال میرا موڈ کچھ کھانے کا ہے۔ ہاں اس کے بعد میں ضرور آپ کو اور انہیں (اس نے معید کی جانب اشارہ کیا) جنہوں نے شاید انسان آج پہلی بار دیکھا ہے، سب بتا دوں گا۔"

معید جو عجیب نظروں سے ہادی کو دیکھ رہا تھا گڑبڑا کر سیدھا ہوا۔

"نہیں جو بات ہوگی وہ ابھی ہوگی۔" ہانیہ نے کہا۔

"آپ اتنی ضدی کیوں ہیں؟ ایک تو میں یہاں آپ کی مدد کے لئے آیا ہوں اور آپ ہیں کہ ----"

"کیسی مدد؟" ہانیہ نے اس کی بات کاٹی۔
www.kitabnagri.com

"آپ کی شہر یار سے آخری بار بات کب ہوئی تھی؟" ہادی سنجیدہ ہوا۔

"کیا مطلب ہے آپ کا اس بات سے؟" ہانیہ نے الجھے ہوئے انداز میں پوچھا۔

"دیکھیں ہانیہ! میں آپ کی اور شہر یار کی بیٹی زندگی کے بارے میں سب جانتا ہوں۔ کس نے بتایا، کیسے معلوم ہوا

؟ اس سب سے ذرا آگے آجائیں اور میرے سوال کا جواب دیں شہر یار سے آخری بار بات کب ہوئی تھی؟"

Posted on Kitab Nagri

"دودن پہلے۔" ہانیہ نے دھیمے لہجے میں جواب دیا۔

"کیا مطلب دودن پہلے؟ مطلب دودن سے آپ کا اور شہریار کا رابطہ نہیں ہوا؟"

"ہادی! صاف صاف بتائیں کیا بات ہے؟ آپ کی باتوں سے ڈر لگ رہا ہے مجھے۔" ہانیہ نے کہا۔

"وہ دراصل بات یہ ہے کہ کل جب مجھے آپ کی اسٹوری معلوم ہوئی تو میں نے شہریار کو یہاں بلانے کے فون کیا مگر اس کا فون بند جا رہا تھا۔ پھر میں نے حسان کو فون کیا تو اس نے بتایا کہ شہریار دودن پہلے چھٹی لے کر گھر گیا تھا اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی شاید مگر اس کے بعد سے وہ اسے نہیں ملا۔ وہ اس کے اپارٹمنٹ بھی گیا مگر وہاں بھی کوئی نہ تھا۔ مجھے لگا شاید آپ سے اس کی بات ہوئی ہو اس لئے یہاں آگیا۔ مگر یہاں آکر تو معاملہ مزید الجھ گیا ہے۔"

"کہاں جاسکتا ہے شہریار؟" ہادی نے اپنی ماتھے کی رگ کو مسلا۔

ہانیہ کو تو گویا سانپ سونگھ گیا تھا۔ وہ بالکل سب کھڑی تھی۔

"بھابھی! آپ فکر نہ کریں میں پتہ کرواتا ہوں شہریار کا۔ ہادی صاحب کیا آپ مجھے ان کا نمبر دے سکتے ہیں میں ٹریس کرواتا ہوں۔" معید نے کہا۔

"وہ لندن میں غائب ہوا ہے اور جہاں تک مجھے لگتا ہے وہ خود جان بوجھ کر غائب ہوا ہے۔" ہادی نے معید کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

ہانیہ نے ہادی کی بات کاٹتے ہوئے غصے سے کہا۔

"تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ صرف تمہارے ساتھ ہی برا ہوا ہے۔ ابھی بھی تمہیں بس اپنا دکھ ہی نظر آرہا ہے، شہریار کا کیا؟" ہادی کی بات پر ہانیہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"ماں باپ کو صرف تم نے ہی نہیں کھویا تھا بلکہ اس نے بھی کھویا تھا اس نے تو اپنی آنکھوں کے سامنے انہیں مرتاد دیکھا تھا اس وقت تو وہ بچہ تھا۔ ماں باپ کو کھونے کا غم تو تم دونوں کا برابر تھا نہ پھر کیوں اسے اکیلا چھوڑ دیا۔ تم نے یہ بھی نہ سوچا جس شخص نے تمہیں زندگی مانا تھا تم اس سے اس کی زندگی چھین رہی ہو۔"

"میں صرف اسے بچانا چاہتی تھی۔" ہادی کی بات پر شر مندہ ہوتی ہانیہ بس اتنا ہی بول سکی۔

"واہ ہانیہ! کتنی آسانی سے تم نے کہہ دیا کہ تم اسے بچانا چاہتی تھی اسے خود سے دور بھیج کر۔ تمہیں بچانے کے لئے تو وہ اپنی ساری جائیداد سے دستبرار ہوا تھا تا کہ تمہارے ساتھ خوشی سے رہ سکے مگر تم نے کیا کیا۔" ہادی کی بات پر وہ نیچے بیٹھتی چلی گئی۔

Kitab Nagri

"میں بہت بری ہوں، میں نے اسے اکیلا چھوڑ دیا۔ میری ہر ضرورت میں وہ میرے ساتھ تھا اور جب اسے میری زیادہ ضرورت تھی میں نے اسے اکیلا کر دیا۔ میں نے ایک بار اپنے ماں باپ کو کھویا تھا اسے تو یہ دکھ دو بار سہا۔ میں نے کیوں اس کا دکھ نہ سمجھا؟" ہانیہ روتے ہوئے خود سے سوال کر رہی تھی۔

"ابھی بھی دیر نہیں ہوئی ہے ہانیہ!" ہادی کی بات پر اس نے چہرہ اوپر کیا۔

Posted on Kitab Nagri

"اسے بلا لو! پاگل ہے وہ صرف تمہارے لئے۔ تم ایک بار اسے بلاؤ گی تو وہ آجائے گا۔" ہادی نے کہا تو ہانیہ کھڑی ہوئی۔

"تم نے تو کہا تھا وہ کہیں چلا گیا ہے اور پھر وہ ناراض بھی ہو گیا تھا مجھ سے۔" ہانیہ نے اپنے آنسو صاف کئے۔
"وہ تم سے کبھی ناراض نہیں ہو سکتا، تم تو اس کی کینڈی ہونہ۔"

"تم نے بات کی ہے اس سے؟" ہانیہ نے پوچھا۔

"ایکچو ملی! وہ۔۔۔۔۔ (ہادی نے کان کجھایا) دراصل کل اس کو فون کیا تھا میں نے، یہاں بلانے کے لئے مگر وہ کہنے لگا اس کی کینڈی نے اس سے وعدہ لیا ہے جو وہ کبھی نہیں توڑے گا۔ تو پھر میں نے پلان چینیج کر دیا۔ میں نے یہ سب اس لئے کیا تاکہ تم ریلا نر کر سکو کہ تم دونوں ایک ساتھ ہی خوش رہ سکتے ہو اس کے بنا تو تم چڑیل ہی بن سکتی ہو تیسری منزل کی۔"

آخری بات ہادی نے منہ منہ کہی جس کو ہانیہ نے بخوبی سن لیا تھا۔

"تھینک یو ہادی! تمہاری وجہ سے ہی مجھے آج اپنی غلطی کا اندازہ ہوا۔"

"تھینک یو تو کہنا چاہئے آخر کو اتنے جو کھم اٹھا کر میں یہاں پہنچا ہوں۔" ہادی نے فرضی کالر اکڑائے۔

"کیا مطلب؟" ہانیہ نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

Posted on Kitab Nagri

"آپ کی دوست عروہ نے ایڈریس اتنا گول مول بتایا کہ آدھے راستے میں ہی میری کار کی بس ہو گئی۔ کل کا گھر سے نکلا ہوا ہوں میں اور آج پہنچا ہوں یہاں۔" ہادی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ ہانیہ مسکرائے بنانہ رہ سکی۔

"گھر چلیں!" ہادی نے پوچھا۔

"ہاں! مجھے گھر کو ڈیکوریٹ بھی کرنا ہے۔" ہانیہ نے کہا۔

"ڈیکوریٹ! مگر کیوں؟" ہادی نے پوچھا۔

"کیونکہ میرا شہر یار واپس آرہا ہے تیسری منزل میں، تیسری منزل کی چڑیل کے پاس۔"

ہانیہ کہہ کر ہنسنے لگی۔ ہادی اس کی بات سمجھتا ہوا مسکرا دیا۔

"چلیں پھر!" ہادی نے کہا۔

"میں ایک بار معید بھائی سے مل آؤں۔" ہانیہ واپس جانے کے مڑی تو ہادی بولا۔

"جلدی آجائیے گا کیونکہ معید صاحب مجھے کوئی الگ ہی مخلوق لگتے ہیں۔"

ہادی کی بات سن کر وہ مسکرا کر آگے بڑھ گئی۔

ایک سال پہلے

Posted on Kitab Nagri

"مسٹر شہریار! آپ کی وائف اب ٹھیک ہیں۔ صدمے کی وجہ سے بی پی لو گیا تھا، اب وہ سٹیبل ہیں کچھ دیر میں انہیں ہوش آجائے گا، پھر آپ انہیں گھر لے جاسکتے ہیں۔" ڈاکٹر اسے کہہ کر آگے بڑھ گیا۔ شہریار نے سکون کا سانس لیا۔ تبھی اس کا سیل فون رینگ ہوا۔

"ہیلو!" شہریار نے فون پک اپ کیا۔

"مسٹر شہریار! میں انسپکٹر دائم بات کر رہا ہوں۔" مقابل نے اپنا تعارف کروایا۔

"جی! کہئے۔" شہریار نے کہا۔

"دیکھیے شہریار! اب تک کی انوسٹی گیشن سے ہمیں یہ معلوم ہو سکا ہے آپ کی کار کا ایکسیڈنٹ کروایا گیا تھا۔ ہم مزید تحقیقات کر رہے ہیں جیسے ہی کوئی سراغ ہاتھ لگتا ہے ہم مزید آپ کو انفارم کر دیں گے مگر فحال میرا فون کرنے کا مقصد آپ کو بتانا تھا کہ آپ کو اب احتیاط کرنی ہے کیونکہ جنہوں نے بھی یہ کیا ہے ان کا ٹارگٹ آپ تھے۔" دائم نے کہہ کر فون بند کر دیا۔

"مجھے کون مارنا چاہے گا؟" شہریار سوچ میں پڑ گیا۔

"شہریار! ہانیہ کیسی ہے اب؟" عروہ اس کے پاس آئی۔

"اب ٹھیک ہے وہ۔" شہریار نے کہا۔

"تم نے خود چیک اپ کیوں نہ کیا اس کا؟" عروہ نے پوچھا۔

Posted on Kitab Nagri

"ایک ڈاکٹر جتنا بھی بہادر سہی مگر اپنوں کے معاملے میں کمزور پڑ ہی جاتا ہے۔" شہریار ادا سی سے مسکرایا۔
"شہریار! شاید انہوں نے ایسے ہی جانا تھا۔ تم حوصلہ کرو۔ ابھی تمہیں ہانیہ کو بھی سنبھالنا ہے۔" عروہ نے اسے تسلی دی۔

"صحیح کہہ رہی ہے عروہ! شاید ان کی زندگی ہی اتنی تھی۔" حسان نے کہا وہ ابھی ابھی وہاں آیا تھا۔

"حسان! تم اسے کینیٹین لے جاؤ اور ناشتہ کرواؤ۔" عروہ نے کہا۔

"نہیں! کینڈی کو کسی بھی وقت ہوش آسکتا ہے میرا اس کے پاس ہونا ضروری ہے۔" شہریار نے انکار کیا۔

"میں ہوں یہاں اس کے پاس تم جاؤ۔" عروہ نے کہا۔

"مجھے نہیں جانا۔" شہریار نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

"تم کھڑے کیوں ہو اسے لے کر جاؤ کل سے کچھ نہیں کھایا اس نے۔" عروہ نے حسان کو کہا تو وہ شہریار کے نہ کرنے کے باوجود بھی اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے گیا۔

www.kitabnagri.com

عروہ روم میں آئی تو ہانیہ اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"کیا کر رہی لیٹی رہو۔" عروہ نے اسے جلدی سے واپس لٹایا۔

"شہری کہاں ہے؟" اس نے نقاہت سے بھرے لہجے میں پوچھا۔

Posted on Kitab Nagri

"حسان اسے لے کر گیا ہے ناشتہ کروانے ابھی آجائے گا۔ تم بتاؤ کیسا فیل کر رہی ہو اب؟" عروہ نے اس کی نبض چیک کرتے ہوئے پوچھا۔

"میرے ماما پاپا چلے گئے عروہ! میں کیسی ہو سکتی ہوں؟" ہانیہ نے الٹا اس سے سوال کیا۔

"ہانیہ! یہ سب ----" اس سے پہلے عروہ مزید بولتی اچانک روم کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا۔

"جی! آپ کون؟" عروہ نے پوچھا۔

"میں جنید شاہ، شہریار کا دادا۔"



"میں جنید شاہ شہریار کا دادا!"

"شہریار نے کبھی ذکر نہیں کیا کہ اس کے دادا بھی ہیں، ہانیہ تم جانتی ہو انہیں؟" عروہ نے جنید شاہ کو دیکھتے ہوئے کہا اور پھر ہانیہ سے پوچھا۔ ہانیہ نے نہ میں سر ہلایا۔

"بیٹا! تم لوگ مجھے کیسے پہچانو گے تمہیں میرے بارے میں کہاں بتایا گیا ہو گا۔" انہوں نے نرمی سے کہا۔

"میں سمجھی نہیں آپ کی بات۔" عروہ حیران ہوئی۔

Posted on Kitab Nagri

"بیٹا! ان سب باتوں کو چھوڑو یہ بتاؤ ہانیہ بیٹی کی طبیعت اب کیسی ہے؟" انہوں نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔

"میں ٹھیک ہوں دا"۔۔۔

"بیٹا! آپ مجھے دادا بلا سکتے ہو آپ کے شوہر کا دادا ہوں تو آپ کا بھی دادا ہی ہوا۔"

"جی دادا!" ہانیہ نے آہستہ سے کہا۔

"بیٹا! شہر یار کہاں ہے پانچ سال کا تھا جب وہ مجھ سے دور ہوا۔ بہت تڑپا ہوں اس سے ملنے کے لئے۔ میرے زکریا کی نشانی ہے وہ۔" انہوں نے آنکھوں میں آنسو لاتے ہوئے کہا۔

"یہ انکل زکریا کو بھی جانتے ہیں اس کا مطلب یہ سچ بول رہے ہیں یہ سچ میں شہری کے دادا ہیں تو پھر شہری نے مجھے کیوں نہیں بتایا ان کے بارے میں؟" ہانیہ دل ہی دل میں خود سے مخاطب تھی۔

"بیٹا! ابھی مجھے جانا ہے تم ایسا کرو یہ ایڈریس رکھ لو (انہوں نے ایک کاغذ اس کی جانب بڑھایا جو اس نے لے لیا) جب تم بالکل ٹھیک ہو جاؤ تو ایک بار شہر یار کے ساتھ مجھ سے ملنے آجانا۔ اسے کہنا بس ایک بار اپنے دادا سے مل لے۔"

وہ اپنے آنسو پونچتے روم سے چلے گئے۔

"مجھے تو سب کچھ عجیب ہی لگ رہا ہے اتنے سالوں بعد اچانک سے شہر یار کے کسی رشتے دار کا سامنے آجانا۔" عروہ نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

"شہری ہی بتا سکتا ہے اب سب کچھ۔" ہانیہ نے کہا۔

"کیا بتا سکتا ہے شہری؟" حسان شہریار کے ساتھ روم میں داخل ہوتے ہوئے بولا۔

"یہی کہ کیا اس کے کوئی دادا بھی ہیں جنید شاہ؟" عروہ نے کہا۔

جنید شاہ کا نام سن کر شہریار ٹھٹکا۔

"دادا؟" حسان نے حیرانی سے کہا۔

"ہاں نہ، ابھی کچھ دیر پہلے آئے تھے کہہ رہے تھے ایک بار شہریار سے ملنا چاہتے ہیں۔ یہ ان کے زکریا کی نشانی ہے۔"

وہ لوگ اور بھی باتیں کر رہے مگر اس کے ذہن میں بس اس کے پاپا کی آواز گونج رہی تھی۔

"شہریار بیٹا! اپنے دادا کو --- معاف کر دینا۔ وہ برے نہیں ہیں --- بس حالات نے انہیں برا بنا دیا ہے۔ اپنے پاپا کی بات --- مانو گے نہ۔" آکسیجن ماسکس اتارا کر وہ با مشکل اسے سمجھا رہے تھے۔ وہ پانچ سال کا بچہ تھا بس اتنا ہی سمجھ پایا کہ اس کے دادا اچھے ہیں کیونکہ اس کے پاپا نے کہا ہے۔

"پاپا! دادا اچھے ہیں۔" اس نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

"حسن! میرا بیٹا --- تمہارے حوالے ہے --- اس کا خیال رکھنا --- اس کی حفاظت --- کرنا۔"

"زکریا! ہم مل کر اس کا خیال رکھیں تو فکر نہ کریں پولیس کیس کروں گا جنید شاہ کے خلاف۔" حسن نے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

"نہیں!۔۔۔ میرے بیٹے۔۔۔ کو ان سے۔۔۔ دور لے جاو نہ وہ اس کی۔۔۔ جان بھی لے۔۔۔ لیں گے۔"

وہ مزید کچھ نہ بول پائے۔

"تم کہاں گم ہو گئے شہریار! بتاؤ نہ تمہارے دادا ہیں جنید شاہ!" عروہ نے اس کو کندھے سے پکڑ کر ہلایا۔

"ہاں۔ ڈیڈ!" وہ ایک دم ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔

"ڈیڈ نہیں دادا!" عروہ نے کہا۔

"ابھی گھر چلو پھر بتاتا ہوں" وہ اپنے ماتھے سے پسینہ پونچھتا ہانیہ کے پاس آیا۔

"تم ٹھیک ہو کینڈی!" اس نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے پوچھا۔

"میں ٹھیک ہوں شہری!" وہ بامشکل مسکرائی۔

"میں ڈسچارج پیپر ز بنوا کر آتا ہوں پھر گھر چلتے ہیں۔" شہریار اسے کہہ کر روم سے نکل گیا۔

"اسے اچانک کیا ہو گیا؟" عروہ نے اس کا عجیب انداز دیکھ کر کہا تو حسان نے کندھے اچکا دیئے جبکہ ہانیہ نے چہرہ جھکا لیا۔

"اس کا مطلب انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ میں زندہ ہوں! تو میری کار کا ایکسیڈنٹ بھی انہوں نے ہی کروایا ہو گا۔

میرے پاس بس اب ہانیہ ہی تو بچی ہے اس کو نہیں کھو سکتا میں۔"

Posted on Kitab Nagri

"ہیلو! وکیل صاحب! میں شہریا ربات کر رہا ہوں۔ کیا آپ پر اپرٹی پیپرز بنوا سکتے ہیں۔ جی ساری ڈیٹیل میں آپ کو میسج کرتا ہوں۔ کل تک ہو جائے گا یہ کام؟ جی ٹھیک ہے۔ کل ملتے ہیں۔"

وہ سب پلان ترتیب دیتا ہانیہ کو ڈسچارج کروا کر گھر لے آیا۔

"شہری!" وہ ہانیہ کو کمفرٹ اور ڈھا کر پیچھے ہوا تو ہانیہ نے اسے پکارا۔

"کچھ چاہیے کینڈی؟" اس نے پریشانی سے پوچھا۔

"شہری جو دوپہر آئے تھے وہ سچ میں تمہارے دادا ہیں؟" ہانیہ نے کب سے ذہن اٹھتا سوال پوچھا۔ شہریا نے لمبا سانس لیا۔

"ہاں! وہ میرے دادا ہیں مگر سوتیلے۔"

"سوتیلے؟" ہانیہ حیران ہوئی۔

"ہاں سوتیلے! مگر تم پریشان نہ ہو میں نے پر اپرٹی پیپرز بنوائے ہیں۔ میں وہ انہیں دے دوں گا اس کے بعد وہ کبھی ہماری زندگی میں نہیں آئیں گے۔"

"شہری کیا کہہ رہے ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔" ہانیہ نے الجھتے ہوئے کہا۔

"ابھی میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتا۔ تین دن بعد ہم لندن فلائی کر جائیں گے وہاں جا کر تمہیں سب بتا دوں گا ابھی تم آرام کرو۔" وہ اسے آرام کرنے کا بول کر روم سے نکل گیا۔

Posted on Kitab Nagri

اگلے دن وہ وکیل کے آفس گیا پیپرز پر سائن کر کر اس نے باقی فار میلیٹز پوری کرنے کا کہا اور واپسی کے نکل پڑا۔ اس سے پہلے وہ اپنی کار میں بیٹھتا کسی نے پیچھے اس کے سر پر وار کیا اور وہ بے ہوش ہو گیا۔

اس کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو کرسی کے ساتھ بندھا پایا۔ نہ جانے کون سی جگہ تھی۔ ہر طرف اندھیرا ہی اندھرا تھا۔ اس نے خود کو چھڑوانے کی کوشش کی تو اسے ایک آواز سنائی دی۔

"بے کار کی کوشش مت کرو میرے پوتے!" جنید شاہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ!!!" وہ حیران ہوا۔

"جی میرے پوتے میں۔"

"دادا! آپ کیوں کر رہے ہیں یہ سب؟ کیا ملے گا آپ کو ایسا کر کر؟"

"ارے واہ! مجھے تو لگا تھا مجھے بتانا پڑے گا میں کون ہوں مگر جناب تو پہلے ہی سب جانتے ہیں۔" جنید شاہ طنزیہ بولے۔

www.kitabnagri.com

"سب جانتا ہوں۔ یہ بھی ماما ڈیڈ کو آپ کو مروایا تھا اور یہ بھی کہ میری کار کا ایکسیڈینٹ بھی آپ نے کروایا۔ دو بار آپ نے مجھ سے میرے ماں باپ چھین لئے۔" شہریار نے خود پر ضبط کرتے ہوئے کہا۔

"وہ سب تو چلے گئے مگر اب تو بھی زندہ نہیں بچے گا۔"

Posted on Kitab Nagri

"دادا! شہریار نے صدمے کے تحت انہیں پکارا۔ زکریا ہمیشہ اسے جنید شاہ کی فوٹو دیکھاتے ہوئے بتاتے تھے کہ یہ تمہارے دادا ہیں، تم سے بہت محبت کرتے ہیں۔

"تم لوگ اپنا ہاتھ صاف کر لو اس پر اور یاد رکھنا مرنا نہیں چاہیے یہ ابھی۔"

وہ کہہ کر باہر چلے گئے جبکہ شہریار کی آنکھ سے ایک آنسو نکل کر گرا۔ آج اس کا بھرم بھی ویسے ہی ٹوٹا تھا جیسا زکریا کا ٹوٹا تھا۔ وہ غلط انسان سے محبت کی امید رکھ بیٹھا تھا۔

☆☆ لاہور ☆☆

"حسان بھائی! شہریار کہاں ہے وہ ابھی تک آیا کیوں نہیں؟" پورا ایک دن ہو گیا تھا شہریار کو گئے ہوئے مگر وہ لوٹا نہیں تھا۔

"میں اسے فون کر رہا ہوں مگر اس کا فون بند جا رہا ہے۔ پتہ نہیں کہاں گیا ہے بتا کر بھی نہیں گیا۔" حسان مسلسل اسے فون کر رہا تھا جس کا فون اب باقاعدہ آف ہونے کا سگنل دے رہا تھا۔ تبھی لینڈ لائن پر کال آئی۔

"ہیلو شہری! ہانیہ نے جلدی سے فون اٹھا کر کہا۔

"میں ایڈوکیٹ ارسلان جمیل بات کر رہا ہوں کیا میری شہریار سے بات ہو سکتی ہے؟" مقابل نے اپنا تعارف کروا کر کہا۔

"شہریار تو ----"

Posted on Kitab Nagri

"دیکھیں! انہوں نے کچھ پیپرزنوائے تھے میں سب فارمیٹرز پوری کروادی ہیں آپ ان سے کہیں کہ وہ آکر پیپرزلے جائیں کل اور پرسوں آف ہوگا تو میں آفس میں نہیں ہوں گا۔"

"شہریار تو گھر پر نہیں ہیں ان کی وائف ہوں۔ میں کچھ دیر میں آکر وہ پیپرزلے جاؤں گی۔"

"ٹھیک ہے! میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں۔"

"حسان بھائی آپ مجھے وکیل کے پاس لے جائیں؟" ہانیہ نے حسان سے پوچھا۔

"کونسا وکیل؟"

"بھائی! شہری آپ کا دوست ہے آپ نہ جانتے ہوں ایسا ہو نہیں سکتا۔" ہانیہ نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہانیہ! میں آپ کو لے جاؤں گا مگر شہریار کا بھی تو کچھ معلوم ہو جائے وہ کہاں ہیں؟"

"مجھ کچھ اندازہ ہو رہا ہے وہ کہاں ہو سکتا ہے، آپ پلیز پہلے مجھے وکیل کے پاس لے جائیں۔" ہانیہ نے التجا کی۔

www.kitabnagri.com

"تم آجاؤ میں گاڑی نکالتا ہوں۔" وہ کہہ کر باہر چلا گیا۔

ہانیہ وکیل سے پیپرزلے کر اس کے آفس سے باہر آئی تو اس کا ارادہ حویلی جانے کا تھا۔ وہ حسان کو ہاسپٹل جانے کا کہہ کر خود حویلی کے لئے روانہ ہو گئی۔ حویلی کا ڈریس اسے جنید شاہ نے دیا تھا۔ وہاں جا کر اس پر جو انکشاف ہوا اس نے اس کے پاؤں کے نیچے سے زمین کھینچ لی۔ کوئی کیسے کسی کو محض دولت کے مار سکتا ہے کیا خون اتنا

Posted on Kitab Nagri

ستا ہے۔ ابدال شاہ کی مدد سے وہ شہریار کو واپس لائی۔ اور اس کے ٹھیک ہونے پر اسے لندن جانے پر مجبور کر دیا۔

حال

"اوہ ہائے شہریار! ہاؤ آریو؟" کیتھرین اس کی ساتھی ڈاکٹر نے اس کو آفس میں داخل ہوتے دیکھ پوچھا۔

"فائن!" وہ ایک لفظی جواب دے کر آفس میں داخل ہو گیا۔

"ہاؤ روڈ شہریار!" وہ اس کے پیچھے پیچھے آفس میں داخل ہوئی۔

"کیتھرین! کین یولیومی آلون پلینز!" اس نے سنجیدہ لہجے میں ریکویسٹ کی۔

"وٹس رونگ و دیووائے آریو سوروڈ ٹومی؟" کیتھرین نے اداس چہرے کے ساتھ پوچھا۔

پچھلے ایک سال سے وہ اس ہاسپٹل میں کام کر رہا تھا۔ اس ہاسپٹل کی مینجمنٹ اور اسکے عملے کو اس سے کوئی

شکایت نہیں تھی سوائے ایک کے کہ وہ ہمیشہ سنجیدہ رہتا تھا۔ کیتھرین اس کے روڈ بی ہو ہیور کے باجود بھی ہمیشہ

اس سے بات کرنے کے بہانے ڈھونڈتی تھی۔ حسان بھی شہریار کے ساتھ اسی ہاسپٹل میں جاب کر رہا تھا۔ جس

کی زبانی اسے اتنا تو علم ہو چکا تھا کہ شہریار اپنی بیوی ہانیہ کی وجہ سے اتنا پریشان رہتا ہے۔

Posted on Kitab Nagri

"سوری کیتھرین! بٹ آئی ہیوٹو گوناؤ۔" وہ اپنا استھٹو سکوپ گلے میں ڈالتا وہاں سے جانے لگا تو اس کا موبائل رنگ ہوا۔ میسج پڑھ پر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔ کیتھرین نے اسے پہلی بار مسکراتے دیکھا تھا۔ وہ جلدی سے حسان کے پاس جانے کے آفس سے باہر آیا۔ اسے ہر حال میں پاکستان جانا تھا۔

"تمہاری کینڈی بہت غلطیاں کرتی ہے شہری! دیکھو نہ تمہیں صحیح سلامت دیکھنے کے لئے تمہیں ہی تکلیف پہنچا رہی تھی۔ مجھے احساس ہی نہیں ہوا کہ تمہیں میری کتنی ضرورت تھی اس وقت۔ اپنی کینڈی کو معاف کر دو۔ میں نہیں رہ سکتی تمہارے بنا۔ واپس آ جاؤ شہری! تمہاری کینڈی بلا رہی ہے تمہیں۔"

ہانیہ نے میسج ٹائپ کیا اور سینڈ کر دیا اور پھر پر سکون ہو کر کار کی سیٹ سے ٹیک لگالی۔ اس کی آنکھیں بند تھی مگر لب ابھی بھی مسکرا رہے تھے۔

"واہ جی واہ! ہانیہ دی سیکریٹ وچ آف کو ہانیہ ولا! مسکرا رہی ہیں۔ ابھی کچھ دیر پہلے ہنس بھی رہی تھی کیا میں کوئی خواب دیکھ رہا ہوں۔ سڑیل آج کسی اور دنیا کی لگ رہی ہیں۔" ہادی نے کار ڈرائیو کرتے ہوئے کہا

"یہ تم نے سڑیل کسے کہا ہے؟" ہانیہ نے سیدھے ہوتے ہوئے پوچھا۔

"سڑیل کو سڑیل ہی کہا جاتا ہے۔" ہادی نے دود و جواب دیا۔

"تمہیں میں سڑیل نظر آتی ہوں؟" ہانیہ تو گویا صدمے میں ہی چلی گئی۔

"اس میں نظر آنے والی کیا بات ہے۔" ہادی نے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

"کیا مطلب ہے تمہارا اس بات سے؟"

"مطلب و مطلب کو چھوڑیں یہ بتائیں پھر حسان کی فیملی کا کیا کرنا جو شہریار کی وجہ سے تمہارے گھر پر رہنے پر مجبور ہیں۔ ویسے حد ہوتی ہے آپ نے انہیں بھی ڈرا کر رکھا ہوا ہے۔ بے چارے میرے تایا تائی!" آخر میں ہادی نے تاسف سے سر ہلایا۔

"میں نے انہیں نہیں ڈرایا۔ میں بس یہ چاہتی تھی کہ کوئی بھی میرے نزدیک نہ آئے۔ میرے تعاقب میں جو لوگ تھے وہ کچھ بھی کر سکتے تھے۔ انہیں معلوم ہو جاتا کہ شہریار زندہ ہے تو وہ اس کے بارے میں جاننے کے اگر وہ انہیں نقصان پہنچا دیتے تو میں خود کو کبھی معاف نہ کر پاتی۔ میں بالکل بھی نہیں چاہتی تھی میری وجہ سے کسی کو بھی کچھ ہو۔ لیکن شہری کی وجہ سے مجھے ان سب کو ساتھ رکھنا پڑا۔ وہ مجھے اکیلے نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔ اور ویسے بھی حسان بھائی کا گھر تقریباً تیار ہو چکا ہے۔ تمہارے تایا تائی اگلے مہینے وہاں شفٹ ہو رہے ہیں۔" ہانیہ نے کہا۔

"یہ تو اچھی بات ہے مگر کیا ان لوگوں کے جانے کے بعد کیا میرا داخلہ آپ کے گھر میں ممنوع ہو گا؟" ہادی نے معصومیت سے پوچھا۔

"نہیں! تم آسکتے ہو مگر ردا کے ساتھ۔" ہانیہ نے کہا۔

"یہ ردا بیچ میں کہاں سے آگئی؟" ہادی نے الجھ کر اسے دیکھا۔

Posted on Kitab Nagri

"بہت اچھی لڑکی ہے۔ تمہیں پسند بھی کرتی ہے کوئی حرج نہیں ہے اگر تم اسے اپنی زندگی میں شامل کر لو تو۔۔۔"

۔"ہانیہ نے نارمل لہجے میں کہا۔

"ویسے میں سمجھتا تھا آپ ایک اچھی انسان ہیں، دوسروں کی باتیں چھپ کر نہیں سنتی مگر میں شاید غلط تھا یہاں تو لوگوں کو ڈرا کر ان کے راز اگلوائے جاتے ہیں۔" ہادی نے افسوس سے سر ہلایا۔

"ایکسیوزمی! میں نے کسی کو بھی نہیں ڈرایا۔ وہ لوگ پہلے ہی بہت ڈرپوک ثابت ہوئے تھے، اور پھر تیسری منزل میرا گھر ہے جہاں میں شہری کے ساتھ رہنا چاہتی تھی، میرا پر سنل ایریا ہے وہ تو بس تھوڑا سا ڈرا دیا سب کو۔" آخر میں وہ معصومیت سے بولی۔

"آپ کے اس تھوڑا بہت ڈرانے کی وجہ سے وہ لوگ آپ کو چڑیل مشہور کر چکے ہیں۔"

ہادی نے سنجیدگی سے کہا۔

"مجھے فرق نہیں پڑتا کوئی میرے بارے میں کچھ بھی کہے۔" ہانیہ نے کہا۔

www.kitabnagri.com

"یعنی ازلی ڈھیٹ ہیں آپ۔" ہادی منہ منہ میں بڑبڑایا۔

"اگر ایسی کوئی بات دل میں ہو تو دل میں رکھا کرو کیونکہ تمہاری آواز چاہے جتنی بھی آہستہ ہو مجھ تک پہنچ ہی جاتی ہے۔" ہانیہ نے اسے شرمندہ کرنا چاہا تو وہ مسکرا دیا۔

"تم نے ردا کے بارے میں کیا سوچا ہے؟" ہانیہ نے پھر پوچھا۔

Posted on Kitab Nagri

"کیا مطلب؟" وہ حیران ہوا۔

"مطلب و مطلب ایک سائیڈ پر رکھو، اچھی لڑکی ہے وہ۔ دکھنے میں بھی اچھی ہے اور اپنی امی جیسی تو بالکل بھی نہیں ہے۔"

"اچھا! اور آپ کو یہ کیسے معلوم ہے؟" ہادی نے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"پچھلے ایک سال سے انکے ساتھ رہتی آرہی ہوں اتنا تو جان ہی چکی ہوں ان سب کو۔" ہانیہ نے کہا۔

"میں نے ابھی اس بارے میں کچھ نہیں سوچا لیکن جیسے ہی شادی کا ارادہ کیا تو آپ کی چوائس پر سب سے پہلے غور کروں گا۔" ہادی نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کرم نوازی ہے آپ کی۔" اس کے انداز پر ہادی ہنس پڑا۔

"اچھا یہ تو بتائیں رات میں باہر کیوں جاتی تھیں؟" ہنسی کو کنٹرول کرتے اس نے سوال کیا۔

"میں صرف ان سب کو ڈرانے کے لئے باہر جاتی تھی، شہری نے تیسری منزل میں میرے سے روم سے منسلک ایک بیک ڈور بنوایا تھا۔ پوری گلی گھوم کر بیک ڈور سے واپس آ جاتی تھی۔" ہانیہ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سیر سیلی! آپ کو ڈر نہیں لگا اتنی رات کو اکیلے گھر سے نکلتے ہوئے۔" ہادی نے حیرانگی سے پوچھا۔

"میرے پاس کھونے کو کچھ نہیں بچا تھا سو اے شہریار کے اور اسے بچانے کے لئے تو میں کچھ بھی کر سکتی ہوں۔" اس کی سنجیدگی ابھی بھی برقرار تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"شکر ہے مر کر سچ مچ کی چڑیل نہیں بنی آپ۔" ہادی نے سامنے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"واہٹ!" ہادی کی بات پر ہانیہ پہلے تو حیران ہوئی پھر ہنسنے لگی۔

"ہنستے ہوئے اچھی لگتی ہیں ایسے ہی رہا کریں۔"

"ہانیہ! کیا آپ مجھے وہ خفیہ روم دیکھا سکتی ہیں؟" ہادی نے کہا۔

"ہاں ضرور! مگر آج نہیں کل ابھی میں بہت تھک چکی ہوں اور سونا چاہتی ہوں۔" ہانیہ نے کہا۔

وہ دونوں ابھی ابھی گھر پہنچے تھے۔ ہانیہ کار سے اتر کر اندر کی جانب بڑھ گئی۔ وہ دونوں ایک ساتھ گھر میں داخل ہوئے، لاؤنج میں صوفے پر بیٹھی، زبیدہ بیگم اور ردا نے ان کی جانب حیران نظروں سے دیکھا۔ وہ دونوں سلام کر کر اپنے اپنے روم کی جانب بڑھ گئے جبکہ وہ دونوں کسی سوچ میں گم ہو گئیں۔

www.kitabnagri.com

آج پورے ایک سال بعد وہ سچ مچ خوش ہوئی تھی۔ وہ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی جب اس کا فون رنگ ہوا۔ شہریار کا نام دیکھ کر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رہینگئی۔ اس نے جلدی سے کال پک اپ کی۔

"کیسی ہو؟" اسکے فون رسیو کرتے ہی شہریار نے پوچھا۔

"آئی ایم سوری شہری! آئی ایم ریڈی ویری سوری!" ہانیہ نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

"کیا ہوا ہے کینڈی! کیوں سوری کر رہی ہو؟" وہ پریشان ہوا۔

"وہ میں نے تمہیں اتنے دن ---"

"چپ کوئی پرانی بات نہیں --- میں کل آرہا ہوں اور تم مجھے لینے نہیں آؤ گی۔" شہریار نے کہا۔

"مجھے سزا دے رہے ہو؟" ہانیہ نے آنکھ میں آیا آنسو صاف کیا۔

"میں کیسے تمہیں سزا دے سکتا ہوں کینڈی! --- میں بس یہ چاہتا ہوں جب میں اس گھر میں قدم رکھو تو تم میرے سامنے کھڑی ہو۔ جانتی ہو نہ اس گھر کو لے کر ہماری کتنی خواہشات تھیں۔"

"ٹھیک ہے لیکن!" اس کی بات سمجھتی ہانیہ نے بولنا چاہا۔

"میں نے کیا کہا کینڈی!" شہریار نے اسے ٹوکا۔

"ٹھیک ہے نہیں بولتی کچھ۔" اس نے منہ بنایا۔

"میں دوبارہ منہ سے سوری جیسا لفظ نہ سنو۔" شہریار نے کہا تو ہانیہ مسکرا دی۔

"اب کبھی نہیں بولوں گی تم بھی کہو گے تب بھی نہیں۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو شہریار بھی اس کی بات پر مسکرا دیا۔

"اب بتاؤ کیسی ہو؟"

"کیسی ہو سکتی ہوں تمہارے بنا۔ شہری تم سچ میں آرہے ہو نہ؟" ہانیہ نے پوچھا۔

Posted on Kitab Nagri

"آ رہا ہوں بابا! ایسا ہو سکتا ہے کینڈی بلائے اور اسکا شہری نہ آئے۔"

"شہری! تم میری سب باتیں کیوں مان جاتے ہو؟" ہانیہ نے معصومیت سے پوچھا۔

"یہ تو میں جب تم سے ملوں گاتب ہی بتاؤں گا۔"

"مگر!"

"نوا اگر مگر! جانتی ہو آخری بار تمہیں کب دیکھا تھا میں نے؟"

"شہری!" اس کی آواز شرمندگی سے بھرپور تھی۔

"ایسا لگتا ہے صدیاں گزر گئیں، میں نے بہت انتظار کیا ہے تمہارے اس بلاوے کا۔ اب میں بس یہ چاہتا ہوں گزرے ہوئے سالوں کی کوئی بری یاد ہمارے رشتے کے بیچ نہ آئے۔ چلو اب سو جاؤ باقی باتیں میں آکر کروں گا۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اپنا خیال رکھنا کینڈی!"

"تم بھی! اللہ حافظ!" ہانیہ نے کہا اور آنکھیں موند لیں۔ اسے بس اب کل کا انتظار تھا۔

"Knock Knock"

"آ جاؤ!" ہادی ابھی فریش ہو کر باتھ روم باہر آیا تھا تھی دروازہ ناک ہوا۔ اس نے اندر آنے کی اجازت دے

Posted on Kitab Nagri

ٹاول اسٹینڈ پر لٹکایا اور پیچھے مڑا۔

"السلام علیکم ہادی بھ۔ ائی!" ردا نے اندر داخل ہو کر دھیمے سے سلام کیا۔

"وعلیکم السلام! کچھ کام تھا؟" ہادی نے اسے الجھن میں دیکھ کر پوچھا۔

"وہ دراصل ---- (وہ اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں مسل رہی تھی) مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے۔"

اس نے ہمت جٹا کر کہہ ہی دیا۔

"پوچھو!" ہادی جو اس کی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہا تھا سنجیدگی سے بولا۔

"وہ ابھی آپ ہانیہ کے ساتھ آئے ہیں نہ؟" اسے خود سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیوں پوچھ رہی تھی۔

"ہاں!" ہادی نے ایک لفظی جواب دیا۔

"لیکن! وہ تو کل صبح کسی اور کے ساتھ گئیں تھی؟" ردا مزید الجھی تھی۔

"ہاں! مگر واپس میرے ساتھ آئی ہے۔" ہادی نے آرام سے جواب دیا۔

"لیکن ----!"

"ردا جو پوچھنا ہے صاف صاف پوچھ لو۔" ہادی نے کہا۔

"وہ آپ کے ساتھ کیوں آئی؟ اور وہ مسکرا بھی رہی تھی، میں نے پہلی بار انہیں مسکراتے دیکھا ہے۔" ردا کی

بات سن کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی جسے وہ جلدی سے چھپا گیا۔

Posted on Kitab Nagri

"ہانیہ مجھے راستے میں ملی تھی تو میں انہیں گھر لے آیا۔ وہ مسکرا اس لئے رہی تھی کیونکہ بہت جلد اس کا شوہر واپس آرہا ہے۔" ہادی کہہ کر رد اکاری ایکشن نوٹ کرنے لگا۔

"ہانیہ کا شوہر! وہ شادی شدہ ہیں؟" ردانے حیران ہوتے ہوئے پوچھا مگر اس حیرانگی میں اس کے چہرے کی خوشی ہادی سے چھپی نہ رہ سکی۔

"تمہارے سوال ختم ہو گئے ہوں تو مجھے کچھ پوچھنا ہے تم سے۔" ہادی نے کہا۔

"جی بھا۔۔۔۔۔ نی!" رد اپھر سے ہکلائی۔

"یہ تم مجھے بھائی بولتے انکنتی کیوں ہو؟" ہادی نے دل میں آیا پہلا سوال فوراً ہی پوچھ ڈالا۔ رد اکنفیوز ہو گئی۔

"وہ۔۔۔۔۔" ایک بار پھر وہ اپنی انگلیاں مسلنا شروع ہو گئی تھی۔

"اگر بھائی نہیں بولنا چاہتی تو مت بولو۔" ہادی نے کہا۔

"جی!" رد ا حیران ہوئی۔

www.kitabnagri.com

"رد امیری ایک ہیلپ کرو گی؟" ہادی نے فوراً پوچھا۔

"کیسی ہیلپ؟" اس نے پوچھا۔

"کل یا شاید پرسوں ہانیہ کا شوہر، شہریار آرہا ہے تو میں چاہتا ہوں اس کا ویکم اچھے سے کیا جائے۔ تم چلو گی

میرے ساتھ تیسری منزل پر؟"

Posted on Kitab Nagri

"مگروہاں تو"----

"وہاں کچھ نہیں ہے اور پھر میں بھی ہوں گا تمہارے ساتھ تو کیسا ڈر؟"

"ٹھیک ہے ہادی بھا۔۔۔۔۔ئی۔" وہ کہہ کر روم سے نکلنے لگی تو ہادی نے اسے روکا۔

"جی!" اس نے بنا مڑے پوچھا۔

"مجھے بہت بھوک لگی ہے کیا کچھ کھانے کو مل جائے گا؟" ہادی نے کہا تو رد اشتر مندہ ہو گئی۔ وہ کب سے آیا ہوا تھا اور اس نے کھانا تک نہیں پوچھا اس سے۔

"ابھی لاتی ہوں بھا۔۔۔۔۔ئی۔" وہ جانے لگی تو اس کے کانوں میں ہادی کی آواز گونجی۔

"تم مجھے ہادی بلا سکتی ہو۔" وہ مسکراتی ہوئی کمرے سے باہر آ گئی۔

"ہممم! تو ہانیہ جی! آپ کی بات پر غور و فکر کیا جاسکتا ہے۔" ہادی کہہ کر خود ہی ہنسنے لگا۔

www.kitabnagri.com

"ہائے!"

اگلی صبح ہادی اور ردادونوں ہانیہ کے روم کے باہر تھے۔

"تم لوگ اتنی صبح۔" ہانیہ نے پیچھے مڑ کر گھڑی میں ٹائم دیکھا تو سات بج رہے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

"اتنی صبح کیا ہوتا ہے؟ مہمان آئے ہیں آپ کے گھر اندر بلائیں یا پھر یہیں سے بھگادیں۔" ہادی نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"یہ تم شروع سے فضول بولتے ہو یا کورس کیا ہے اس کا؟" ہانیہ نے طنز کیا۔

"نہیں! بس کیا ہے آپ کو دیکھ کر زبان خود بخود اپنے جوہر دیکھنا شروع کر دیتی ہے۔" ہادی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آؤ اندر!" ہانیہ نے اس کی بات کو انگور کرتے ہوئے اسے اندر آنے کے لئے راستہ دیا۔ ہادی اندر آیا پھر ردا کو وہیں کھڑے دیکھ اس کی جانب مڑا۔

"تم نہیں چلو گی؟" ہادی نے کہا تو وہ یک دم ہوش میں آئی۔

"جی!" اس نے سوالیہ نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔

"اندر نہیں چلو گی؟" ہادی نے اپنی بات دہرائی۔

www.kitabnagri.com

"ہاں چلیں۔"

ردایہ کمرہ پہلی بار دیکھ رہی تھی۔ اسے تو لگا تھا اوپر کا ایریا بھوت بنگلہ ہو گا اس لئے وہ کبھی اوپر نہیں آئی۔ نفاست سے سجا ہانیہ کا کمرہ اسے پسند آیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"اب دیکھا بھی دیں جس کا وعدہ کیا تھا۔" ہادی کی بات پر ردانے چونک کر پہلے اسے پھر ہانیہ کو دیکھا۔ ہانیہ اثبات میں سر ہلا کر بک کیس کی جانب بڑھی جو ایک دیوار جتنا ہی بڑا تھا۔ اس نے بک کیس کو سلائیڈ کی طرح دھکا لگایا تو وہ ایک جانب کو سرک گیا۔ ہادی اور ردانوں ہی اس خفیہ کمرے کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ وہ فوراً ہانیہ کے پیچھے گیا جو اندر جا چکی تھی۔ ردانے بھی اس کی پیروی کی۔ اندر جا کر وہ مزید حیران ہوئے۔ کمرے میں جا بجا پینٹنگز لگی ہوئی تھیں۔ سب کی سب کسی لڑکے کی تھیں۔ سامنے دیوار پر ایک فوٹو لگی ہوئی تھی جس میں ہانیہ دلہن کے لباس میں اسی لڑکے کے ساتھ کھڑی تھی، یقیناً وہ شہریار تھا۔ پورا کمرہ مختلف چیزوں سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا۔ ایک جانب پینٹنگ کا سامان بھی موجود تھا۔

"واؤ! تم پینٹنگ کرتی ہو، یہ سب شہریار کی پینٹنگز ہیں نہ؟" ہادی نے پوچھا۔

"ہاں! پینٹنگ میرا شوق ہے۔"

"زبردست!" ہادی نے ایک پینٹنگ کو قریب سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ردا تم خاموش کیوں ہو؟" ہانیہ نے رداسے پوچھا جو کب سے خاموش کھڑی تھی۔

"نہیں۔۔۔ وہ۔۔۔ میں تو۔۔۔"

"ریلیکس! یہاں بیٹھو۔" ہانیہ نے اسے کرسی پر بیٹھایا۔

"معاف کرنا میری وجہ سے تم لوگ خوفزدہ رہے، لیکن میری مجبوری تھی ایسا کرنا۔ تم رکو میرے پاس کچھ ہے

تمہارے لئے۔" ہانیہ نے اچانک یاد پر کہا۔

Posted on Kitab Nagri

"میرے لئے؟" ردا حیران ہوئی۔

"ہاں! ایک منٹ۔"

ہانیہ کمرے سے باہر گئی اور پھر کچھ دیر بعد واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک گفٹ تھا۔ کوئی تصویر لگ رہی تھی۔

"یہ کیا ہے ہانیہ آپ-----؟" ردا کی۔

"تم مجھے آپ بول سکتی ہو۔ اس میں کچھ خاص ہے صرف تمہارے لئے۔"

"ردا ذرا کھول کر دیکھاؤ، میں بھی دیکھوں کیا خاص ہے اس میں۔" ہادی نے کہا۔

"یہ صرف ردا کے لئے ہے اور وہ ہی اسے دیکھے گی بس۔" ہانیہ نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

ڈیسک ٹاپ فیر! "ہادی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کی بات پر وہ دونوں ہنسنے لگیں۔

"ہی ہی ہی! بہت زیادہ مزہ نہیں آ رہا تمہیں۔" ہادی نے ردا کو گھورا تو وہ یک دم خاموش ہو گئی۔

"وہ----- میں۔" ردا ہکلائی۔

"بس کرو اب۔" ہادی نے مصنوعی غصے سے کہا۔

"سوری!" ردا نے چہرہ نیچے کرتے ہوئے کہا تو ہادی کچھ پل تو اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔ سر جھکا کر کھڑی اس وقت وہ

بہت معصوم لگی اسے۔

Posted on Kitab Nagri

"بیک ڈور نہیں دیکھنا کیا؟" ہانیہ کی آواز پر وہ ہوش میں آیا۔

"بیک ڈور؟" ردانے پوچھا۔

"یہاں ایک بیک ڈور ہے جس کے ذریعے یہ تم لوگوں کو غائب ہو کر دیکھاتی تھیں۔" ہادی کی بات پر ہانیہ نے اسے گھور کر دیکھا۔

"ہاں تو میں کچھ غلط تو نہیں کہا۔" ہانیہ کو گھورتے دیکھ ہادی نے فوراً کہا۔

"آؤ رد! تمہیں بیک ڈور دیکھاتی ہوں۔" اس نے رد اکا ہاتھ پکڑا اور روم کی دائیں دیوار پر لگی پینٹنگ کے پاس آئی۔

"اب یہ مت کہنا اس پینٹنگ کے پیچھے بھی ایک کمرہ ہے۔" ہادی نے کہا۔

"نہیں! یہاں کچھ نہیں ہے البتہ"۔۔۔۔۔

ہانیہ نے نیچے بیٹھ کر کارپیٹ اٹھایا تو وہاں ایک چھوٹا سا لکڑی کا تختہ رکھا ہوا تھا ہانیہ نے اسے اٹھایا تو نیچے جانا کا راستہ واضح ہو گیا۔ ہانیہ انہیں ساتھ آنے کا اشارہ کر کر نیچے اتری۔ گول نیچے اترتی سیڑھیوں کا اختتام ایک روم میں ہوا۔ وہ روم بھی پینٹنگز سے بھرا ہوا تھا۔ ہانیہ کی ایمیلیا اور اس کے بچے بھی وہیں کھیل رہے تھے۔

"یہ بلیاں؟" ردانے پوچھا۔

Posted on Kitab Nagri

"وہی ہیں جن کی آوازیں سب کو سنائی دیتی ہیں۔ دراصل یہ کمرہ تمہاری امی کے کمرے کے بالکل پیچھے ہے تو وہ زیادہ ان آوازوں سے ڈرتی ہوں گی۔ یہ رہابیک ڈور۔ (ہانیہ نے ایک دروازے کی جانب اشارہ کیا) یہ ڈور پچھلی گلی میں کھلتا ہے۔"

"اور یہ میڈم یہاں سے اندر آتی تھیں اور تم لوگوں ڈراتی تھیں۔" ہادی نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔
"ہو گیا تمہارا۔ چلو اب مجھے بہت تیاریاں کرنی ہیں۔" ہانیہ نے کہا اور سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔ ہادی اور ردا بھی اس کے پیچھے چل پڑے۔

"ہانیہ آپ! آپ نے اتنا خفیہ کمرہ کیوں بنوایا؟" ردا نے روم میں آتے ہی پوچھا۔
"اوکے لیڈیز! میں چلتا ہوں آپ لوگ باتیں کریں۔" ہادی نے کہا اور باہر چلا گیا۔ اب جب کہ سب اسے معلوم ہو گیا تھا اور کچھ بھی سیکرٹ نہیں رہا تھا تو اسے اب آگے کے بارے میں سوچنا تھا۔
"مجھے انگلش، کورینز، چائینز، موویز اور ڈرامے بہت پسند ہیں۔ ان کے گھر میں جو خفیہ کمرے ہوتے تھے بہت ہی فیسینیٹ کرتے تھے پھر شہری نے میرے کہنے پر ایسا گھر بنوایا۔"
"آپ کو ڈر نہیں لگا اکیلے رہتے ہوئے؟" ردا نے پوچھا۔

نہیں! شاید یہ تمہیں عجیب لگے مگر مجھے ان سب چیزوں سے ڈر نہیں لگتا جن سے سب لڑکیاں ڈرنے میں مشہور ہیں۔ یہ گفٹ جو میں نے تمہیں دیا ہے نہ میں جانتی ہوں یہ تمہاری خوشی ہے اور میری پوری کوشش ہے کہ تمہاری خوشی تمہیں مل جائے۔ آخر کو تمہارے بھائی نے میرے لئے اتنا کچھ کیا ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

"حسان بھائی نے؟" ردا حیران ہوئی۔

"ہاں! ردا آج شہری آرہا ہے کیا تم میری مدد کرو گی سب کچھ نئے سرے سے سیٹ کرنا ہے؟" ہانیہ نے کہا۔

"جی!" ردا مسکرائی۔

"چلو پھر شروع کرتے ہیں۔" ہانیہ کھڑے ہوتے ہوئے بولی۔

دو گھنٹے کی محنت کے بعد ہانیہ نے روم کا سیٹ اپ چیلنج کر دیا۔

"تھینک یو ردا! تم نے میری مدد کی۔" ہانیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس میں تھینک یو کی کیا بات ہے آپ! مجھے آپ کی مدد کرنا اچھا لگا۔" ردا نے کہا۔

"سب کچھ تو سیٹ ہو گیا بس ایک چیز باقی ہے۔" ہانیہ نے کمرے کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

www.kitabnagri.com

"کون سی چیز؟" ہانیہ نے پوچھا۔

"ایک منٹ میں ابھی آئی۔" ہانیہ کہہ کر بک کیس کے پیچھے بنے روم میں چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک

پینٹنگ کے ساتھ باہر آئی۔

"یہ کیا ہے آپ؟" ردا نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"یہ اسپیشل پینٹنگ ہے جو میں نے شہریار کے لئے بنائی تھی۔"

Posted on Kitab Nagri

اس نے کور ہٹایا۔ پینٹنگ میں ایک چیئر پر شہریار کی والدہ بیٹھی تھی اور ان کے پیچھے ایک سائیڈ پر اس کے والد کھڑے تھے جبکہ دوسری جانب شہریار۔ اسے حسن سے ان کی فوٹو ملی تھی جس میں اس نے شہریار کو ایڈ کیا تھا۔
"بہت پیاری ہے آپنی!" ردانے دل سے تعریف کی۔

"جانتی ہوں یہ میں خاص شہری کے بنائی تھی اور اس پینٹنگ کو اس کے روم میں لگاتے ہوئے میں سیڑھیوں سے گر بھی گئی جس پر شہری نے مجھے ڈانٹا تھا اور پھر سوری بھی بولا تھا۔"

ہانیہ شہریار کی تصویر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بول رہی تھی۔ ردانے اس کے لئے دکھ محسوس ہوا۔ ہادی نے اسے کل رات ہی ہانیہ کے بارے میں سب بتایا تھا۔

"آپنی! آپ بہت محبت کرتی ہیں نہ شہریار بھائی سے؟" ردانے پوچھا۔

"محبت بہت چھوٹا لفظ لگتا ہے جب میں شہریار کے لئے اپنی فیملنگز کے بارے میں سوچتی ہوں۔ مجھے لگتا ہے وہ نہیں ہو گا تو میں مر جاؤں گی۔" ہانیہ نے تیسری منزل کے لاؤنج میں اس پینٹنگ کو لگاتے ہوئے کہا۔

وہ پیچھے مڑی تو ردانے آنکھوں میں آنسو لئے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"ردا! روکیوں رہی ہو؟" وہ جلدی سے اس کے پاس آئی۔

"مجھے معاف کر دیں آپنی! میں آپ کو چڑیل کہتی رہی۔"

"اس میں رونے والی کیا بات ہے ردا!" ہانیہ نے اسے اپنے ساتھ لگایا۔

Posted on Kitab Nagri

"ہاں! اس میں رونے والی کیا بات ہے؟ یہ چڑیل بنی ہوئی تھیں تو ہی تو سب انہیں چڑیل کہہ رہے تھے، تم نے بھی کہہ دیا تو کیا ہوا۔" ہادی نے کہا جو ابھی ابھی اوپر آیا تھا۔ ہانیہ نے اسے گھورا جس کا اس کوئی اثر نہ ہوا۔

"مس روندھو کوئین! نیچے چلیں آپ کی والدہ نے آپ کو یاد فرمایا ہے۔" اس نے ردا کو کہا تو وہ آنسو پونچھتی نیچے کی جانب چلی گئی۔

"میں نے ایک فیصلہ کیا ہے سوچا آپ کو بھی بتا دوں۔" ہادی نے ہانیہ کو کہا جو ابھی ابھی اسے گھور رہی تھی۔

"کیسا فیصلہ؟" ہانیہ نے آئی برواچکائی۔

"میں نے سوچا میری شادی کی عمر ہو گئی ہے اور اب جب شادی کرنی ہی ہے تو آپ کی چوائس سے ہی کر لی جائے۔ وہ کیا ہے نہ میرا ماننا ہے کہ شادی اگر اس سے کی جائے جو آپ سے محبت کرتا ہو تو زندگی آسان ہو جاتی ہے۔"

Kitab Nagri

ہادی کی بات سن کر ہانیہ مسکرا دی۔

"بیسٹ آف لک!" ہانیہ نے کہا۔ ہادی مسکراتا ہوا نیچے چلا گیا اور ہانیہ روم میں چلی گئی۔

"کہاں رہ گئے ہو شہری!" شام ہو گئی تھی شہر یار ابھی تک نہیں آیا تھا۔ اس کی فلائیٹ تو کب سے لینڈ ہو چکی تھی مگر وہ ابھی تک نہیں آیا تھا۔ ہانیہ پریشانی سے ادھر ادھر گھوم رہی تھی۔ زبیدہ بیگم، ردا اور ہادی اسے ادھر سے ادھر گھومتا دیکھ رہے تھے۔ تبھی اس کے موبائل پر فون آیا۔

Posted on Kitab Nagri

"کہاں ہو شہری!" اس نے فون اٹھاتے ہی کہا۔

"بھابھی! شہریار یہاں ہے حویلی ہے آپ بھی یہاں آجائیں۔" معید نے کہہ کر فون کاٹ دیا۔ اس کی آواز اسے روئی روئی لگی۔

"شہری! وہاں کیا کر رہا ہے؟ وہ وہاں کیوں گیا ہے؟ وہ لوگ کچھ بھی کر سکتے اس کے ساتھ۔" ہانیہ نے گھبراتے ہوئے اوپر کارخ کیا۔ ہادی اسے پریشان دیکھتا اس کے پیچھے گیا۔

"کیا ہو ہانیہ! کہاں ہے شہریار؟" ہادی نے اس سے کہا جو اپنا پرس اٹھا رہی تھی۔ اس نے ایک داری سے ریوالور نکالا اور پرس میں ڈالا۔

"ہانیہ! یہ کہاں سے آیا آپ کے پاس؟ اور کہاں جا رہی ہیں آپ؟"

"مجھے حویلی جانا ہے شہریار وہاں ہے۔" وہ کپ بوڑد سے چادر نکالتی ہوئی بولی۔

"آپ نے گن کیوں رکھی ہے اور کس کی گن ہے یہ؟" ہادی نے پوچھا۔

www.kitabnagri.com

"پاپا کی گن ہے۔ مجھے میرا شہری چاہیئے اگر اسے ذرا سی بھی تکلیف پہنچی تو آج میں کچھ بھی کر جاؤں گی۔" وہ روتے ہوئے بولی۔

تبھی اس کا فون دوبارہ رنگ ہوا۔ ہادی نے اس کے ہاتھ سے فون لے کر خود پک اپ کیا۔

"کینڈی!"

Posted on Kitab Nagri

"شہریار کہاں ہو تم؟" ہادی نے شہریار کی آواز سن کر پوچھا۔ دوسری جانب اس کی بات سن کر اس نے ٹھیک ہے کہا اور فون رکھ دیا۔

"ہانیہ! میری سنیں۔ شہریار ٹھیک ہے۔ جنید شاہ کا انتقال ہو گیا ہے۔" ہادی کی بات سن کر ہانیہ نے اپنا سر اٹھایا۔

"انتقال!" اس نے لفظ دہرایا۔

"ہاں! شہریار اسی لئے وہاں گیا ہے اب آپ چلیں میں لے چلتا ہوں آپ کو وہاں۔" ہادی کی بات سن کر ہانیہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی۔

"اس کو تو رکھ دیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔" ہادی نے اس کے بیگ سے نظر آتی گن کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ہانیہ نے گن واپس رکھی اور ہادی کے ساتھ روم سے باہر آگئی۔ زبیدہ بیگم اور ردا کو بتا کر وہ اسے لے کر حویلی کے نکل پڑا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دودن ہو گئے تھے جنید شاہ کو اس دنیا سے گئے۔ شہریار جیسے ہی پاکستان پہنچا وہ گاؤں گیا جہاں اس کے ماں باپ کی قبر کی۔ وہاں جا کر اسے معلوم ہوا کہ جنید شاہ کی طبیعت بہت خراب ہے۔ اسے زکریا سے کیا اپنا وعدہ یاد آیا۔ اسے اپنے دادا کو ہر حال میں معاف کرنا ہی تھا۔ وہ حویلی گیا جہاں معید پہلے سے ہی موجود تھا۔ وہ شہریار کو دیکھ کر حیران ہوا۔

Posted on Kitab Nagri

شہریار نے اس سے جنید شاہ کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا۔ انہیں شہر کے ہاسپٹل لے کر گئے ہیں۔ کچھ دیر بعد اسے ان کی موت کی خبر ملی۔ شاید ان کی زندگی میں شہریار سے آخری بار ملنا لکھا ہی نہیں تھا۔ معید کے ذریعے اس نے ہانیہ کو اپنے حویلی میں ہونے کی خبر پہنچائی مگر پھر ہانیہ کا سوچ خود اسے فون کیا جو ہادی نے اٹھایا۔ اس نے ہادی کو سب بتایا اور ہانیہ کو حویلی لانے کا کہا۔ آج وہ واپس شہر جا رہے تھے۔ ہانیہ دو دن سے خاموش تھی۔ ابھی بھی پچھلی سیٹ کی پشت سے سر لگائے آنکھیں موندے ہوئی تھی۔ سارا رستہ خاموشی سے کٹا۔ گھر پہنچ کر جیسے ہی ہادی نے کاررو کی ہانیہ نکل کر گھر کے اندر چلی گئی۔ شہریار نے اسے ایسے جاتے دیکھا تو اسے روکنا چاہا جب ہادی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بولنے سے روکا۔

"وہ بہت ڈر گئی تھی۔ آپ کو اسے بتائے بنا نہیں جانا چاہیے تھا۔" ہادی نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم تھا یہ سب ہو جائے گا میں بس مام ڈیڈ سے ایک بار ملنے گیا تھا۔" شہریار نے کہا۔

"آپ کی وائف کو سمجھائیں جا کر مگر دوبارہ ایسا مت کیجئے گا۔ ایک عدد گن ہے اس کے پاس۔ مرنے مارنے پر آگئی تھی وہ تو۔" ہادی کی بات پر وہ مسکرا دیا۔

www.kitabnagri.com

"مسکرائیں۔ اندر جا کر پتا چلے گا آپ کو۔" ہادی اسے وارن کرتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔ شہریار نے مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے چل دیا۔

زبیدہ بیگم نے ہادی کے ساتھ آنے والے شخص کو غور سے دیکھا۔

"السلام علیکم! کیسی ہیں آپ آنٹی؟" شہریار نے ان کے پاس آ کر کہا۔

Posted on Kitab Nagri

"میں ٹھیک ہوں بیٹا! حسان نے مجھے بتایا ہی نہیں یہ گھر تمہارا ہے۔ ہانیہ تمہاری بیوی ہے؟"

انہوں نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"جی آنٹی! ہانیہ میری بیوی ہے۔ حسان کو بتانے سے میں نے ہی منع کیا تھا ورنہ آپ ہر بار کی طرح یہی سمجھتی کہ میں آپ پر احسان کر رہا ہوں۔" شہریار کی بات سن کر وہ ہولے سے مسکرائی۔

"بیٹا! تمہاری وجہ سے ہی تو آج میرا بیٹا اس قابل ہوا ہے وہ اپنا گھر لے سکا۔"

"آنٹی! آپ کا بیٹا اپنی قابلیت پر سب حاصل کر رہا ہے میرا اس میں کوئی ہاتھ نہیں ہے۔" شہریار نے مسکرا کر کہا۔

"بیٹا! تم فریش ہو جاؤ۔ پھر کھانا ہمارے ساتھ کھانا۔" زبیدہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی آنٹی!" وہ کہہ کر اوپر کی جانب چل دیا۔

"بیسٹ آف لک!" ہادی نے پیچھے سے ہانک لگائی تو شہریار مسکرا دیا۔

www.kitabnagri.com

وہ دروازہ کھول اندر داخل ہوا تو اسے ہانیہ بیڈ پر بیٹھی دیکھائی دی۔

"کینڈی!" شہریار نے اسے پکارا۔ وہ آگے بڑھا ہی تھا جب ہانیہ ایک کشن اٹھا کر اس کی جانب پھینکا، جو اس نے کیچ کر لیا۔

Posted on Kitab Nagri

"کینڈی یار کیا کر رہی ہو؟" شہریار اس سے پہلے اس تک آتا اس نے اس نے ایک اور کشن اس کی جانب پھینکا جسے اس نے پھر کیچ کر لیا۔ ایک ایک کر کر ہانیہ نے بیڈ پر موجود سارے کشن اور تکیے اس پر پھینکے اور پھر صوفے کی جانب بڑھ گئی۔ اس نے ایک کشن وہاں سے اٹھا کر پھینکنا چاہا تو شہریار نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"میں ٹھیک ہوں کینڈی!" دھیرے سے اسے اپنے ساتھ لگتا شہریار اس کے کان میں بولا۔

"تم بہت برے ہو شہری! بہت برے۔" ہانیہ نے روتے ہوئے کہا تو شہریار مسکرا دیا۔

"جیسا بھی ہوں تمہارا ہوں۔ برداشت تو کرنا پڑے گا۔" شہریار نے اسے چھیڑا۔ ہانیہ فوراً اس سے الگ ہوئی اور گھورا۔

"اچھا سوری!" اس نے کان پکڑے۔

"میں بہت ڈر گئی شہری!" ہانیہ نے چہرہ نیچے کرتے ہوئے کہا۔

"یہاں دیکھو! (شہریار نے اس کا چہرہ اوپر کیا) میں آگیا ہوں اب کچھ بھی برا نہیں ہو گا۔"

www.kitabnagri.com

شہریار نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔ ہانیہ مسکرا دی۔

"مجھے یہ بتاؤ پچھلے ایک سال میں تم نے صرف پینٹنگز ہی بنائی ہیں؟" شہریار دیوار پر جا بجا لگی پینٹنگز کو دیکھ کر

بولا۔

Posted on Kitab Nagri

"نہیں تو! اس کے علاوہ میں نے ڈیڈ کا آفس بھی وزٹ کیا اور ہارر موویز کا ایک بڑا اسٹاک دیکھ کر جمع کر لیا ہے اور ہاں سب سے اہم کام میں نے یہاں سب کو چڑیل بن کر ڈرایا بھی ہے۔" ہانیہ نے ہنستے ہوئے اسے بتایا۔ شہریار حیران ہوتا اسے دیکھ رہا تھا۔

"میں نے مذاق میں کہا تھا کہ تمہیں تیسری منزل کی چڑیل۔" وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر صوفے پر بیٹھتا ہوا بولا۔
"میں سچ میں بن گئی تھی۔" ہانیہ نے آرام سے کہا۔

"آئی ایم سوری کینڈی!" شہریار نے دکھی لہجے میں کہا۔

"کسی نے کہا تھا کہ پرانی کوئی بات نہیں ہوگی۔" ہانیہ نے اسے یاد دلایا تو شہریار مسکرا دیا۔

"جا کر فریش ہو جاؤ پھر نیچے جانا ہے۔ آج کھانا نیچے کھائیں گے۔" شہریار نے اس کی ناک کھینچتے ہوئے کہا۔

"کتنی بار کہا ہے نہ کیا کرو ایسا۔" ہانیہ نے اپنی ناک سہلائی۔ پھر اٹھ کر واش روم کی جانب بڑھ گئی۔ شہریار بھی اٹھ کر بک ریک کو ایک جانب سرکاتا اندر داخل ہو گیا۔

www.kitabnagri.com

"آپ ذرا اپنی بیگم کو فون دیں گے؟" ہادی نے شہریار کو کہا جس نے مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے فون ہانیہ کی جانب بڑھایا جو اپنا ڈوپیٹہ سیٹ کر رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

آج ہادی کی انگیجمنٹ تھی ردا کے ساتھ اور سب مہمان پہنچ گئے مگر ہانیہ اور شہریار ابھی تک نہیں آئے تھے۔ ہادی نے تنگ آ کر فون کیا تو ہانیہ ابھی تیار ہو رہی تھی۔ اس کا چوتھا فون تھا یہ۔

"تمہیں صبر نہیں ہو رہا۔ آرہے ہیں ہم۔" ہانیہ نے غصے سے کہا۔

"آرہے ہیں آرہے ہیں۔ کب آرہے ہیں۔ دو گھنٹے تو ہو گئے۔ یہاں میری منگنی ڈیلے ہوتی جا رہی ہے۔"

"بات سنو تمہاری ہونے والی منگیتر پارلر سے آگئی ہے؟" ہانیہ نے پوچھا۔

"جی ہاں! آگئی ہے۔ اب تو اسکا میک اپ بھی اتر اتر کر اس کے صبر کی داستان بیان کر رہا ہے۔" ہادی نے ردا کو دیکھ کر کہا جو ابھی ابھی ہال میں داخل ہوئی تھی۔

"جانتی ہوں سب۔ نظر تمہاری ہٹ نہیں رہی اس سے اور لگے ہو اس کی برائی کرنے۔"

جانتی ہیں تو کیوں دیر کر رہی ہے۔ میں آپ کو یاد دلا دوں منگنی آپ کی نہیں میری ہے۔ اس لئے برائے مہربانی ذرا جلدی کریں۔" ہادی نے طنزیہ کہا۔

www.kitabnagri.com

"فون رکھو گے تو آئیں گے نہ رکھو فون۔" ہانیہ نے اسے ڈانٹا اور فون بند کر دیا۔

"کیسی لگ رہی ہوں؟" ہانیہ نے شہریار کی جانب مڑ کر پوچھا۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو۔ اس وائٹ ڈریس میں تو بالکل کینڈی ہی لگ رہی ہو۔" شہریار نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

"ہمیشہ مجھے کینڈی سے ملاتے رہنا۔" ہانیہ نے نروٹھے پن سے کہا۔

"تم لگتی بھی اس کی طرح پیاری ہو۔" شہریار نے اس کے گال کھینچتے ہوئے کہا۔

"کیا کر رہے ہو میک اپ خراب ہو جائے گا۔" ہانیہ نے اس کے ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

"چلو اب، اس سے پہلے ہادی اپنی منگنی چھوڑ کر خود ہی نہ یہاں آجائے۔"

شہریار اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ چل پڑا تو ہانیہ بھی مسکراتی ہوئی اس کے ساتھ چل دی۔

زندگی میں سب کچھ کھو کر بھی اس نے سب پالیا تھا۔ اگر سگے رشتے کھو گئے تھے تو اسے مخلص رشتے مل گئے۔

(ختم شد)

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Page/Social Media Digest](#)

[Fb/Pg/Kitab Nagri](#)

samiyach02@gmail.com